خ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٣١٦	٤	نہیں ہے	نہیں تھیں	٣٣٦	٩	کہتے	کہیے
٣١٦	٩	ہو مدتہ ہے	ہو ستعہ	٣٣٧	٤	ط	جگر
٣١٨	١	نکر	نگر	ایضاً	١٠	لھو	لہو
٣١٨	١٠	ممسنزن	مسنون	ایضاً	١٥	ھ	ہرپہلو
٣٢٥	١٢	زشب	زشت	ایضاً	١٧	ہر	پہ
٣٢٦	٨	آتا	انا	ایضاً	١٧	رہیگا	رہیگا
٣٢٦	٩	بعرت	بعبرت	٣٣٨	٨	قر	مقر
٣٢٩	٩	کھیچتا	کھچنا	ایضاً	٩	نظو	منظور
٣٣١	٤	لو	کو	ایضاً	١٥	پر	یہ
٣٣٢	٤	لر	گر	٣٤٣	٥	محنت	محبت
٣٣٢	١٥	لو	تو				
٣٣٣	١	اشکار	اشکار				
ایضاً	٢	زہی	نہی				
٣٣٤	٢	امدا	امداد				
ایضاً	٦	سونسی	سمونسی				

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢٧٧	٧	نہونہی	نہونہی	٢٩٠	١٦	لیے	سے
٢٧٧	٩	نہوتی	نہونہی	٢٩٣	٣	متصریح	تصریح
٢٧٧	١٢	ہوتی	ہوئے	٢٩٣	٣	شل	سشل
٢٨٠	١١	دسے	ذمی	٢٩٥	٨	تجہی	لکہی
٢٨٢	٩	نہو	ہی	٢٩٧	١٧	نان	جان
٢٨٣	٩	آب	اب	ایضاً	١٧	نہج سے	نہج سے
٢٨٤	١١	ہوجاتی	ہوجائے	٢٩٩	٢	یر	یہ
٢٨٤	١٧	ا	اے پسر	٣٠٠	٢	جب آئیگا	جب جائیگا
٢٨٥	١	نہوئیگا	نہوئیگا	٣٠٦	٩	اواکر شکر	اوا شکر
٢٨٥	٥	ایجوان	اے جوان	٣٠٨	٩	اوس سے	اوس سے
٢٨٧	١٢	دہ	وہ	٣٠٨	١٦	نہ	کہ
٢٨٨	٦	دت	دیت	٣٠٨	١٢	بنر	بنر
٢٨٩	١٥	بہی	ہی	٣٠٩	١٢	ود	وہ
٢٩٠	٤	اب	ای	٣١١	٤	تفسیر	تقصیر
٢٩٠	٤	عوص	عوض	٣١٥	١١	کریونہ باعدہ کا ہر	کریو باقاعدہ ہو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۴	۲	مختصر	مختصر	ایضاً	۱۰	ڈال	دال
ایضاً	۷	بی اشتباد	بی اشتباہ	۲۵۹	۱۰	چس	چل
ایضاً	۱۵	اقرار	کہ اقرار	۲۶۰	۵	نو	تو
۲۵۵	۱۳	اوسکو	اوسکی	۲۶۴	۱۱	علاہت	علالت
ایضاً	۱۴	ہوتاہی بی اشتباہ	ہوتاہے بے اشتباہ	۲۶۵	۴	اوسپر	اوسپہ
ایضاً	۱۵	جو	جو	۲۶۹	۱۰	ہواسب	ہوجب
۲۵۶	۸	کثیر	کثیرہ	۲۷۰	۱۳	حب	جب
۲۵۶	۱۴	یہی استحاضہ مین	یہی استحاضہ ہے	۲۷۱	۲	وہی	وہ ہی
۲۵۷	۳	مین	ہین	۲۷۱	۶	یہہ شعر موخر ہے	ساتواں شعر ان مقدم ہے
ایضاً	۱۱	کرتا	کرنا	۲۷۲	۷	ہو	نہو
ایضاً	۱۵	نواقص	نواقض	۲۷۳	۶	ازلتماس	ارتماس
ایضاً	۱۵	ریخ	ریح	۲۷۴	۷	احتیار	اختیار
۲۵۸	۶	خون	جنون	۲۷۵	۸	مصعف	مضعف
ایضاً	۷	نواقص	نواقض	ایضاً	۱۱	لینا	نہ لینا
ایضاً	۹	چسپید	چسپیدہ	۲۷۶	۷	کہانی	گہاتین

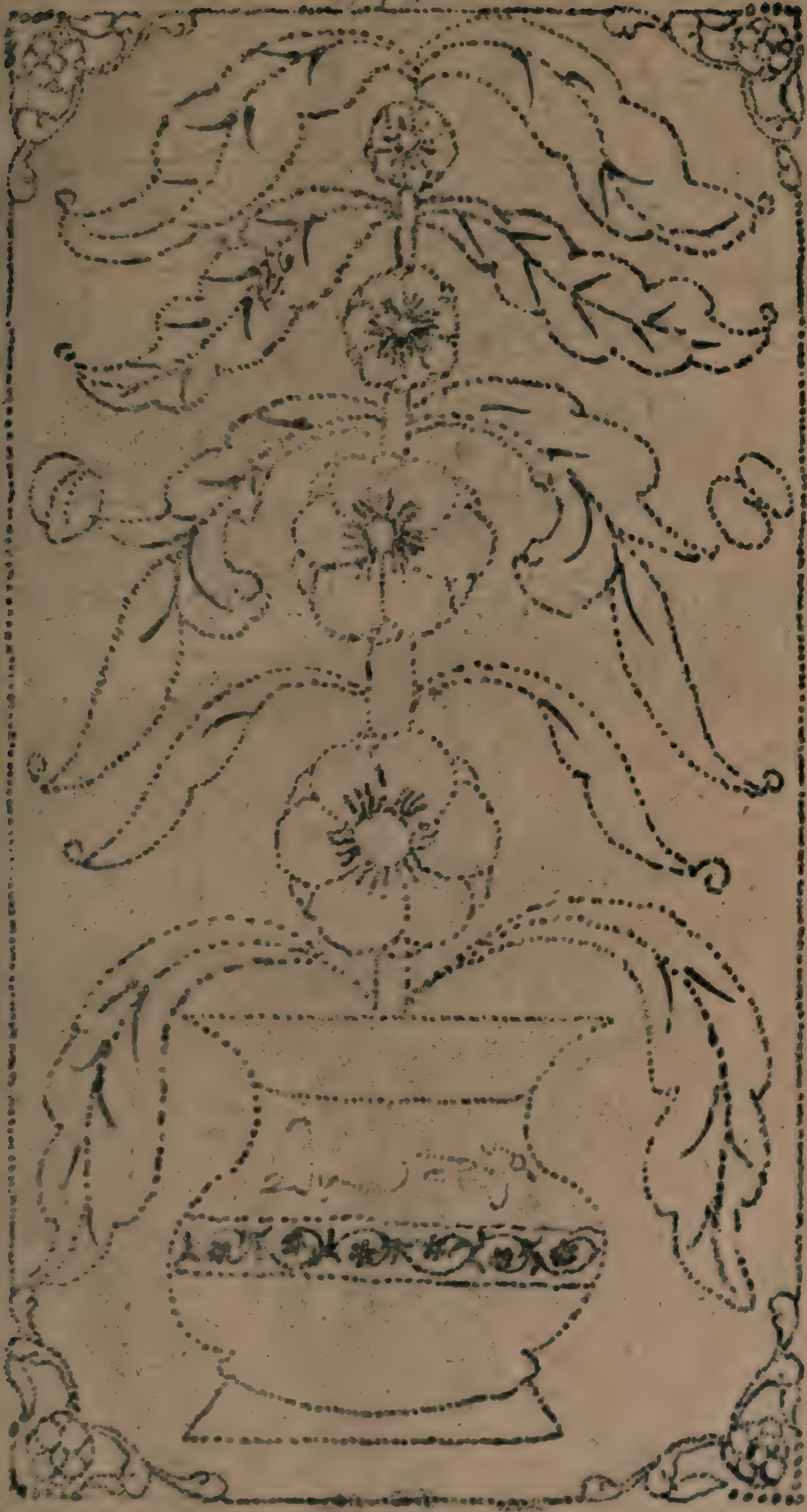
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۹	۷	بدایان	بدلیان	۲۳۸	۱۲	سے	سنے
۲۳۰	۷	محمد نقی	محمد تقی	۲۳۸	۱۷	علم	حکم
۲۳۰	۱۵	لعداد	بغداد	۲۳۸	۱۷	ہان	وہان
۲۳۱	۳	ہوا سہر	ہوا شہر	۲۳۹	۱	ہوگے	ہوی
۲۳۱	۱۰	بامون	مامون	۲۳۹	۳	جو پہچی	آپہچی
۲۳۲	۲	اپنی وہان	اپنی دہان	۲۴۱	۱۴	دہونیکا	دہوئینکا
۲۳۲	۷	تبایا	بنایا	۲۴۵	۲	مار	بار
۲۳۳	۱۰	معتبر	معتنز	ایضاً	۱۵	ہے	جورہے
۲۳۴	۷	درود	درودو	۲۴۷	۱۵	بدن	بدل
۲۳۵	۶	سرمن	شترمن	۲۴۸	۲	روستون	دوستون
ایضاً	۷	جلال	ملال	ایضاً	۸	نہ	نی
ایضاً	۱۲	اوس	اوسی	۲۵۰	۱۴	وبان	وہان
۲۳۶	۷	ہپیر گیا	بہی گے	ایضاً	۱۵	بربہ	برہنہ
۲۳۸	۵	نانب	نائب	۲۵۱	۱۲	ایہو	کہ ہو
۲۳۸	۵	ہے	کی تھے	ایضاً	۱۳	د	ے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۵	۷	دہ	در	۲۰۴	۱۶	تکہ	دیکہہ
۱۸۶	۱۱	جیسی	جب سی	۲۰۵	۱۴	رہٹا	رہتا
۱۸۶	۱۶	کہی	کوئی	۲۰۷	۱۰	ہے جا	ہی جان
۱۸۸	۱۶	لہا	کہا	۲۰۸	۱۵	و	وہ
۱۹۰	۶	کہ نا	کہ تا	۲۱۱	۱	عرص	عرض
۱۹۱	۳	اب ٹہریں	اب ٹہریں	۲۱۱	۱۳	ہمپیر	ہمپہ
۱۹۴	۶	سے	سی	۲۱۲	۱	براہم	براہیم
۱۹۸	۲	وو	وہ	۲۱۲	۸	ادیا	اون دنو
۲۰۰	۱۷	ود	وجہ	۲۱۲	۱۷	پردہ	پروہ
۲۰۱	۲	آبا	آیا	۲۱۴	۵	ی	نی
۲۰۱	۵	ابہاد	ابہام	۲۱۵	۱۱	بشر	بسر
۲۰۱	۶	خاشا	حاشا	۲۱۶	۷	بدلی	بدلی
۲۰۲	۱۷	یمین	یہین	۲۱۶	۹	لوش	نوشس
۲۰۳	۳	تلخ	بلخ	۲۱۹	۱۷	کیجیو	کیجو
۲۰۴	۴	وہا	لوٹا	۲۲۰	۱۰	سنوط	حنوط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۲	۱۰	خسر	خسبر	۱۷۴	۱۲	جدا	خدا
۱۶۴	۱۲	بجره	حجره	۱۷۵	۱۴	گلستی	یہ
۱۶۵	۱۷	ہنیے	مینی	۱۷۷	۱۵	اول	دل
۱۶۶	۱۲	پر	پہ	۱۷۸	۱	کے	نی
۱۶۷	۹	ہوا	یون	۱۷۹	۱۰	حو	جو
۱۶۷	۱۱	عزت	عترت	۱۷۹	۱۲	کہاانکہ بندکرآب	کہاانکہ اب بندکر
۱۶۸	۱۲	ٹھا	تہا	۱۷۹	۱۶	خداانتقام	خداانتقام
۱۶۹	۴	اوسپر	اوسپہ	۱۸۴	۱	اجوال	احوال
ایضاً	۶	کہ نکا	کریگا	۱۸۴	۲	عوض	عرض
۷۰	۱۴	بر	پر	۱۸۴	۲	لافہ نکا	لاونکا
ایضاً	۱۶	براه	اه	۱۸۴	۸	کہا	گیا
ایضاً	۱۶	کہ ہی اشبہ	ہی اشبہ	۱۸۴	۹	ئے	دیی
۱۷۱	۸	کہ تہی	یہ تہی	۱۸۴	۱۴	آئے	آتی
۱۷۱	۱۶	حدت	حیرت	۱۸۴	۱۵	ر	نہ
۱۷۴	۷	ہے	بڑہی	۱۸۵	۷	اوس	اوسی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۸	۱۴	دیجیو	دیجو	۱۲۱	۱۴	تتھی	تھی
۷۶	۱۵	تھصیل پہ	تحصیل پر	۱۲۸	۱۷	پیکے	ٹپکے
۷۸	۴	ٹھکا	ٹھکانا	۱۳۰	۲	دایا	دیا
۸۸	۲	اپ	اب	۱۳۸	۹	ہوئیگی پر	ہوئیگی بالیقیں
۹۱	۱۵	پاسس	پیشس	۱۴۲	۳	رجم	رحم
۹۴	۴	بینوا	نینوا	۱۴۵	۱۲	جان گسار	غمگسار
۱۰۰	۱	غمر	عمر	۱۴۷	۶	عمامہ درع	عمامہ و درع
۱۰۸	۹	غنچہ دل ہر ایک	غنچہ آرزو	۱۴۷	۱۲	تہین	تھی
۱۰۸	۱۴	دوستو	نیک خو	۱۵۳	۱۰	قرارا	قرار
۱۱۱	۱۱	اختیابد	اختیار	۱۵۳	۱۲	بطول	بتول
۱۱۴	۸	سشاد	شاد	۱۵۴	۱۰	پابا	پایا
۱۱۵	۹	اصحات	اصحاب	۱۵۶	۳	ہواا	ہوا
۱۱۵	۱۵	فتل	قتل	۱۵۷	۷	کہ خزابہ	کہ خزایہ
۱۱۵	۱۶	کہ	نہ	۱۵۸	۷	پر	آ
۱۱۹	۱۶	الف	الفت	۱۶۱	۷	وے	دیی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۷	لیپن	لین	۲۹	۱۲	یا نبّی	یا نبی
۵	۱۲	بلاشنہ	بلاشبہ	۳۳	۱۱	خوش	خوشی
۸	۳	کہ عبدالمطلب اور	کہ وہ عبد مطلب با	۳۵	۱۳	لچہ	کچہ
۸	۵	مراعالی جناب	مرہ ملائک جناب	۳۶	۱۶	جمعہ روز	جمعہ کا روز
۸	۶	لوی	لُؤَتی	۳۷	۱۷	نیک مرد	طفل خورد
۸	۷	قہر	فہر	۴۹	۱۴	مین مین	مین ہین
۸	۹	حریمہ	خزیمہ	۵۰	۱۵	اوسپر	اوسپہ
۸	۱۳	لکہنا	لکہتا	۵۵	۴	نیک مرد	طفل خرد
۹	۱	اور	اَدِرْ	۵۶	۶	مخدوم	مجذوم
۹	۱۵	قیبان	قینان	۵۸	۱۴	آب خوش	ای خوش
۱۰	۱۳	بیدا	پیدا	۶۲	۳	کم	ہم
۱۲	۵	ایکنبار	ایکبار	۶۴	۸	نیک مرد	ای طفل خورد
۱۸	۱	موت	فوت	۶۶	۵	وحسن	حسین
۱۸	۲	ناکرون	تاکرون	۶۷	۱۷	تہاقی	تہائی
۱۸	۷	مسنخہ	مسنخر	۶۸	۳	گوچہ	گو[illegible]



فقط میرے حق مین ہو اتنی دعا — کہ اللہ بس بخشدیوے خطا

عرض حاجت بدرگاہ جناب احدیت

خدایا بحق اامان دین — گنہگار بندہ ہون مین کمترین
رہین نعمتین تیری مجھپر مدام — نہ زنہار اچھا ہوا مجھسے کام
گنہگار جیسا ہون مین زشت خو — نکوئی تھا ایسا نہ اب ہے نہو
سوا تیرے میرا ٹھکانا نہین — مجھے بخشدے ارحم الراحمین

ہمین اعتقاد اوسکا بس فرض ہے ۔ بڑا طول اوسکا بڑا عرض ہے
وہ پانی ہے شیرین بہت خوش گوار ۔ لکھا ہے پیا جسنے وہ ایکبار
تو پیتے ہی بس پیاس یون بجھ گئی ۔ ضرورت نہ پانی کی ہوگی کبھی
نہین جز محب اور کا وہان پہ کام ۔ کہ ساقی ہین حیدر علیہ السلام
علی کی ولایت اگر دلمین ہے ۔ کہ اونکی محبت اگر دلمین ہے
رسائی بھی ہوئیگی وہان لاکلام ۔ امیر عرب دینگے بھر بھر کے جام
تردد مین کیون اہل دیندار ہین ۔ علی قاسمِ جنت و نار ہین
یہ نازش کا کیونکر نہووے مقام ۔ جو مالک ہون حیدر علیہ السلام

دعا مومنین و مومنات کے لیئے

خدایا بحق جناب رسول ۔ برای علی و برای بتول
بہ شبر و شبیر و دیگر امام ۔ رہین مومنین شاد و خرّم مدام
مطالب ہون سب اونکی جلدی روا ۔ بحق شہیدان دشتِ بلا

عرض حاجت مومنین سے

گذارش یہ کرتا ہون ای مومنین ۔ کہ بندہ جو ناچیز ہے کمترین
یہی دست بستہ ہے سب سے سوال ۔ کہ احقر کا اتنا رہے بس خیال

سنو اپنا احوال ای مومنین　　پھرینگے وہان گرد سب حور عین
وہ موتی سی رنگت وہ اونکا سنگار　　نہ اونکو چھوا غیر نے زینہار
وہ لڑکی ہین کمسن بہت خوش جمال　　کہ قرآن مین موتی سے دی ہے مثال
لیئے ہاتھ مین ساغر خوشگوار　　وہ آقا پہ ہر دم ہین اپنے نثار
جو خادم ستارونسے ہین مہ جبین　　تو ماہ شب چاردہ مومنین
مرض کی نہ دہشت نہ خوف و خطر　　نہ پیری کا کھٹکا نہ مرنیکا ڈر
نہوئیگی وہان احتیاج خضاب　　سدا مومنین کو رہیگا شباب
کرون کونسی بات کا مین بیان　　کہ سن ہونگے تینتیس سالہ وہان
کہ عورت کا ہوئیگا سولہ کا سن　　وہ الڑہ پنا اور جوانی کے دن
حسد ہے نہ کچھ وہم و وسواس ہے　　یہ شوہر کے بیٹھی ہوئی پاس ہے
نہین وہان لڑائی کا جھگڑیکا نام　　وہان لذت بکر ہوگی مدام
غرض عیش ایسی ہین وہان ایجوان　　نہونچا نہین جنکو وہم و گمان
خداوند عالم ثنا خوان ہو جب　　بھلا کس سے تعریف اوسکی ہو اب
کرون مدح مین یہ محالات ہے　　کہ چھوٹا ہے منہ اور بڑی بات ہے

حوض کوثر

صفا حوض کوثر کی کیا ہو بیان　　کہ موتی کی بھی آب ہے گرد وہان

کہوں کیا جو نہریں ہیں وہ آب و تاب
کہ موتی بھی دیکھے سے ہو آب آب

وہ موتی سا پانی جھلکتا ہوا
کہ ہے نور جیسے چمکتا ہوا

مزا رنگ و بو ایک سا ہے سدا
تغیر کو اس جا بھلا دخل کیا

بھری ہیں وہ نہریں کہ جسمیں ہے شیر
نہیں جسکے لذت کا مثل و نظیر

بھری شہد خالص سے نہریں ہیں وہان
نہیں موم و فضلہ کا جسمیں نشان

شراب طہور کی نہریں بھی ہیں بیشمار
چھلکتی ہے جسمیں مئ خوشگوار

نہ کچھ درد سر خود پرستی نہیں
کراہت نہیں جسمیں مستی نہیں

وہ میوہ مزے دار اور خوشگوار
نہیں جنکا ممکن ہے حصر و شمار

کہ انواع و اقسام کے ہیں وہ سب
کبھی خواب مین بھی نہ دیکھے ہین اب

وہ پیش نظر ہے کہ کہا الیا باغ
تر و تازہ و بو باس سے ہو دماغ

وہ مرغ ہوا پر ہین لاکھوں ہزار
کہ پر اونکے ہونگے ستر ہزار

ہوئی جسپہ رغبت وہ آیا وہان
رکھا پھر مومن ہے جس جا پہ خوان

ہوا پر فشان وہ تو پیر یہ ہے جب
لذیذ ایک کھانا نکل آیا تب

ہر اک کھانیکی اوسمین لذت جدا
اسیطور بو باس و فرحت جدا

غرض اوڑھ گیا پھر وہی جانور
شجر پر وہ جا بیٹھا پیش نظر

وہ ہر تخت پر اہل جنت مکین
اگر نیک زوجہ ہے اونکے قرین

نگاہن کی مسند ہے آراستہ
جدا ہر سے ہو ویگی پیراستہ

آئمہ کے ناموں کو پوچھینگے وہان
رہنگے ایک کے نام مین گر زبان

جہنم مین سیدہا گیا وہ بشر
غرض پل بہت ہے مقام خطر

کرون پل کا احوال کیا اب بیان
کہ لا انتہا وہانپہ ہین گھاٹیان

وہ نیچے جہنم بھڑکتا ہے آہ
کہ آتش سے اوسکے خدا کی پناہ

کسی جا پہ پوچھینگے حال صلوٰۃ
کسی جا پہ ہووے سوال زکوٰۃ

اسیطور سے اور اعمال سب
وہ اپنے محل پر جو پوچھینگے جب

ہوئی جسمین تقصیر اے نوجوان
گرا وہ جہنم مین اوسدم وہان

جو گذریگا پل سے سنو اوسکا حال
ہوا شوق تھامل کے ہے اوسکی شمشیر دال

جو پہونچیگا کوئی ہنستا ہوا
گریگا کوئی اوس سے جلتا ہوا

کوئی برق سا وہان گذر جائیگا
ویا مثل تار نظر جائیگا

احوال بہشت

پلا ساقیا وہ شراب طہور
کہ جس سے ہمیشہ ہو دلکو سرور

کبھی رنج کا نام آنے نہ پائے
کہ دم بھر کو آرام جانے نہ پائے

سنو شیعیان امیر عرب
کہ لکھتا ہون جنت کا احوال اب

وہ دیوارین یاقوت کی ہین اسیر
چھتین ہین زبرجد کی بالائے سر

وہ موتی کے ہین سنگ ریزہ تمام
کہ ہے خاک بھی زعفران لاکلام

عبث اور بیکار ہے یہ سوال — تمہارے لئے ہے رہائی محال

مسائل ثبات دوزخ

عذاب گناہان نہین گرچہ کم — بجا گر ہے ایمان نہین اتنا غم

شفاعت

شفاعت کرینگے رسول خدا — آئمہ و زہرا و مشکلکشا

امید رحمت

اگرچہ گناہون کا ہے خوف و بیم — مگر ہے خداوند عالم رحیم

قصور ہین خطاؤن پہ اوس سے شرمسار — مگر اوسکی رحمت کے امیدوار

وہ ہے خوب جو اوسکو منظور ہے — اگر بخش دیوے تو کیا دور ہے

حال صراط

سنو اے محبان با احتیاط — لکھون مختصر یہان یہ حال صراط

جہنم کا پل ہے وہ باریک تر — کہ ہے بال سا جیسا تار نظر

وہ خلد و جہنم کے ہے درمیان — لکھا ہے وہان ہین بہت گھاٹیان

سنو پہلی گھاٹی کا ہے جو یہ حال — ولایت سے حیدر کے ہوگا سوال

نہ ہو شرع پر جو کہ ثابت قدم — نہین پل پہ اوسکو جہنم سے کم

ولایت کی پرسش جہان طے ہوئی — تو سب راہ دشوار وہان طے ہوئی

جو آخر کا عقبہ ہے مرصاد ہے — وہ قرآن کا آیہ تجھے یاد ہے

چھٹے طبقہ کا نام سن تو جحیم ۔ کہ ہے مشرکون پر عذاب الیم
سنو ہان یہ ساتوان ہے مقام ۔ کہ اسکا ہوا درک اسفل بھی نام
یزید شقی کا مقر ہے وہین ۔ نہ زنہار اوسکا مفر ہے کہین
کانپتا ہے بیان کیا ہو اب ۔ نہ رحم کی امید ہے تجھسے رب
کہ خفت موازینہ پلہ ہے ۔ خدایا گناہون کی فریاد ہے
جو نیکی ہے کم اور بہت ہین گناہ ۔ سبک یا کہ پلہ ہے میزان کا آہ
اوسے بھی ملیگا یہی اب مقام ۔ خلاصہ یہ آیت کا تھا لا کلام
غرض اوراحوال کیا ہو رقم ۔ کہ لرزان ہے دہشت سے میرا قلم
دہان طوق و زنجیر طیار ہین ۔ کہ بچھون ہین آتش کے اور مار ہین
لکھا ہے کہ پانی کرینگے طلب ۔ پسینہ لہو پیپ اور میل جب
وہ جلتا ہوا جیسا تانبہ گھلا ۔ عوض ہین یہ پانی کے اونکو ملا
وہ برتن مین جب آگ کے آئیگا ۔ تو بس بھاپ سے گوشت گھل جائیگا
وہ کھانا ہے کانٹون سے جو ہے بھرا ۔ نہین رحم خازن بھی کرتے ذرا
جلے جلد تن جب ہوئے اور خلق ۔ جلے وہ تو ہو اور اسیطور خلق
جو گذرینگی سال اسطرح سے ۔ کہینگے وہ مالک سے سب اہل نار
دعا تم کرو موت آجائے اب ۔ عذاب خدا سے رہائی ہو تب
سنینگے جو مالک تو دینگے جواب ۔ سدا تم رہو یون ہی ہوگا عذاب

جہنم کا احوال کیا ہو بیان
لکھا ہے کہ سات اسکے طبقے ہین آہ
جو ہین اہل توحید پر از خطا
جو اول جہنم ہے قرآن مین
وہ طبقہ دوم جسکا لظی ہے نام
یہود اور ترسا وہان جائینگے
حطمہ جو ہے تیسرا وہان مقام
دیا وہ امیہ تھا ابن خلف
اونہے رغبت جمع اموال تھے
وہ ثعلبہ ہین احمد کے مشغول تھے
رہا شہ سعد ادشمن مصطفے
لکھا ہے وہان ہونگے فرعونیان
وہ طبقہ چہارم لکھا ہے سقر
وہان گبر بھی ہوئینگے لا کلام
غرض پانچوان ہوگا طبقہ سعیر
کہ تھا جنکو اموال کا یہان غرور
یہی سب کے سب جائینگے بس وہان

تصور مین جسکے کہ دل ہے طپان
وہ پہلا جہنم ہے یا رب پناہ
کہ ہے اون گنہگارونکی بس وہ جا
وہ ہے ہم گنہگارونکی شان مین
کہ ہوگا وہ کفار کا بس مقام
غضب کی تکالیف جب پائینگے
کہ اخنس کی ہے جا نہین کچھ کلام
کیا جسنے ایمان اپنا تلف
جو ایمان کی کہتے تھے پامال تھے
شقی کا ہمیشہ یہ معمول تھا
وہان جا کہ پاویگا ملعون سزا
نہین جنکو ملنے کی امن و امان
ولید شقی کا وہی ہے مقر
رہیگا ہمیشہ یہ اونکا مقام
رہینگے وہان ایسے ملعون شریر
نرکھتے تھے وہ اعتقاد نشور
دیا خارجی ہون و یا صابیان

ملا دست چپ مین اگر نامہ آہ — توہویگا احوال اوسکا تباہ
ہوا سیدھے مین جبکہ نامہ عطا — تو امن و امان خوف سے ملگیا

حال فقیران

کوئی ناقہ نور پر ہے سوار — اوڑاتا ہوا باشکوہ و وقار
وہ خلد برین مین پہونچ جائیگا — نہ تکلیف و ایذا وہ کچھہ پائیگا
یہ اونکا ہے احوال جو تھے فقیر — مصیبت مین صابر رہین ہین کثیر

شفاعت

شفاعت کرینگے رسول خدا — علیہ الصلواۃ و علیہ الثنا
شفاعت آئمہ کرینگے ضرور — کرے سعی مومن نہین کچھہ یہ دور
کہ جسکے لیئے اذن دیوے خدا — شفیع اوسکے ہووینگے خیر الوریٰ
بڑا سخت وہ روز ہے آہ آہ — خدایا ہمین دیجیو تو پناہ
نہین کوئی اچھا عمل زینہار — خطاؤن پہ اپنے ہین ہم شرمسار
گناہون سے اپنے بہت ہے ہراس — مگر تیری رحمت جو آجائے پاس
تو پھر کچھہ نہ دہشت نہ خوف و خطر — جہنم کی آفات سے ہو حذر

احوال جہنم

پسینہ مین تا سینہ کوئی بشر — کوئی کانون تک اور کوئی تا کمر

کہین نالہ شور و فریاد ہے — ہر اک طالب عون و امداد ہے

ہجوم قیامت ہے اوس جا عیان — پسین گی وہ جسطور سے چوٹیان

کوئی پیٹ کے بھل چلیگا وہان — کوئی منہ کے بھل ہوگا یا رب امان

گلے مین پڑی طوق ہین سانپ کے — کہ چلائینگے ڈر کے اور کانپ کے

نہوگا کسیکو کسی کا خیال — سو فنے بہت ہوئینگے پائمال

ہر اک مضطرب ہوئیگا سر بسر — کہین سینگ مارینگے وہان جانور

میزان عمل

اودہر خوف و دہشت سے یہ حال ہے — اودہر نصب میزان اعمال ہے

تُلین گے عمل سب وہ روز حساب — جو پلہ کے ہلکہ ہے ہوگا عقاب

جو بھاری ہوا پلہ اعمال کا — تو کیا پوچھنا اوسکے افعال کا

حساب

کیا ہے جو اچھا برا یہان عمل — حساب اوسکا لیویگا عز و جل

نامہ اعمال

اوڑینگے اودہر نامہ ہائے عمل — کہ دہنے سے بائین سے بےخلل

غرض ہوگا جب حکم پروردگار
زمین ہوگی دم بھر مین پھر آشکار

کہ مشرق مین بیٹھہ رکھا ہو اگر
تو مغرب سے آجائیگا وہ نظر

رہیگا اسیطور چالیس سال
زہے قدرت حق ہے بیمثال

جو چالیس دن مینہ بھی برسیگا جب
نہ ہوگا وسیوقت اب حکم رب

زمین مین وہین گوشت اوگ آئینگے
اوسیطور قبرونمین آجائینگے

ہوا کو ہوا جبکہ حکم خدا
جو لحم پریشان تھا یکجا ہوا

تو پھر آگے اپنے قبرونمین جب
تو [illegible] اسرافیل ہووینگے جب

جو کچھ ہوئیگا حکم پروردگار
کہ ہان پھونک تو صور پھر اک بار

جو ہین صور پھونکا تو جانی ملین
تو آجائیگی اب قیامت یہین

حال قیامت

قیامت کا احوال بھی سن لو اب
لحد سے برہنہ اوٹھینگے وہ سب

ہو وہ [illegible] غضب کی ہراسیمہ حال
نہ ماؤن کو بچونکا ہے خیال

[illegible] قدم اوٹھین
[illegible] احوال اپنے کہین

زمین ہوگی لوہے کی یارب بنا
غرض ہونگے حاضر سبھی [illegible]

نہ بھائی کو بھائی کی ہوگی خبر
پسر کو نہ پوچھیگا مطلق پدر

پڑی اپنی اپنی ہے بس اوس گھڑی
قیامت کی یارب مصیبت بڑی

جو مومن کی روحین ہین اپنی نیکنام ۔ تو وادی السلام اونکا ہوگا مقام

حال صور

کرون صور کا حال اب آشکار ۔ وہ ہے شاخ کیطرح اے ہوشیار
وہ حلقہ ہے جیسے زمین آسمان ۔ لیئے ہین سرافیل ہے دہان
سوے عرش ہر دم ہے اونکی نگاہ ۔ کہ ہین منتظر ہوئے حکم الٰہ
غرض ہوگا فرمان قہار جب ۔ تو اکبار پھونکین گے وہ صور تب
کہ جنبش مین آوینگے سب کوہسار ۔ زمین کو نہ ہویگا اوسدم قرار
غرض سخت ہویگا وہ مرحلہ ۔ کہ آئیگا اوسدم بڑا زلزلہ
رہیگا نہ ماؤنکو بچونکا ہوش ۔ رہیگا نہ کچھ خون کا اونکو جوش
شکم حاملہ کے بھی گرجاینگے ۔ کہوں کیا کہ دہشت جو سب پاینگے
تحیر مین ہووینگے سب مرد و زن ۔ بشدت وہ ہووینگے اب اغروزن
ستارے بھی بےنور ہووینگے سب ۔ سیاہی بھی چھائیگی اوسدم غضب
لو ہووینگے یکجا جو شمس و قمر ۔ گرینگے ستارے بھی سب ٹوٹ کر
اوسیوقت مرجاینگے سب کے سب ۔ نہ باقی رہیگا کوئی غیر رب
نہ پھر آسمان ہے نہ اب ہے زمین ۔ سوائے خدا اور کوئی نہین

دوبار صور پھونکنا

نہو مجکو یارب وہان اضطراب ‏— نکیرین کے سہل کر دے جواب
خدا ایک ہے اور نبی مصطفٰی ‏— علی ولی ہین امام الوریٰ
ائمہ کہ سب نام کہدون وہان ‏— کہون کعبہ ہے قبلۂ مومنان
نکیرین تو دیدیا گر جواب ‏— نہ دہشت ہے پہر اور نہ خوفِ عذاب
کہ جنت کا اک در بہی کہل جائیگا ‏— نہایت یہ آرام اب پائیگا
لکہا ہے وہ سوئیگا اسطور سے ‏— کہ نوشاہ سوتا ہے جسطور سے
وہ جنت کی آئیگی فرفر ہوا ‏— کہ بس چین سے حشر تک یہ رہا

برزخ

جو مر نیکے دن سے قیامت تلک ‏— یہ برزخ ہے اسمین نہین جائے شک
زمانہ بڑا سخت و دشوار ہے ‏— نکوئی مددگار و غمخوار ہے
اگر اوسکی رحمت ہے کیا بات ہے ‏— رحیم اپنے اللہ کی ذات ہے

مقام منافق

منافق ہین جو جو گنہکار ہین ‏— وہ مرتد ہین یا اہل کفار ہین
عذاب اونپہ ہوویگا بس اوس مقام ‏— برا ہوت جبر جا کا لکہا ہے نام

مقام مومن

کرینگے وہ تلقین راہِ نجات　　خدا چاہے پھر کچھ نہین مشکلات
کہ پھر چین ہے کچھ اذیت نہین　　غرض نیک بندونکو دہشت نہین
اجل انکی ہے جو کہ ہین حق شناس　　پہن لیوے جسطور اچھا لباس

حال قبر

کیا قبر مین جب کہ ہمکو نہان　　نکیرین بس آن پہونچے وہان
وہ آمد کا انداز کیا ہو رقم　　کہ لرزان ہے دہشت سے جسکے قلم
وہ مشعل سی آنکھونمین اونکی چمک　　وہ صورت کہ دیکھے سے دلکو دھڑک
کڑک جیسے بجلی مین آواز ہے　　زمین شق کرین اونکا انداز ہے
ہوئی شق جو دانتونسے اونکی زمین　　ڈرانی وہ صورت وہ چین جبین
کہ آتے ہی جسدم کرینگے خطاب　　خدا سہل کر دیوے ہمپر جواب
جو پوچھینگے ہے کون تیرا خدا　　نبی اور آئینہ و قبلہ بتا
زبان رک گئی تو غضب ہوگیا　　کہون کیا ستم جو کہ اب ہوگیا
پڑی ضربت گرز اوسدم ہاون　　کہ سنتے ہین سب جانور بیگمان
جہنم کا اک در بھی کھل جائیگا　　اذیت غضب کی یہ اب پائیگا
کہ سانپ اور بچھو بھی کاٹینگے تب　　رہیگا قیامت تلک یہ غضب
نہین کوئی یاور نہ ہے غمگسار　　زمین اور اوسپر کریگی فشار

لیا جسکا حق تو عنایت کرے　　کیا جسکو گمرہ ہدایت کرے
غرض تو یہ ہوتی ہے اسطور پر　　وگر نہ کرے توبہ حسبطوبہ پر
خدا ہے بڑا ارحم الراحمین　　اگر بخشدیوے تعجب نہین

وصیت

وصیت بھی لازم ہے تجکو ضرور　　نہ زنہار اسمین کرے تو قصور

احوال نزع

سنو موت کا حال ہووے عیان　　کرون مختصر طور سے مین بیان
بڑا سخت ہے وقت جان کندنی　　کبھی تھی نہ ایسی جواب آہنی
وہ رگ رگ سے کھینچتا ہے دم کا غضب　　اور ہر رنج یہ ہے کہ چھٹتے ہین سب
وہ حسرت سے ہر سمت کرنا نگاہ　　کبھی منہہ سے بیساختہ نکلے آہ
گناہونکا اپنے وہ خوف و خطر　　وہ شیطان کے وسواس یارب حذر
ضلالت کی راہین بتائیگا وہ　　حدیثونمین لکھا ہے آئیگا وہ
خدا اوسکی آفت سے دیوے نجات　　برائے محمد علیہ الصلواۃ
قوی دل ہے جس بات سے ای پسر　　نہین اسکو زنہار خوف و خطر
علی ولی پاس جب آئینگے　　تو سب مرحلہ سہل ہو جائینگے

مگر جاؤ جسدم تو جلدی اوٹھو ۔ غرض یہ ہے تکلیف اوسکو نہو

ثواب مریض

لکھا ہے جو مومن کہ بیمار ہے ۔ وہ کوئی مرض مین گرفتار ہے
عمل جو کہ صحت مین اچھے کرے ۔ خدا نے وہی اجر اب بھی دئے

معنی توبہ

سمجھ معنی توبہ ای نوجوان ۔ اَتُوبُ الی اللہ توبہ نہ جان
گذشتہ گناہون پہ ہو شرمسار ۔ کرے عزم ہوگا نہ پھر ایسا کار
ادا کر فرائض ہوئے جو قضا ۔ حقوق بشر بھی تو کرلے ادا
جو کفارہ واجب ہے وہ دیجئے ۔ نہ سستی و غفلت ذرا اب کیجئے
قضا جنکی واجب نہین ایجوان ۔ تو بس دلمین اب کر تو آہ و فغان
کسی کو اگر فحش تو نے دیا ۔ تو بیشک برا امر یہ ہے کیا
کہے اوس سے تو گالی اب مجکو دے ۔ جو مارا کسی کو تو کہہ مار لے
کیا قتل تو نے کسی کو اگر ۔ تو وارث سے کہہ قتل اب مجکو کر
لیا مال بے اذن تو پھیر سب ۔ نہین تو عوض اوسکا کر جلد اب
جو غیبت ہوئی جلد تو بخشوا ۔ کرے اوسکی بخشش کی تو اب دعا

نہ قیصر رہا اور نہ دارا رہا — نہ وہ ملک آدا نہ سارا رہا
روانہ بہت کاروان ہو گئے — گلستان عالم خزان ہو گئے
جو عاشق تھے معشوق سے چھٹ گئے — بہت قافلے اس جگہہ لٹ گئے
جو تھے نونہالان گل پیرہن — کہ تھے سرو قد اور غنچہ دہن
کہ بالونپہ سنبل کو تھا پیچ و تاب — وہ خوشبوی تن مشک عطر و گلاب
سدا عطر ملتے تھے پوشاک مین — وہ سوتے ہین اب دیکھہ لو خاک مین
سولاتے تھے چھاتی پہ جسکو سدا — نکرتے تھے اک پل بھی اونکو جدا
وہ تھے خانہ دل مین چشم و چراغ — کہ دیکھے سے ہوتے تھے ہم باغ باغ
ہوئی ایسی حیرت کہ ہم کھو گئے — نہان پر وہ خاک مین ہو گئے
نہین طول کا ای بسیر یہ مقام — کرون مختصر اب مین اس جا کلام
ہوا جنکے باعث سے پیدا جہان — وہ دنیا مین اب ہین بتاؤ کہان
فنا جب ہوئے احمد مصطفےٰ — وہ ہے کون جو اب ہیگا سدا
نہ سمجھو کہ دنیا ہے جائی قرار — ہمیشہ ہے بس ذات پروردگار
فقط بات میری یہ سن مختصر — خدا کے خوشی کے لیئے کام کر

عیادت مریض

عیادت مین بیمار کے ہے ثواب — کہ اجر اسکا پاویگا تو بیحساب

که هین قبر پر اوسکے اب یه مدام جو تسبیح و تهلیل هے انکا کام
ثواب اوسکا میت کو رحمت یه هے کرو غور کیسی عنایت یه هے

بی اعتباری دنیا

ذرا خواب غفلت سے بیدار هو که هستی نخوت سے هشیار هو
اجل کو بهی اب یاد کر ای بشر که ٹلتی نهین هے کسی طور پر
یه دنیای دون هے بهت بیوفا که انسان په کرتی هے جور و جفا
خوشی کوئی هے کوئی دلگیر هے جوان آج جو هے وه کل پیر هے
هر اک شے په آتا هے اکدن زوال سمجه لے که دنیا هے خواب خیال
بعبرت نظر کر سوے رفتگان که کل هوگا تو عبرت دیگران
کهان هے وه بهرام اور اوسکی گور که جنگل مین پاتے نهین اب وه گور
کهان جم هے اور اوسکا وه جاه هے که باقی نشان هے نه اب نام هے
سکندر نے سو سال عالم لیا که اکدم مین بس موت نے دم لیا
کهان هے وه پرویز و آئین کهان وه اوسکا هے اب عیش شیرین کهان
کهان شوکت و شان افراسیاب بتاتا نهین اب جهان خراب
تهمتن سے کرتا تها جو شیر رم پلنگ اجل نے کیا شق شکم
نه رستم هے باقی نه اسفندیار هوئے اکدم مین اجل کے شکار

جو ہین رسم ہندوستان کیجوان — کرون مختصر تجھ سے سب جا بیان

کہین ہوتی ہے گاو احمد کبیر — کبھی چھانڈے کرتے ہین بحر صغیر

ہرارسے دولھن کو دلاتے ہین وہ — کوئی ڈومنی بھی بلاتے ہین وہ

کبھی شیخ سدو کو ہین مانتے — کسیکو بڑا پیر ہین جانتے

ہٹیلہ کا مرغ بھی ہے مہملات — کہ ہوتے ہین ان باتو نمین سیئات

کہین رتجگہ اور خدائی ہے رات — نہ اکی قسم سب ہے یہ مہملات

بہت چیزین مہمل ہین اسطور پر — کہ ہے شرک کا اوسمین خوف و خطر

خدا کے لیئے سب کرین اجتناب — وگر نہ قیامت مین ہوگا عذاب

احوال کرام کاتبین

فرشتے جو ہمراہ ہین وہ مدام — وہ ہین کاتبین نام اونکا کرام

زبان سے جو نکلے بری یا بھلی — رقم جلد بس وہ اودھر ہوگئی

مگر دیکھیے رحم پروردگار — ہوا ہم سے جبدم کوئی زشت کار

نہ لکھینگے جلدی ہماری خطا — اگر توبہ کرتے نہین کچھ سزا

نکی جب لکھا ایک اوسدم گناہ — عجب رحم اللہ ہے واہ واہ

جو نیکی ہوئی لکھ لیا با سرور — کیا عرض اوسکو خدا کی حضور

ہوا نیک بندہ کا جب انتقال — تو ان دونونکا یہ سنائینے حال

ثواب مجاہد ہو اوسکو عطا — یہ ہے رحمت و نعمت کبریا
اسی قصد سے کوئی چھیلے جو پیاز — نکل آئین آنسو تو ای سرفراز
ملیگا اوسیطور سے بس ثواب — که رحمت خدا کی جو ہے بیحساب
ہوا حمل شوہر کا جب آشکار — مثوبات اوسکے تو ہین بیشمار
فرشتے ہین دنیا مین جتنے جہان — یہانتک که دریا کی سب مچھلیان
کرینگی دعا مغفرت کی تمام — یہ رحمت ہے اللہ کی لاکلام
ہوا وضع جب حمل ای خوش سیر — مجاہد کا رتبہ ملا کسقدر
پلادے جو فرزند کو اپنے شیر — عوض قطرہ کے ہو ثواب کثیر
که بدلے مین ہر قطرہ کے ایکون — ملینگی اسے تیس وہان نیکیان
جنان مین بھی درجے ملینگے یہ سب — که رحمت ہے اللہ کی اسپر اب
اگر ایک ساعت یہ بیٹھے وہان — که بیٹھا ہے عورت کا شوہر جہان
ثواب اسکا تجھسے کہون مین یہ صاف — که بہتر ہے کعبہ کا ہو گر طواف

نصیحت عورتون کو

سنین عورتین پارسا خوش نہاد — که مضبوط اپنی رکھین اعتقاد
پرستش نہوئی خدا کے سوا — اماموں کو سمجھین که ہین رہنما
نہین چاہئے اونکو ایسے امور — که جنسے ہو ایمان مین بھی فتور

جو آتش کہ صندوق میں ہوگی بنا — وہاں اور ہو جھینکی اسکو گزند
کہ بچھو ہیں اور سانپ ڈس جائینگے — کہوں کیا جو تکلیف پہونچائینگے
نماز خدا اگر کرے یہ ادا — نکی ہووے شوہر کے حق میں دعا
وہاں منہ پہ ماریگے ایسی نماز — جو منہ سکے در پہ نکلیگی اسپہ باز
عبادت جو عورت کرے بیشمار — کہ وہ سال لکھین ہین ستر ہزار
نہین اوس سے شوہر کی جسدم رضا — یہ دوزخ میں رہتی رہیگی سدا
یہ ارشاد کرتے ہین خیر الورے — جو غیر خدا سجدہ ہوتا روا
تو مین حکم عورت کو دیتا ضرور — کرے سجدہ شوہر کو وہ بے قصور

ثواب اطاعت شوہر

جو شوہر پہ اپنے کریگی نظر — عبادت کا ہے اجر خوشتر
جو عورت کہ شوہر سے ہے شاد کام — وہ آویگی جب ہوگا روز قیام
سفید اوسکا چہرہ دمکتا ہوا — کہ ہو ماہ جیسے چمکتا ہوا
نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ اوسکو ڈر — لباس جنان ہوگا زیب بر
جو شوہر سے دے قناعت کرے — خدا اسکو جلے عنایت کرے
بتاتا ہوں ہم تو نیکا بھی اب شمار — کہ لکھے ہین وہ ہونگے ستر ہزار
تسلی جو مانگے یہ بحر طعام — کہ ہے قصد شوہر کا ہے یہ کام

محمدؐ کا ارشاد ہے ایجوان
کہ ای فاطمہ سن کرون جو بیان

نہین شکر کرتی ہین یہ عورتین
اگر انکو ملتی بھی ہین نعمتین

نہین صبر کرتی ہین یہ اختیار
کہ ہے عورتونکا یہی بس شعار

جو دیتا ہے اولاد انکو خدا
شکایت یہ کرتی ہین اوسکی سدا

غرض انپہ واجب ہے یہ لا کلام
کہ طاعت سے شوہر کے رکھین یہ کام

مگر معصیت مین اطاعت نہین
کسی طور اسکی اباحت نہین

جو شوہر کی تجکو اجازت نہین
روا تجھپہ کچھر صوم سنت نہین

اگر جائیگی بے اجازت کہین
نہ آویگی جبتک کہ پھر کر وہین

فرشتونکی لعنت مین ہے مبتلا
اسیطور فرماتے ہین مصطفے

جو عورت نے شوہر سے ایسا کہا
کہ مینے تیرے گھر مین دیکھا ہے کیا

خدا اتنے کہنے مین آفت ہوئی
خدا او محمدؐ کی لعنت ہوئی

کیا بد زبانی سے جسدم کلام
تو ہوئیگا برپا جو روز قیام

نکالینگے گدی سے اسکی زبان
کہ ستر گزون ہوگی باہر وہان

جو شوہر سے منھہ پھیری اختباہ
قیامت کو اوٹھے گی وہ روسیاہ

جو شوہر کی اوس سے خیانت ہوئی
کسی اور کے سمت رغبت ہوئی

قیامت مین آویگی یہ روسیاہ
کہون کیا جو احوال ہوگا تباہ

جسے سمد کی ہوئی انکی جبین
وہ ایسی گی زنجیر سے آتشین

حقوق زوجہ شوہر پہ

جو شوہر پہ زوجہ کے حق ہین رقم	لکھے تھوڑے سے اس جگہہ پر قلم
اوسے نان و نفقہ بھی تو دیتے رہو	کرے تا بہ امکان نہ اسمین قصور
بنا دے جو درکار ہووے لباس	مکان دیوے رہنے کو اے حق شناس
اوسے روغن و سرمہ و شانہ دے	ضرورت ہو جسدم کہ بیگانہ دے
کرے خندہ پیشانی سے تو کلام	کہ قیدی ہے تیری وہ اے نیک نام

مسئلہ صاحب دو زوجہ

اگر ہون دو زوجہ تو اے خوش سیر	عدالت ہے تجھپہ ہوئی مدنظر
ہر اک بات مین ہو مساوات اب	کہ واجب ہے بس تجھپہ یہ بات اب
پڑی ایک کی سمت تیری نظر	تو ہو دوسری پہ اسیطور پر
کرے گا نہ ایسا اگر اختیار	تو آزردہ ہے تجھسے پروردگار
غرض جبکہ محشر مین وہ آئیگا	بدن نصف کج اسکا ہو جائیگا

حقوق شوہر زوجہ پر

جو باتین کہ زوجہ کرے اختیا[ر]	کہانتک لکھون وہ تو ہین بیشما[ر]

قبلتُ لنفسی کہے مرد جب	اگر فارسی یا کہ اُردو ہو سب
قباحت نہین کوئی ہووے زبان	مگر مہر و مدت بھی کرے بیان

مثوبات متعہ

جو ہو متعہ بہر رضای خدا	مثوبات اوسکے ہین بے انتہا
یہ فرماتے ہین احمد مصطفےٰ	ثواب اسکو ہر بات مین ہوئیگا
جو ہین ہاتھ عورت کے جانب بڑہا	ثواب ایک اوسوقت لکھا گیا
غرض جبکہ عورت سے صحبت ہوئی	تو بخشش ہوئی ایسی رحمت ہوئی
کیا غسل جسدم ملا وہ ثواب	کہ جسکا نہین حصر ہے نہ حساب
گرے قطرہ آب بس جسقدر	تو پیدا فرشتہ ہوے اسقدر
کرینگے وہ اب مغفرت کی دعا	نہ تھوڑی دنو بلکہ ہے یہ سدا
لکھا ہے کرے متعہ جب تین بار	مگر بہر مرضی پروردگار
تو نار جہنم سے آزاد ہے	کہ دین اور دنیا مین بہر شاد ہے

صفات منکوحہ

کرے جو کہ منکوحہ تو اختیار	تو سنت ہین یہ وصف ای خوش شعار
کہ جو باکرہ اور اصالت بھی ہو	غرض اوسمین موجود عفت بھی ہو

سنو عقد کرنیکی یہ ہے سبیل — پڑھین صیغہ خود یا کرین وکیل
کہ اَنکَحتُکَ جب کرے زن خطاب — قَبِلتُ لِنَفسی کہے یہ شتاب
وہ ایجاب ہے اور یہ ہے قبول — وکیلونکے صیغہ لکھون سے فضول
کہ شرطونسے واقف وہ ہونگی ضرور — بھلا اونسے ہوویگا اسمین قصور
مگر دہیان اتنا رہے اے پسر — کہ صیغہ یہ ماضی کے گو ہین مگر
نہیں انکی نیت سے ہووین بیان — کہ انشا کا ہو قصد ای نوجوان
سمجھ لے جو کہتا ہون اچھی [illegible] — نہ یہ بات دشوار ہے نہ محال
جو ہے مہر وہ اتنا درکار ہے — کہ بس ایکسو پانچ ١٠٥ مقدار ہے

عذاب تارک متعہ

کیا متعہ جسنے نہ ای ہوشیار — ہوا اوس سے ناراض پروردگار
قیامت کو آویگا جب یہ بشر — تو بینی بریدہ کے ہے طور پر

ثواب متعہ

جو متعہ کے اخبار مین ہین ثواب — وہ ہین اجر بے انتہا بے حساب

طریقہ متعہ

کہے پہلے عورت یہ ای نوجوان — کہ مَتَّعتُکَ اسکا صیغہ بھی جان

نکہ متعہ ہوئیگا اوس سے حلال   کہ ہے بعض کا قول ای خوش خصال

بارہوین

جسے تین باری دیا ہو طلاق   ہوا تجھسے اور اوس سے ایسا فراق

کوئی اور اوس سے کیے عقد گر   یہ مدخولہ بھی اوسکی ہوای پسر

یہ ناکح کہ بندہ ہو آزاد ہو   طلاق اسکو دیوے تو وہ شاد ہو

محلل غرض دیوے جبکہ طلاق   نہ مانع ہے عدہ کا بھی اسپہ شاق

غرض عدہ ہوجائے جبکہ تمام   تو پھر پہلے شوہر سے رکھے گی کام

کہ عقد اب ہے جائز کہوں مختصر   سمجھ لے اسے ای خجستہ سیر

ثواب نکاح

مفصل خبر کا سنو ای جوان   کہ مسنون احمد سے ہے عقد ہان

جو لڑکا کہ بالغ ہو تو عقد کر   وگرنہ ہین خاطی پدر اور پسر

جسے جانب عقد رغبت نہین   رسول خدا کی وہ امت نہین

جسے مفلسی کا کہ ہووے خیال   کرے خوف سے ترک عقد حلال

پیمبر کا کہنا نہین مانتا   نہ رازق کو قادر نہین جانتا

بیان کیا کرون میں ثواب نکاح   کہ ہے دین دنیا کی اسمین فلاح

طریقہ نکاح

پانچوین

اگر چار منکوحه هون ای پسر — تو پھر متعه ابتو کسی سے نکر

یه هے بعض کا قول ای خوش خصال — نهین اور معلوم کچھ مجکو حال

چھٹی

اگر مرد آزاد هے ای جوان — کرے جمع دو هی فقط لونڈیان

ساتوین

اگر هے وه انسان کسی کا غلام — تو منکوحه آزاد دو هون مدام

جو منکوحه آزاد هے تیسری — نهین اسکو جایز هے یه برتری

آٹھوین

کنیزین جو هون چار ای حق شناس — که هین عبد کے عقد مین اوس کے پاس

تو هے جمع اب پانچوین کا حرام — بشرطیکه نا کچھ هو جسید مر غلام

نوین

کرے بت کی عورت پرستش اگر — نه اس حال مین اوس سے تو عقد کر

دسوین

جو عورت که مرتد هوئی ای جوان — رهی رده جبتک نکر عقد هان

گیارهوین

جهودیه ترسایه هو اگر — تو اس کفر مین عقد دائم نکر

تو زوجہ ہے شوہر پہ اپنے حرام — فقیہوں کو پر بیان ہے جای کلام
اگر ہو گی صحت تو حلت ہوئی — وگرنہ ہمیشہ کو حرمت ہوئی

جن عورتونکا ایک زمان مین اجتماع درست نہین

بیان ایسے نسوان کرون ای بسر — نہین ہے حرام موبد مگر
کسی وجہ سے اب ہین تجھ پر حرام — وہ ہین سات گنلی تو بس اونکی نام

پہلی

جو عورت مع اوسکے دختر ہو گر — یہ جایز نہین جمع باہم گر

دوسری

اسی نہج سے جمع اختین جان — اگرچہ وہ ہو متہ بھی ای نوجوان

تیسری

اگر زوجہ اور بھانجی اوسکی ہو — نہ بس جمع دونوں کو باہم کرو
مگر زوجہ جب دم اجازت یہ دے — تو پھر عقد تو بھانجی سے کرے
بھتیجی ہو زوجہ کی جب ای بسر — یہی حکم ہے بس یقین اسکو کر

چوتھی

[illegible] آزاد ہوا ے بسر — نہ لونڈی کو زنہار تو جمع کر
اگر دیوے بیوی اجازت تجھے — تو البتہ ہو گی اباحت تجھے

دسوین

جو بہری ہو یا ہووے گونگی اگر — کہا اوسکے شوہر نے جب بے بسر
زنا تجھسے اوس مرتبے پہ کیا — غرض طعن ایسا جو اوسنے دیا
تو شوہر پہ اوسکے یہ حرمت ہوئی — حرام ہوئید یہ عورت ہوئی

گیارہوین

پھوپھی یا کہ خالہ سے ہو گر زنا — ہوئین بیٹیان انکی پھر نا روا

بارہوین

لواطہ کیا جب سے سن اسکا حال — نہین اوسکی مان اور بیٹی حلال
نہ خواہر ہے اسکی روا بس مدام — کہ فاعل پہ ہین یہ ہمیشہ حرام

تیرہوین

ہوا شوہر و زن مین جسدم فراق — کہ نو بار عدہ کا ہوے طلاق
ہوئی زوجہ شوہر پہ ایسی حرام — کہ حلت نہوئیگی ہرگز مدام

چودہوین

جو شش بار لونڈی کو دیوے طلاق — تو ہوگا ہمیشہ کو اوس سے فراق

پندرہوین

اگر زوجہ نو سال سے ہووے کم — زن و شوی جسدم کہ ہووین بہم
وہ مخرج جو ہے بول اور حیض کا — وطی کرنے سے ایک وہ ہوگیا

که مدخوله ابن جب وه هوئی — تو حرمت خسر کے لئے تب هوئی

پانچوین

رضاعی بهن بهی هے تجهپر حرام — اسیطور انّا بهی ای نیک نام

چهٹی

جو رکهتی هین شوهر نهین وه حلال — کبهی اونسے رکهیو نه ایسا خیال
زنا اونسے کوئی کریگا اگر — حرام موبد هوئین ای پسر
همیشه یه زانی په بس هین حرام — نهین مسئله شبه کا لا کلام
یهی حال هے هوا اگرچه کنیز — سمجه خوب اس بات کو ای عزیز
کیا عده مین بهی اگرچه زنا — یهی حکم اوسکا بهی هے سنا

ساتوین

کسی کی جو عدّه مین عورت هوئی — کیا عقد بهی تو نے حرمت هوئی
همیشه کو بس هوگی وه حرام — نهین ای پسر اسمین جائے کلام

آٹهوین

جو احرام مین تو کریگا نکاح — حرام موبد هوا یه سفاح

نوین

کیا جسنے زوجه په اپنے لعان — که جسکا کیا نون مین هے سب بیان
هوئی زوجه شوهر په اپنے حرام — نهین تهوڑے دن بلکه هوگی مدام

وہ ہے باپ دادا کہ اوسکا پدر — پسر اوس پوتا اسیطور پر
جو ہو باپ یا اسکی مان کا پسر — وہ بھائی ہوا اسکا ہر طور پر
بھتیجا و یا بھانجہ عم و خال — نہین عورتون پر یہ ہرگز حلال

جو عورتین کہ اب حرام موبد ہو گئی ہین

سنو اور جو عورتین ہین حرام — کہ پہلے نہ حرمت تھی اب ہے مدام

اول

وطی جس سے کی تونے ای نوجوان — حرام موبد ہوئے اوسکی مان

دوسری

جو عورت کہ مدخولہ ہو ای پسر — مگر جبکہ تو عقد بھی اوس سے کر
تو اوس زنکی دختر ہے تجھپر حرام — ربیبہ جسے کہتے ہین خاص و عام

تیسری

وہ دادی جو سوتیلی ہے یا کہ مان — کرون اور تفصیل سے مین بیان
پدر کی یہ مدخولہ بھی گو نہین — کرے تو حرام موبد یقین

چوتھی

بہو بھی اسیطور سے ہے حرام — اگر ہے وہ لونڈی تو ہے یہ کلام

سنو عقد کرنا ہے جنسے حرام | بتاتا ہون اون عورتون کے بھی نام
کہ وہ عورتین سات اقسام ہین | بیان مین کرون جنکے یہ نام ہین
سنو قسم اول کو تم اے پسر | لکھون جو کہ مین اسکو تو حفظ کر
کہ مان اور بالا جو رشتہ ہو یہان | وہ جیسے کہ نانی ہے یا اوسکی مان
سنو دوسری قسم بھی ای پسر | کہ بیٹی ہے وہ ای خجستہ سیر
سنو تیسری قسم کا اب بیان | پسر اور دختر کی اولاد جان
کہ پوتی نواسی ہو یا اور ہو | پرپوتی کو ایسے اسیطور ہو
کرون قسم چارم کو ہن جا بیان | حقیقی بہن یا کہ سوتیلی جان
ویا ایک مان اور دو ہون پدر | حرام ہو یہ سمجھ اے پسر
سنو پانچوین قسم تم ایجوان | کہ تو بھانجی اور بھتیجی کو جان
ویا اوسکی اولاد ہو ای پسر | تو حرمت ہے اونکی اسیطور پر
چھٹی قسم کا حال سن ای پسر | پھوپھی اپنی یا باپ مان کی اگر
سنو ساتوین قسم کا اب یہ حال | کہ خالہ ہے تیری وہ ای خوش خصال
ویا باپ مان کی وہ ہو ای پسر | تو حرمت سمجھ اونکی رہ پر حذر

جو مرد کہ عورتون پر حرام ہین

جو ہین مرد جن عورتون پر حرام | بتاتا ہون مجمل مین اونکی بھی نام

کہے بسملہ جبکہ کھاتے طعام کھاتے مین زاید کرے وہ کلام
نہ کھانے مین جلدی کرے وہ پسر نہ دیکھے بھی اوسدم ادہر اور ادہر
اور روزہ بھی تعلیم کر جو باتین کرے تیرا نور نظر
جو دہ سال ہوجائے وہ ذیوقار کرے اسمین تقصیر تو اوسکو مار
اگر پندرہ سال کا ہو پسر کرے وہ نماز اور روزہ نہ گر
نکالو اوسے اپنے گھر سے ضرور کہ اوسنے خدا کا کیا یہ قصور
اگر ہووے لڑکی تو بس نوین سال یہ لازم ہے سب ای خجستہ خصال

مسئلہ نکاح

کبھی عقد واجب ہے گاہے حرام کبھی مستحب ہے سنو سب مقام
اگر نفس کو تیرے ہو اشتیاق پسر تجھکو کرنا ہے اسدرجہ شاق
زنا کا ہو ڈر تجھکو ای نوجوان تو البتہ ہے عقد واجب یہان
زنا کا نہو خوف ای نیک خو مگر نان و نفقہ پہ قادر ہے تو
کہ اب عقد سنت ہے ای خوشخصال بتاتا ہون سب مختصر تجھکو حال
اگر چار مکروہ ہین لا کلام تو ہے پانچوان عقد تجھپر حرام
غرض اس سوا جو ہے سنت ہے وہ کہ شرع نبی کی اطاعت ہی وہ

زنان محرم شرعی

کرون مختصر تجھسے اب مین بیان ⁂ شتر کو کرے نحر تو ای جوان

امانت داری

امانت مین ہرگز خیانت نکر ⁂ یہ تو اپنے حق مین اہانت نکر

اطاعت والدین

جو ماں باپ کی ہو اطاعت بجان ⁂ کمر باندہ سیے اسپہ تو ای جوان
تو عقبی تری بس سنور جائیگی ⁂ وہ لذت تیری وہ ہانپہ ہاتھ آئیگی
بیان کیا کرون وہ ہے باغ جنان ⁂ غرض انکی مرضی مین ہے سب وہان
قضی ربک کو بھی تو یاد کر ⁂ کہ آیہ ہے قرآن مین ای پسر
کبھی کام مین انکی تو اُف نکر ⁂ جو قرآن کا آیہ ہو پیش نظر
درشتی سے کیجیو نہ اونسے کلام ⁂ رہے اونکا آداب تجکو مدام
یہ فرماتے ہین سید انس و جان ⁂ کہ ہے ماں کے پاون لے نیچے جنان

والدین پر حقوق اولاد

یہ لازم ہے ماں باپ کو ای جوان ⁂ رکھین اپنی اولاد مانند جان
ہمیشہ رہے تربیت کا خیال ⁂ پسندیدہ ہون تاکہ اونکی خصال

اوڑے جو کہ صف باندھ کر گر | کہ بازو ہلا کر اوڑے بیشتر
جو ہو جینا داں یا کہ ہو سنگ دان | کہ جیسے کبوتر ہے ای نوجوان
اسیطور دراج وتیہو کو جان | بتایا ہے تجکو پتا اور نشان

طہارت جانور نجاست خوار

اگر کوئی انمین سے ہو فضلہ خوار | طہارت ہے اسطور ای ذی وقار
شتر ہے تو پاک اوسکو دے تو گیاہ | کہ چالیس دن تک بلا اشتباہ
اگر گاو ہو بیس دن ہیں رقم | جو بز ہو تو دس روز ای ذی حشم
اگر مرغ ہے خانگی اے پسر | اسیطور سے تین دن پاک کر
اگر ہوئے مچھلی تو یکروزہ کر | طہارت کو اوسکے اسی طور پر

شروط ذبح

جو شرطیں کہ ہین ذبح مین ای پسر | فقط واجبہ کہ دون مختصر
ممیز ہو عاقل ہو ہوشیار ہو | مسلمان ہو کافر نہ زنہار ہو
کرے رو بقبلہ بھی اوسکو ضرور | کہے بسملہ منہہ سے اب وہ ذی شعور
کرے چار رگ قطع یہ لا کلام | ودجینہ کہ جاتا ہے آب و طعام
وہ ہو قابل ذبح بھی جانور | کہ جیسے کہ ہے مرغ اور گورخر

جو بن دھوئے برتن میں کھانا اے پسر — تو افلاس کا اس میں ہے تجھکو ڈر

نہ مکڑے کا گھر گھر میں ہونے دینا — نہ تو کیجیو تخل ای ہوشیار

نہ سستی کبھی کام میں کر ای پسر — نہ بازار بھی جا نہ وقت سحر

وہاں سے جو آوے تو دینا ہی کر — کہوں جو اوسے یاد رکھ تو پسر

نہ تنگی ہو نفقہ میں ای خوش خصال — جو رکھتا ہے تو اپنے اہل و عیال

نہ باندھ عمامہ جو بیٹھا ہے تو — کہ افلاس ہوتا ہے ای نیک خو

نہ سینا بدن میں کبھی تو لباس — نہ اس سے منہ پونچھ ای حق شناس

نہ ماں باپ کو بد دعا دیجیو — نہ ترک دعا اونکی تو کیجیو

قلم ہو گرہ دار جب ای پسر — تو زنہار اوس سے کتابت نکر

نہ مسجد کے جانے میں تاخیر کر — مگر وہاں سے آنے میں تاخیر کر

نہ اسراف زنہار تو کیجیو — سبب مفلسی کا نہ تو لیجیو

جانوران حلال گوشت

لکھا ہے کہ ہے گوشت کھانا ثواب — جو جائز نہ سمجھے تو ہوگا عذاب

سنو تم سے جو جانور ہیں حلال — شتر اور بکرا گاؤ ای خوش خصال

نہ ہے گوسفند اور نہ گورخر — ہرن اور مچھلی اسی طور پر

[illegible] اور ماہی مگر ہے حلال — سنو تم پرندوں کا بھی مجھسے حال

سبب مفلسی

سبب ہین جو افلاس کے اب جوان ‏— کرون مختصر طور سے مین بیان
یه فرمان احمدؐ ہے ای ذی شعور ‏— [1] گناہون سے افلاس ہوگا ضرور
[2] جنابت مین صحبت کرے جو بشر ‏— [3] و یا ہو جو عادت بہت جھوٹ پر
[4] نه سو تو بہت ای خجستہ صفات ‏— کہ ہے تنگئ رزق کی یه بھی بات
[5] نه اوٹھیو برہنہ تو پیشاب کو ‏— [6] نجاست مین ہرگز نه کچھ کھائیو
[7] نه جون زندہ تو چھوڑ گھر مین بسر ‏— [8] برہنہ بھی سونے سے رہ پر حذر
[9] بزرگون کے آگے نه چل ای پسر ‏— جو کنگھی کہ ٹوٹی ہے اوسکو نکر
[10] رہے گھر مین کوڑا نه ای نیک ذات ‏— [11] تر و خشک مٹی سے دہوئے نه ہاتھ
[12] نه بیت الخلا مین کرے تو وضو ‏— [13] خریدے فقیرون سے نکرے نه تو
[14] نه ہر چوب سے کیجیو تو خلال ‏— [15] نه جہاڑو بھی دے شب کو ای خوش خصال
[16] نه چوکھٹ په کو بیٹھیو ای پسر ‏— [17] کہ پیٹ ہے بیچ در کے [illegible]
[18] کھڑے ہو کے پہنے نه ہرگز ازار ‏— [19] نه ماں باپ کا نام لیکر پکار
[20] نه تو پیاز و لہسن کے چھلکے جلا ‏— [21] دعا باپ ماں کی نه تو بھول جا
[22] نه سستی نمازون مین تو کیجیو ‏— [23] نه کھانیکے ریزے گرا دیجیو
[24] نه منہہ سے کبھی پھونکیو تو چراغ ‏— [25] کہ یه مفلسی کا ہے گویا سراغ

حیا جزو ایمان ہے ای نوجوان
فضیلت مین اوسکی کرون کیا بیان

وعدہ وفاے

کسی سے جو وعدہ ہو کر تو وفا
ثواب اسمین ہوئیگا بے انتہا

حق مومن

جو مومن کے حق ہین ادا کر ضرور
نہین چاہئے اسمین ہرگز قصور

صدق مقال و اکل حلال

عجب چیز ہے ای حمیدہ خصال
یہ صدق مقال اور اکل حلال

شکریہ منعم

ادا کر شکر منعم بھی کر ای پسر
کہ زنہار کفران نعمت نکر

فقیری

فقیری سے گھبرا نہ تو زینہار
کہ تا ہوئے خوشنود پروردگار
زبان کو شکایت سے ہووے نہ کام
کہ خوشنود ہو تا خدا الانام

خلوص نیت

خلوص اپنی نیت مین رکھیو سدا　　کہ راضی ہے اس سے ہمیشہ خدا
رضائے خدا کے لئے کام ہو　　غرض یہ نہ رکھنا کہ کچھ نام ہو

خاکساری

تذلل کرے خاکساری کرے　　کہ تحصیل مرضی باری کرے
کسے کو میرے اے پسر مانیو　　نہ اپنے کو بہتر کبھی جانیو
کریگا جو اسطرح کا نیک کام　　خدا دیگا عزت تجھے لاکلام

تقیہ

تقیہ بھی لازم ہے اپنے محل　　نہیں اس سے ایمان مین کچھ خلل
مگر خوف ہو مال کا جان کا　　نہیں ڈر ہے اوسوقت ایمان کا

نماز شب

نماز شب ای میرے نور نظر　　عجب شے ہے اسکو نہ تو ترک کر

شرم و حیا

نہ چشمک زنی کیجیو زینہار | کہ اسمین بہی ہے معصیت بیشمار

حسد

حسد سے تجھے چاہئے اجتناب | وگرنہ قیامت مین ہوگا عذاب

ہوا ہے حسد پہلے شیطان سے | نہو پیروی اوسکی انسان سے

احادیث مین ہے یہ اے خوش نہاد | حسد عالمونکو ہے سب سے زیاد

جو امور اختیار کرنا چاہئے

جو باتین کہ لکھتا ہون اب اے پسر | اونھین اختیار اب تو جان سے کر

کرونگا نہ اپنی طرف سے بیان | احادیث کی ہین مضامین بیان

قناعت

قناعت بہی کر اے پسر اختیار | کہ ہے عین مرضی پروردگار

حسن خلق

سدا خلق سے پیش آ اے پسر | کہ خوشنود اوس سے ہے دادگر

بہت کام آئیگی تجکو یہ بات | جہاں مین تو کہلائیگا خوش صفات

طمع بھی نکر تو کبھی ای پسر — کہ اسکی بدی کا سبب ہے بشر
شریعت سے ثابت ہے اسکا گناہ — عذاب خدا سے خدا کی پناہ

بدخلقی

نہ بدخلق تو ہو جیو زینہار — کہ ناراض ہوئیگا پروردگار

کلام زائد

نہیں چاہئے تجکو زاید کلام — کہ ممنوع ہے یہ بھی ای نیک نام

ظلم

بہت چاہئے ظلم سے اجتناب — دگرنہ بڑا سخت ہوگا عذاب
نہ نفسانیت چاہئے زینہار — رہے جانب حق تو ای ہوشیار

نگاہ نامحرم

جو نامحرموں پر کریگا نگاہ — تو ہوئیگا اوسپر نہایت گناہ

چشمک زنی

صحبت بد

کرنا ہے صحبت بد سے بھی اجتناب
کہ آخر کو کرتی ہے صحبت خراب

اثر ہوئیگا صحبت کا جسدم ضرور
تو ہوگا عبادت مین تجھسے قصور

ہوئیگی اگر رغبت سوئے زشت کا
کریگا ضروری اونھین اختیار

تو اور نہ ہے جبکہ افعال زشت
نہ سونگھیگا زنہار بوئی بہشت

جہنم مین سیدھا چلا جائیگا
تو اوسدم نہایت ہی پچتائیگا

اسراف

نہ اسراف کیجیو کبھی زینہار
نہایت ہے آزردہ پروردگار

یہ ہے یہ حاصل سے کفران کا
کہ مسرف برادر رہے شیطان کا

سوال

کسیسے نہیں چاہیئے کچھ سوال
کہ حرمت کا ہے بعض جابر خیال

نظر مین جلا ہوئے ہوگا وہ خوار
رہے گا نہ باقی کبھی اعتبار

طمع

عقوق

جو ہے عقوق بھی بدترین گناہ — عقوبت سے اوسکے خدا کی پناہ

جو بے توبہ مرجائین وہ عاق ہین — اوٹھائینگے محشر مین پھر آفتین

جہنم مین ہے گرز آتش کی مار — غضبناک ہوئیگا پروردگار

تکبر

تکبر نکیجیو کبھی زینہار — کہ بیزار ہوتا ہے پروردگار

تکبر بھی اک شرک ہے ای پسر — بہت تجکو لازم ہے اوس سے حذر

ریا

سنو تم کسے کہتے ہینگے ریا — عمل جو دکھانیکو تو نے کیا

تو محنت بھی برباد سب ہوگئی — نہوتی تھی پہلے تو اب ہوگئی

بخل

نکیجیو کبھی بخل تو ای پسر — ہمیشہ رہے اس سے تجکو حذر

قسم کھاکے کہتا ہے پروردگار — نہ جنت اوسے دونگا مین زینہار

بجاتا یا ناچتا کا ہو ساز
دیا ہوئے وہ شخص طنبور باز

سیہ رو وہ محشر مین جب آئیگا
کہ طنبور آتش بھی لے آئیگا

فرشتہ بھی ہوئینگے ستر ہزار
لیئے اپنے ہاتھونمین وہ گرز نار

بہر و سنہ پہ مارینگے وہ سب وہان
خدایا تیری قہر سے الامان

مغنی اوٹھا قبر سے اپنے جب
تو وہ کور و کر اور گونگا ہے تب

اصرار گناہ صغائر

مصر جو صغایر پہ ہوگا بشر
تو یہ بھی کبائر مین ہے ای پسر

مثالین صغائر کی لکھون یہان
کہ احوال ہو جاے تجہپر عیان

بہت قہقہہ جو لگائے بشر
و یا وہ تمسخر کرے بیشتر

و یا تالیان وہ بجایا کرے
تبختر سے راہونمین جایا کرے

کرے نازش و فخر جو بد شعار
صغیرہ اسیطور ہین بیشمار

صغیرہ پہ اصرار جسدم کیا
کبیرہ یہ ذمہ پہ اپنے لیا

کیا جبکہ اصرار ای نوجوان
کبیرہ وہ بس ہو گیا بیگمان

فوائد مختلفہ

یہانتک کبایر ہوئے ہین رقم
فوائد لکھے اور کچھ اب قلم

فحش مان باپ کو دینا

اگر فحش مان یا پدر کو دیا | گناہ کبیرہ یہ اسنے کیا

وصیت مین خلل ڈالنا

وصیت مین ڈالی کسیکے خلل | تو ہوگا کبیرہ گنہ یہ عمل

قمار بازی

گناہ کبایر سے ای ہوشیار | کہ شطرنج و گنجفہ ہے اور ہے قمار

وہ ہو تخم بازی دیا نرد ہو | کہ اسمین وہ عورت ہو یا مرد ہو

غرض ہوئی بازی کا اطلاق جب | تو ثابت ہے حرمت بھی بس اوسکی تب

کیا شغل شطرنج یا نرد کا | تو آلودہ وہ خون مین اپنے ہوا

جو شطرنج یا نرد ہوئے جہان | نہین آتے ہین بس فرشتہ وہان

دعا بھی نہین ہوئیگی مستجاب | غرض حشر مین اوسپہ ہوگا عذاب

غنا

گناہ غنا کیا بھلا ہو بیان | نہین معصیت اوسکی تجھ پر نہان

یہ جو تجھکو ہے وہ پانسو سالہ راہ — مگر جو کہ ہے عاق یا رب پناہ
نہ پہونچینگے اوس تک وہ ابن زنا — خفا ہویگا اوس سے پروردگار
رہو اون سے کہ ان سے ہون گر عمل — مگر عاق ہے وہ تو عز و جل
برحمت نہ اوسپر کریگا نگاہ — کہوں اور کیا تجھسے اب مین گناہ

چغلخور

لکھا ہے کہ جو شخص نمام ہے — نہیں اوسکا جنت مین کچھ کام ہے
غرض جو چغلخور ہے ای پسر — عذاب خدا اوسپہ ہے بیشتر
کہ ہو کبھی تو ادہر کی اودہر — کہ اسمین ہے دونو جہان کا ضرر

تارک مستحب

نہو تارک مستحب زینہار — کہ ہے یہ کبائر سے اے ہوشیار
بہت مستحبات ہین ای پسر — بجالائے اوسمین سے ہو جسقدر

پیشاب سے طہارت نکرنا

طہارت نکی جبکہ پیشاب سے — کہ ہے منحصر وہ فقط آب سے
گناہ کبیرہ ہوا الکلام — کہ جسطور سستی یہ کرتے ہین کام

نہ عہد ائمہ کا تو نقض کر — گناہ کبیرہ ہے یہ ای پسر
کہ بے دین و ملحد وہ ہوگا ضرور — ثلاثہ نے جیسا کیا یہ قصور

ناامیدی رحمت

خدا کی نہ رحمت سے ہو ناامید — کہ تا ہوئے محشر میں تو روسفید
جو مایوس رحمت سے انسان ہوا — یقیناً وہ محکوم شیطان ہوا
غرض کفر ہے اور کیا ہو بیان — رہے اوسکی رحمت سے بس شاد ان

بیخوف ہونا قہر خدا سے

نہ بے خوف قہر الٰہی سے ہو — نہ امین تو اپنے تباہی سے ہو
کہ بیخوف ہونے میں ہوگا ضرر — گناہ کبیرہ ہے یہ ای پسر

عاق

گناہوں میں جو سخت اور شاق ہے — لکھا ہے وہ ماں باپ کا عاق ہے
اگر تجھ سے ماں باپ کی ہے رضا — ہوا تجھسے اوسوقت راضی خدا
ہوئی گر یہ ناراض ای خوش شعار — تو بیشک ہے ناراض پروردگار
لکھا ہے کہ خوشبوی باغ جنان — مہکتی ہے اس نہج سے وہ [illegible]

کریگا وہان جب وہ شور و فغان	ہزار اوسپہ جب سال گذرے وہان
ملیگا وہ پانی کہ یارب پناہ	کہ ہے سانپ بچھو کا زہر اوسمین آہ
وہ جلتا ہوا آئیگا اوسکے پاس	تو کھو جائینگے دیکھتے ہی حواس
کہون کیا جو ایذا وہان پائیگا	کہ چہرہ کا سب گوشت جل جائیگا
جو دندان دہن مین گچ ہینگے تمام	تو آنکھین بھی گر جائینگی لاکلام
پئیگا وہ اسطرح جب آب	تو ہو جائیگا حال اوسکا خراب
شکم مین جو احشا ہین گر جائینگے	عفونت سے ایذا بھی سب پائینگے

دزدی

کبیرہ گناہون سے دزدی کو جان	بہت ہین عذاب اوسکی ای نوجوان
کہ ہاتھ اوسکا کاٹو یہ فرمان ہے	جو شاہد ہے موجود قرآن ہے

تہمت

نہ تہمت کسی پر کبھی کیجیو	کہ مومن کو نسبت نہ یہ دیجیو
بدی کا نہ مومن پہ کیجیو گمان	کبیرہ گناہو نسے تو اسکو جان
تجسس بھی کیجیو نہ تو زینہار	کہ ہے یہ بھی عصیان پروردگار

نقض عہد ائمہ

غرض ای پسر ہے بڑا یہ گناہ
خدا تمکو اور سب کو دیوے پناہ

مگر خوف و دہشت مین ہے یہ روا
کہ یہ صلح مومن مین جائز ہوا

جو پایا عیب مرض یا جانکا ہو تجکو ڈر
تو ہے کذب جائز وہان ای پسر

جھوٹی گواہی

گواہی ہے جھوٹی گناہ بڑا
کہ ہوگا مقام اوسکا نارِ سقیم

جو ہے بت پرستی کے [illegible] عقاب
اسیطور اسپہ لکھا ہے عذاب

شراب خواری

نہایت بڑا ہے گناہ شراب
کہون کیا تجھے ہین جو اسمین عذاب

پیا ہو کوئی اور نشہ اگر
تو اوسکی بھی ہے معصیت سخت تر

پیئے زندگی ایک بھی گھونٹ آہ
تو مین کیا کہون جو کہ ہوگا گناہ

قبول اوسکی ہوگی نہ ہرگز نماز
کہ چالیس دن تک وہ ای سرفراز

قیامت مین جاویگا وہ روسیاہ
کہ آب دہن بہتا ہوئیگا آہ

وہ ہوئیگی بدبو کہ اہلِ قیام
تنفر کرینگے وہان پر تمام

جہان سے وہ جائیگا تشنہ دہان
یہی حال ہے قبر مین بھی وہان

قیامت مین آئیگا وہ تشنہ کام
اسیطور دوزخ مین ہوگا مقام

کرے مشورہ کوئی تجھ سے اگر — کہ ہے عقد ہندہ سے مدنظر
اگر جانتا ہے بتا دیوے حال — کہ غیبت کا اسمین نہین ہے خیال
عدالت مین کرنا کسی کے کلام — تو لکھتے ہین عالم ہی اپنے مقام
فلان کا نہین قول ہے معتبر — تصانیف مین دیکھ لے ای پسر
عداوت سے ہوئے نہ اسکا بیان — کہ پھر وہ تو غیبت ہے ای نوجوان
جو فاسق ہو وہ اور پیوے شراب — کہ ہون واقف حال بھی شیخ و شاب
نہو فسق سے بھی حیا زینہار — روا اوسکی غیبت ہے ای ہوشیار
دیا اوسکا ہوا سطرح کا نشان — کہ بے ذکر اوسکے نہوئے عیان
گواہی پہ موقوف ہو اسکے جب — کہ تعزیر ہو یا وہ حد ہوئے تب
مسائل جو باطل ہون اظہار کر — کہ غیبت کا اسمین نہین کچھ خطر
ائمہ کے دشمن جو ہین اے جوان — معائب کو اونکے کرے تو بیان

دروغ

لکھا ہے گناہ کبیرہ دروغ — کہ جھوٹے کو ہوتا نہین ہے فروغ
یہ ابواب دوزخ سے ہے ایک باب — کہ ہے یہ حدیث رسالت مآب
خدا کی ہے جھوٹے پہ لعنت مدام — نہ زنہار تو کیجیو ایسا کام
مرا جب تلک ہے قبر مین بھی عذاب — یہانتک کہ برپا ہو روز حساب

اگر مظہر ناحق انسان ہوا
تو غیبت نہیں اب یہ بہتان ہوا

کہ یہ بھی ہوا اک گناہ عظیم
نہ ایسا تو زنہار کر اے فہیم

کروں اور تصریح سے میں بیان
کہا تو نے جیسے کہ ہے مثل فلان

دیا ہے وہ احول و یا کور ہے
کہا تو نے وہ شخص تو چور ہے

اسیطور تو نے کہی کوئی بات
یہ غیبت ہوئی اے خجستہ صفات

غرض بدترین گناہان ہوا
گنہگار سننے سے انسان ہوا

اگر کوئی غیبت کی لذت اوٹھائے
تو وہ مومنین مردہ کا گوشت کھائے

زنا سے بھی بدتر ہے غیبت کا حال
کہوں اور کیا تجھ سے اے خوش خصال

یہ کھاتی ہے نیکی کو اس طور سے
کہ لکڑی کو آتش ہو جس طور سے

جہان غیبت درست ہے

لکھا ہے جہان پر ہے غیبت روا
کہوں میں اوسے یاد رکھ تو ذرا

جو مظلوم ہو اور ہو دادخواہ
کہے جا کے حاکم سے حال تباہ

کہ اوس شخص نے یہ کیا مجھ پہ جور
وہ حاکم شریعت کا ہوئے نہ اور

طلب یا کہ مفتی سے فتویٰ کیا
فلان نے میرے حق میں ایسا کیا

نصیحت کا اسطور سے ہو بیان
ترہائے گر قابل نہیں ہے فلان

اسیطور گر معمول ایسے [illegible]
تو [illegible]

عذاب اوسپہ ہوئیگا روز شمار ‏ نکہنا کبھی فحش بس زینہار
سنو تم حدیث رسالت مآب ‏ کرے خانۂ کعبہ کو جو خراب
کہ پتھر اوکھاڑے وہان سے بشر ‏ جلاوے اوسے کوئی انسان بہ شر
عذاب اسکا اس سے ہے کم ای پسر ‏ ولے خدا کو ستائے اگر
کیا عرض راوی نے یا مصطفے ‏ ولی خدا کون ہے دو بتا
کہا ہین ولی خدا مومنین ‏ کہ قرآن مین آیا ولی الذین
جو دے فحش اوسپر ہے جنت حرام ‏ کہ محشور ہوگا وہ سگ لا کلام

مال یتیم

سنو جو کہ کہاتا ہے مال یتیم ‏ کہون کیا کہ ہے یہ گناہ عظیم
جہنم مین جو ہے مقام سعیر ‏ رہیگا وہان پر وہ انسان شریر
شکم مین بھری جائیگی آگ سب ‏ کہ ہوئیگا اوسپر خدا کا غضب

غیبت

نہ غیبت کبھی کیجیو ای بشر ‏ ہمیشہ رہے تجکو اس سے حذر
کرون تجسے غیبت کے معنی بیان ‏ کہ جو امر مومن کے ہے درمیان
کرے ذکر اسطور سے یہ بشر ‏ سنے وہ تو آزردہ ہو وہ بشر

سود

ربا یعنے ہے سود تجہہ پر حرام / نہین اسکی حرمت مین جائے کلام

کہ ستر ربا کی ہین در اے پسر / وہ سب مین جو ہے کم تو ہے کسقدر

کیا جیسے مادر سے اپنے زنا / احادیث سے یہنے ہے لکھا

قیامت مین جاویگا جو سود خوار / شکم مین بھرے جائینگے اوسکے نار

وہ دیوانہ اوٹھیگا روز حساب / کہ پہچان لین اہل حشر شتاب

ربا خوار جو ہوئے گر تو یقین / کہ زنہار وہ شخص مومن نہین

غرض ہے بڑا جرم اور معصیت / کرے جلد توبہ تو ہو مغفرت

لیا جس سے ہو پہیر دیوے شتاب / ہمیشہ رکہے اس سے پھر اجتناب

نہ معلوم ہو کس سے اوسکو لیا / تو اب خمس جب تو نے ہان دیدیا

تو البتہ ہو جائیگا رستگار / خوشی ہوئیگا تجہسے پروردگار

فحش

نہ تو فحش دینا کبھی زینہار / کہ آزردہ ہوتا ہے پروردگار

نہ یہ بات انسان کو خوب ہے / کہ عقبی مین ملعون و مغضوب ہے

جو مومن کو دشنام دے اے پسر / وہ فاسق ہے انسان ردی خبر

کہ لکھنا سبھی اوسکا دشوار ہے
خدا اوسکا دشمن ہے بیزار ہے

یہی حال ہے مرد کا ای بشر
زنا سے رہے ہر بشر پر حذر

مکر

دلو تم کہ کیجیو کبھی اب جوان
عوض اوسکا ملجائیگا بس وہان

قیامت مین ہوئیگا جو کچھ عذاب
نہین رہنے کی اوسگھڑی تجکو تاب

جادو

نکر سحر تو ای بشر زینہار
کہ ناراض ہوتا ہے پروردگار

وہ لکھتا ہو یا ہووے ایسا عمل
کہ انسان مین ہوجاے جس سے خلل

وہ دیوانہ ہوجاے یا بیقرار
دیا اوس سے ہووے علیل و نزار

میان بی بی مین ہوگئے اوس سے طلاق
دیا باپ بیٹون مین ہووے فراق

کوی اوس سے دشمن ہو یا دوستدار
کہ عاشق کا معشوق ہو غمگسار

جو سمجھے گا ساحر یہ باتین حلال
تو کافر ہوا وہ شقی بدخصال

حلال اسکو گر وہ نہین جانتا
کرے منع لیکن نہین مانتا

دیا اوس نے روزی یہ ٹھرائی ہے
دیا اس سے فرصت کبھی پائی ہے

تو ہر ایک کیواسطے ہے عذاب
اسی طور سے ہے درمیان کتاب

زنا کا کرون حال کیا آشکار — کہ زانی کا دشمن ہے پروردگار
پیمبر کو کوئی کرے قتل گر — دیا کعبہ کو ڈھائے کوئی بشر
زنا کا ہے اوس سے بھی بڑھکر گناہ — عذاب سقر سے خدا کی پناہ
یہ فرماتے ہین اب رسول خدا — نہ ہرگز کرے کوئی انسان زنا
وہ رکھتا ہے چھ خصلتین لاکلام — کہ ہین تین دنیا مین ای نیک نام
نہین اوسکی رہتی ہے پھر آبرو — فقیری بھی ہوئیگی بے گفتگو
غرض عمر بھی اوسکی گھٹ جائیگی — یہ آفت تو دنیا مین بس آگئی
بُری طرح سے ہوئیگا وہان حساب — خدا کا بھی آویگا اوسپر عتاب
جہنم مین ہوئیگا اوسکا مقام — رہیگا عذاب الٰہی مدام
جب بے توبہ مرجائے ایسا بشر — کہون اوسکا کیا حال بس ای پسر
جو زیر زمین ہوئیگا وہ نہان — تو کھل جائیگی ناف و فرج وہان
کہ سانپ اور بچھو چلے آئینگے — کہون کیا جو تکلیف پہونچائینگے
رہیگا اسی حال مین وہ مدام — کریگا قیامت مین جسدم قیام
تو بدبو سے اوسکے وہان ہر بشر — کہیگا کہ یارب ہمین دے حذر
جو عورت کہ شوہر بھی رکھتی ہے ہان — زنا اوس سے ہووے اگر الامان
عذاب اوسپر ہوئیگی جو کچھ وہان — کرون کس زبانسے مین تجھسے بیان
بیان کیا کرون کانپتا ہے جگر — غرض ہے عذاب خدا اسقدر

وہ کافر ہے دوزخ مین ہوگا تمام ۔ نہین کفر مین اوسکی جائے کلام

قتل مومن

کرے قتل مومن کو جو بیخطا ۔ جہنم مین بس وہ رہیگا سدا
گراوے جو بیٹا عورت پیٹ کا ۔ یہی حال اوسکا ہے ای باوفا
اگر مرد ہووے راضی ہوا ۔ تو قاتل ہے اسمین نہین شک ذرا
غرض ہوگی قاتل پہ واجب دیت ۔ کہ توبہ بھی لازم ہے ای خوش صفت

لواطہ

لواطہ بھی ہے بس گناہ عظیم ۔ کہ لوطی پہ ہوگا عذاب الیم
تزلزل مین آتی ہے اوس سے زمین ۔ لکھا ہے کہ ہلتا ہے عرش برین
بہت دور بس اوس سے رحمت ہوئی ۔ خدا و فرشتون کی لعنت ہوئی
جو مر جاوے بے توبہ ایسا بشر ۔ جہنم مین ہوگا اوسکا مقر
پیمبر جو تھے لوط عالی جناب ۔ ہوا اونکی امت پہ اس سے عذاب
لکھا ہے کہ تھے سات لوطی وہان ۔ ہوئی سات شہرونپہ آفت عیان
غرض ہے لواطہ گناہ کبیر ۔ کرو قتل ایسا جو ہووے شریر

زنا

کہ یہ ہوگیا کفر پر وہ بشر ‏ سنو اور بھی معنی تم ای پسر
مسلمان تھا خود اور ماں باپ بھی ‏ کہ رکھتا تھا اسلام یہ آپ بھی
مسلمان سے کافر ہوا جب بشر ‏ تو مرتد ہے کافر ہے وہ ای پسر
کرون اور تفصیل تجھسے بیان ‏ کہ ہو جائے یہ مسئلہ حل یہان
کہ ردہ ہے افعال مین ای پسر ‏ مثالون سے کھل جائیگا غور کر
کرے بت کو سجدہ وہ خانہ خراب ‏ و یا ہوگیا عابد آفتاب
جلادے جو آتش مین قرآن کو ‏ اسیطور تو جان عثمان کو
و یا نام اللہ کو وہ جلائے ‏ نجاست مین کوئی شقی جب ملائے
رسل یا آئمہ کے اسمای پاک ‏ کرے وہ اسیطور رکھے نہ باک
یہ ردہ ہوا فعل مین ای پسر ‏ کہون ردہ قول کو غور کر
حلال خدا کو کرے جو حرام ‏ و یا عکس اسکے کرے کوئی کام
کہے موجب نقص ذات خدا ‏ و یا جانب احمد مصطفے
آئمہ کی نسبت کہے ایسی بات ‏ کہ سبکی ہو اونکی تو ای خوش صفات
عداوت سے ہو یا ظرافت سے ہو ‏ لطافت سے ہو یا اہانت سے ہو
مگر ہان جہالت سے ہو ایسی بات ‏ تو فوراً کرے توبہ ای خوش صفات
و الا وہ مرتد ہے کر تو یقین ‏ کہ شک اوسکی ردہ مین ہرگز نہین
غرض جو کہ مرتد ہوا ای پسر ‏ حرام اوسپہ زوجہ ہوئی بیخطر

مگر مرد پر ہے طلائی حرام — نہین اسمین زنہار جائی کلام

انگوٹھی جو چاندی کی ہو ہے روا — و یا ڈہولنا نقرۂ ہو بنا

کہ جسمین لکھا ہوئے حرز جواد — وہ جایز ہے مردونکو ای خوش نہاد

شمار گناہان کبیرہ

کبیرہ گناہون مین ہے اختلاف — کہ وہ کہتے ہین مین کہون تجھسے صاف

قواعد مین لکھتے ہین شیخ شہید — کہ ہین سات اور بیس وہ ای سعید

تجھے اونسے واجب ہوا اجتناب — بیان اب مین کرتا ہون کرلے حساب

شرک خدا

شریک خدا جو کہ ٹھہرائیگا — تو جنت حرام اوسپہ ہو جائیگا

رہیگا جہنم مین ہان وہ مدام — کہ لا یغفر ہے خدا کا کلام

جو مرتد ہے دوزخ ہے اوسکا مقر — مگر ہان کرے توبہ جب وہ بشر

معنی ارتداد

بیان مین کرون معنی ارتداد — مگر چاہئے تو رکھے اوسکو یاد

وہ کافر تھا لیکن مسلمان ہوا — مگر پھر وہ محکوم شیطان ہوا

سپاہی کے پرصوف ہین ہے کلام
نہونیگا وہ پاک اے نیک نام

طریقہ طہارت ترکاری و پان

وہ ترکاری ہے یا اگر پان ہے
جو ناپاک ہویا جو نہ آسان ہے

اگر ہوئے جس جا پہ آب قلیل
تو ہے پاک کرنیکی بس یہ سبیل

اوسے ایک کپڑے مین کھیا جوان
گرا اس طرح آب اے نوجوان

کہ سب جا پہونچ جاوے وہ آب
تو بس تو پہنچو اوسکو اوس وقت تب

کرو ن دوسری او صورت بیان
کہ اوس سے بھی ہے سہل اے جوان

رکھے چھلنے یا ٹوکری مین اگر
گرا او سپہ پانی کو اے خوش سیر

تو یہ ظاہر اپاک ہو جاویگا
نہ تکلیف بھی اوسمین تو پائیگا

مسئلہ ظروف طلا و نقرہ

ہو ہوون چاندی سونے کی برتن تمام
تو لینا ہے پینا ہے اوسمین حرام

کہ عورت ہو یا مرد اے خوش یقین
تو اس حکم مین فرق ہرگز نہین

مسئلہ زیور

جو زیور طلا ہی ہووے اے خوش سیر
تو عورت کو جایز ہے بے خطر

که مچهر نے کهٹمل نے جسد م پیا
که اونکے شکم مین وه خون آگیا

تو یہ خون اب پاک ہے ایجوان
سنو سا تو ین چیز کا بهی بیان

که جیسے که سرکا ہوے جب شراب
یہ ہے پاک اور نام ہے انقلاب

سنو او ر نقصان جو ہے آٹهوان
مین اوسکا بهی کرتا ہون اجا بیان

که جب دو تہائی ہو بالکل عدم
پکا یا ہوا آب انگور کم

تہائی جو باقی رہے پاک ہے
نہ اب ڈر ہے کچهہ اور نہ کچهہ باک ہے

مطہر نوان جو که ہے لا کلام
وه اسلام ہے ای سعادت مقام

جو کافر مسلمان ہوا ای پسر
وه ہے پاک و پاکیزه بس بیخطر

مطہر جو دسوان ہے سن اوسکا حال
بواطن سے جب عین کا ہو زوال

کرون صاف استنجا مین اوسکا بیان
نجس منهه کے اندر ہو یا ناک کان

نجاست جو اندر کی ہو جاتی دور
تو ہے خود بخود پاک پهر بیقصور

طریقہ طہارت لباس رنگین

نجس ہو گیا جو که رنگین لباس
گر اوسپہ پانی گواہی حق شناس

اگر رنگ چهوتی تو ہو گا نہ پاک
نہیں ایک صورتمین البتہ پاک

که جب رنگ خشک ہین ہو گیا
اوسے حوض مین تو نے غوطہ دیا

ہر اک جا پہنچ جای پانی اگر
تو ہے پاک اوسوقت مین ا

زنا سے جو اولاد ہووے کہیں — طہارت بھی خالی ز قوت نہیں

کرے احتیاط اوسے تو ای پسر — کہ لازم ہے یہ بات بر ہیچ میان کر

اشیاء مطہرہ

مطہر جو اشیا ہیں شرعاً وہ دس — میں لکھتا ہوں اسکا یہی گنکے بس

کہ اول تو ہے آب ای نوجوان — دوم ہے زمین پر یہ سن لے بیان

کرے پاک جن چیز ونکو لاکلام — وہ یہ ہیں بتاتا ہوں میں اونکے نام

کہ تلوہ ہے موزیکا اور پاؤنکا — کھڑاؤنکا اور چکمہ کا ای فتی

نجاست تلی میں ہو جوتی کے جب — نجس ہووے تلوہ جو انسانکا تب

زمین پاک کر دیگی ہاں لاکلام — سنو تیسری آب مطہر کا نام

وہ سورج ہے بس ای خجستہ صفات — مگر اس جگہہ سنلے تو ایک بات

کہ یہ پاک کرتا ہے گر ہو حصیر — ویا ہووے اوس شے کا اوٹھنا عسیر

وہ جیسے کہ دیوار ہے اور زمین — چہارم ہے آتش سن ای خوش یقین

جلا کر کرے راکھہ ہے پاک جب — سنو پانچوین استحالہ ہے اب

تغیر ہو صورت میں اور نام میں — تو ہے پاک آئیگا جب کام میں

نمک زار میں جیسے کتا گرا — ہوا پاک جسدم نمک ہو گیا

مطہر چھٹی چیز ہے انتقال — مگر سن تو اسوقت اسکی مثال

نجس ہے وہ ذمی ہو مثل ہنود
وہ بوزہ کہ جو آب جو سے بنا
جنب جو بحرمت ہوا ای جوان

ویا ہووے حربی کہ جیسے ہنود
نجس ہے یہی حکم مینے سنا
پسینہ نجس اوسکا ہے بیگمان

نجاست مرتد وغیرہ

جو مرتد ہو یا ہووے وہ ناصبی
نجس یہ ہین سب اور سن ای سر
صفت جو ہے مخصوص پروردگار
رکھے وہ اسی بات کا اعتقاد
جو بچے ہین کافر کے ای اہل دین
مگر باپ مان دونو کافر ہین جب

کہ غالی بھی ہے دین سے اجنبی
کہ ہووے کوئی اسطرحکا بشر
کسی اماموں سے دیوے قرار
نجس تو سمجھ اوسکو ای خوش نہاد
نجاست کو اونکی نہ کر تو یقین
نجس ہوگے اولاد اوسوقت تب

مسئلہ اولاد وطی بالشبہ

مسلمان ہون مان باپ اور ہو حلال
تو اولاد یہ پاک ہے لاکلام

اگر وطی بالشبہ کا ہو خیال
نہین شبہ و شک کا ہمین مقام

مسئلہ اولاد زنا

نہین اس زمانہ مین جایز جہاد	کہ ہے غیبت مہدی خوش نہاد

حال نجاسات

نجاسات گیارہ ہین سن ای بسیر	بیان اب مین کرتا ہون ہان مختصر
کہ بول و براز ایسے حیوان کا	نہین جسکا ہو گوشت کھانا روا
وہ خون جہندہ بھی رکھتا ہو بس	اسیطور انسان کا ای ہم نفس
نجس بول ہے اور اوسکا براز	تجھے لئے بس چاہئے احتراز
نجس خون بھی ہے اسی نہج پر	وہ انسان ہووے ویا جانور
اگر گوشت کھائین وہ یا ہو حرام	جہندہ نجس خون ہے لا کلام
نہو جو دمار ثلثہ سے خون	کہ درہم سے بھی کم ہو تو ای جوان
وہ معفو ہے پڑہ لے نماز ای بسیر	سنو اور بھی حال کچھ مختصر
جراحت کا دمل کا خون ہے معاف	نہو منقطع جب تلک کہہ دون صاف
منی بھی نجس ہے اسیطور پر	یہی حال میت کا ہے ای بسیر
جو مایع ہو مسکر ہے جیسے شراب	نجس ہے بلا شبہہ و ارتیاب
اسیطور ہے آب انگور ہے	کہ وہ جوش نہ کہا ہو و مسکر ہے
اگر دو تہائی ہو نہ اوسکی کم	تو وہ پاک ہے ای نجیب الحشم
نجس بس سور اور کتے کو جان	کرون حال کافر کا بھی اب بیان

سنے تو یہان ای خجستہ صفات | کہ نو چیز پر شرع مین ہے زکات
طلا نقرہ گندم ہے خرما مویز | کہ جو ہون لسے یاد رکھہ ای عزیز
شتر گوسفند اور ہے گاو بس | نہ تو بھولیو انکو ای نکتہ رس

جن اشیا پر خمس دینا چاہیے

سنو خمس کا حال ای نکتہ رس | کہ ہے سات چیزون پہ واجب وبس
جو کفار حربی سے ملجاے مال | اگرچہ وہ دزدی سے ای خوش خصال
معادن سے ملے یا خزانہ کہین | تو ہے خمس ان سب مین کر تو یقین
جو دریا مین غوطہ سے ای نوجوان | کہ ہاتھہ آئے مرجان و گوہر وہان
بچے خرچ سے اپنے جب با عیال | یہی ہے صناعت زراعت کا حال
تجارت مین بھی خمس ہے ای پسر | بتاتا ہون احوال مین مختصر
جو کافر کہ ذمی ہے اوس سے زمین | ملے یا کہ تو مول لیوے کہین
جو ہووے تیرے پاس اسطور مال | کہ مخلوط ہووے حرام و حلال
البشرطیکہ مقدار مال حرام | نہین تجکو معلوم ای نیک نام
نہین جانتا اوسکے مالک کو تو | تو ہے خمس اوسوقت ای نیکخو

جہاد

کہون جسپہ واجب ہے حج ای بسیر | کہ ہین سات شرطین لکہون مختصر
وہ بالغ ہو عاقل ہو آزاد ہو | کہ وہ استطاعت سے بہی شاد ہو
اوسے ہوئی صحت بدن اور امن | کہ ہو وسعت وقت بی اشتباہ
والا سفر سال آئندہ کر | یہ شرطین ہین سب یاد کر ای بسیر
کرون اوسا فعال کیا مین بیان | کہ حج مین بتادینگے تجکو وہان

عذاب تارک زکوۃ

نہین مال کی جوکہ دیتا زکواۃ | کہون کیا کہ کسقدر رہے ہین نبات
خداوند قہار روز قیام | جہنم مین دیویگا اوسکو مقام
وہان ہاتھون مین سانپ کاٹینگے آہ | کہون کیا جو ہوئیگی حالت تباہ
وہی طوق گردن بہی ہوگا وہان | خدایا ہمین دیجیو تو امان
ندیا جو شتر یا بقر کی زکوۃ | تو مارینگے روندینگے یہ ذی حیات
ہیگا اسیطور اسپر عذاب | خدا خلق سے لیگا جبتک حساب

شروط وجوب زکوۃ

جو بالغ ہو عاقل ہو اور ہو نصاب | نہ بندہ ہو واجب ہے جب ایکجناب

جن چیزون مین زکوۃ دینا چاہئے

سمجھ جو کہ کہتا ہون ای سرفراز — سخن مین ہے تشبیہ اور ہے مجاز
کبھی امر واجب ہے گہہ مستحب — نہین فرق ہوتا بغیر تعب
سمجھ غور سے اسکو ای دین پناہ — کہ ہے نہی تنزیہی تحریمی گاہ
کبھی حرف لا ہوے زاید وہان — کبھی اوسکے معنی نہوین عیان
غرض مختلف اونکے اخبار ہین — بڑے مرحلے سخت دشوار ہین
نہ سمجھینگے تجھے کرون کیا بیان — فقط اب یہ کرتا ہون تجھ پر عیان
کہ تقلید کر مجتہد کی ضرور — والا عبادت مین ہوگا قصور

گناہ ترک حج

اگر حج واجب ہو سن ای فہیم — تو ہے ترک کرنا گناہ عظیم
مسلمان نہین مرتے دم وہ بشر — کریگا جو دنیا جہان سے سفر

ثواب حج

بجا لائے گر حج تو اوسکے ثواب — لکھون مین تو ہوگی جدا اک کتاب
طلا سرخ ہو جائے جسدم جبل — کرے صرف راہ خدا بے خلل
نہین ہوئیگا حج سا اوسکو ثواب — کہ یہ ہے حدیث رسالت مآب

شروط وجوب حج

اگر دو نو صورت نہین ای پسر | تو ہے ابتو یہ بات دشوار تر
آئمہ کے اقوال پر ہو نظر | سمجھنا ہے دشوار اونکا مگر
مقید ہے اور خاص ہے اور عام ہے | کہ مطلق بھی اک قول کا نام ہے
رکھو عدل اور جرح راویکا ہے بیان | کرون مختصر مین یہان پر بیان
ملا عقل و اجماع کو تو پسر | کہ قرآن و سنت پہ بھی عرض کر
صحابہ کی سیرت پہ کر جستجو | تجھے فرض و لازم ہے ای نیک خو
نہو نہی جسمین وہ مطلق ہے چیز | سمجھ دل سے کہتا ہون جو ای عزیز
کہ اصل برائت پہ حجت ہے حق | جو بس اصل ہر شے اباحت ہے حق
طہارت کو ہر شے مین تو اصل جان | نہو نہی جبتک کہ ای نوجوان
معاریض بھی ہے میان کلام | مفاہیم کے بھی سمجھ لے مقام
لغت سے دلالات ہین آشکار | اصول اونکے اقوال ای ذیوقار
تفحص بہت ہوتی جب ای فہیم | کہ ہو تجکو جسوقت طبع سلیم
تو اوسدم تجھے چاہئے اجتہاد | اسے یاد رکھہ ای خجستہ نہاد
بہت باتین ہین ہوئین کتک بیان | بڑے مخفی ہین کرون کیا عیان
کہ ہمیشہ خدا سعی مشکور ہے | خطا ہو جو انسان سے مجبور ہے
آئمہ کا ارشاد ہے ای پسر | ہمارے ہین اخبار بس صعب تر
نکات ایک مطلب مین ہین بیشمار | کہ مشکل سبب ہوتی ہین وہ آشکار

یہ دہشت نہین تو قباحت نہین	لگا سرمہ مانع شریعت نہین
کراہت ہے جس نہج جنگ و جدال	اسیطور مکروہ ہے قیل و قال
لکھا ہے کہ ہوئے جو ماہ صیام	ہوا اونکو روزہ مین جب احتلام
بلا غسل سونا ہے مکروہ تب	یوہین بعض اخبار دیکھے ہین اب

مسئلہ شعر خوانی ماہ صیام مین

پڑھے شعر اسمین قباحت نہین	کہون صاف تجھسے کراہت نہین
مزخرف مگر اوسمین باتین نہون	کہین عشق بازیکی کہانی نہون
مشابہ غنا کے نہوے کلام	کہ مکروہ کیسا وہ ہوگا حرام
نہو روضہ خانی اہل عجم	نہو سوزخوانی نہو مدح و ذم
نہ تشبیب ہو اور تغزل نہو	کسیطور کا مکر اور چھل نہو
نہ لڑکونکا اور عورتونکا بیان	کہ رغبت کرین سُنکے اونکو جوان
یہ ہرگز نہین چاہئے ای پسر	وہ ہو نظم یا نثر رکھہ تو حذر

مسئلہ تقلید

قبول عبادت کی یہ راہ ہے	کہ خود مجتہد ہے تو آگاہ ہے
نہین مجتہد تو مقلد ہو اب	کہ تا ہو قبول عبادت بھی جب

مکروہات صوم

جو روزہ مین مکروہ ہے ای پسر
نہ تو بوسہ لیوے نہ لیوے تو ناس
جو عورت ہے بیٹھی نہ وہ آب مین
چبانا نہ وہ چیز تو اے جوان
کہ جسطور سے گوندہے ای پسر
نکلوانہ تو خون ہوے جو ڈر
جو ضعف ہو حمام تو باز آ
نہ تو سونگھیو پھول ای گلعذار
رت مشک سے بھی تجھے احتراز
کہون ہان اک اور بھی تجھ صفا
نہ کپڑا بھگو کر رکھے جسم پہ
جو پہ بکھا ہو گیا قباحت نہین
اگر بوریا تر کرے اے پسر
نہ سرمہ لگا اسطرح ای جوان
کہ اسکا اثر حلق مین آئیگا

وہ چیزین مین لکھتا ہون اب مختصر
نکر دست بازی بھی ای حق شناس
کہ مکروہ ہے اور مکی یہ باب مین
بدل جائے جس سے کہ آب دہان
اسیطور مسواک ہوئے جو تر
کہ ہو جائیگا ضعف ای خوش سیر
نہ وہان جا کے تکلیف تو لیوے اٹھا
خصوصا کہ نرگس نہو نہ نہار
کہ حیدر کا فرمان ہے ای سرفراز
کبھی روزہ مین تو لینا نہ شیاف
کہ طلبا بھی لکھا ہے اسمین ضرر
جھلے یا کہ جھلوائے دقت نہین
تو ہان دسیہ لیٹے نہین کچھ ضرر
کہ ہو مشک یا ہو تجھے یہ گمان
تو البتہ مکروہ ہو جائیگا

کرے ترک گرچہ قباحت نہیں ❊ کہ ہے ترک اولیٰ اسے کر یقین

جو پہونچائیگا حلق میں تو غبار ❊ تو ہے مبطل صوم اے ذیوقار

سمجھ لے تو روزہ کا مفسد جماع ❊ کہ اس قول میں سب کا ہے اجتماع

منی کے نکلنے کا جو ہو سبب ❊ وہ ہے مبطل صوم کہتے ہیں سب

جنابت پہ باقی رہا تا سحر ❊ تو ہے مبطل صوم یہ اے پسر

سمجھ مبطل صوم تو ارتماس ❊ وہ غوطہ ہے پانی میں اے حق شناس

اگر قے کرے آپ سے اختیار ❊ تو مبطل ہے روزہ کی اے ہوشیار

مگر خود وہ آوے قباحت نہیں ❊ نہیں مفسد صوم کر تو یقین

خدا و پیمبر پہ ہو افترا ❊ تو ہے مبطل صوم بس ہو گیا

سنو مبطل صوم ہے احتقان ❊ یہانتک کیا مختصر بس بیان

ممانعت تبعیض روزہ

سنیں اور اک بات سب مومنین ❊ کہ تبعیض روزہ کی جایز نہیں

یہ دستور ہے ہند کا اے پسر ❊ کہ روزہ پہر یا سوا ہو پہر

جو نسوان یہ رکھتے ہیں بدعت ہے یہ ❊ کہ تشریع کی اسمیں صورت ہے یہ

جو حاجت براری کا ہو اعتقاد ❊ تو ہوتا ہے اب دین میں بھی فساد

گناہ خدا اسمیں ہے لا کلام ❊ نہ ہرگز کرے آدمی ایسا کام

وقت نیت روزہ

کہوں تھوڑے احکام روزہ کے اب — کہ نیت کرے آدمی وقت شب

ابتدا و انتہای وقت روزہ

کروں صوم کے حد بھی تجھ سے بیاں — کہ ہے صبح صادق سے وہ ای جواں

کروں وقت افطار اظہار اب — کہ جاتی رہے سرخی شرق جب

مفطرات صوم

بیان مفطر صوم ہوں اس مقام — اگرچہ کروں مختصر میں کلام

نکھائے کوئی چیز تو اے پسر — کہ مبطل ہے روزہ کی وہ سربسر

نہ پینا کوئی چیز اے نیک نام — کہ مبطل ہے یہ بھی برای صیام

جو ہو بیچ دندان میں باقی غذا — رہیگا نہ روزہ اگر کھائے گا

دہن میں جو طبعاً رطوبت گئی — نہ روزہ کی اسمیں حقیقت گئی

اکٹھا وہ کر کے نگل جائے جب — تو ہے مفطر صوم البتہ تب

انگوٹھے کو چوسے قباحت نہیں — جو ہو تشنگی تجکو ای خوش یقین

پئے طفل ردی چبائے اگر — کبوتر کا بچہ بھر آئے اگر

کہون تجھسے یہان اور مین صاف صاف — کہ واجب سمجھ روزۂ اعتکاف
جو کفارہ کا روزہ ہو ای پسر — اسی نہج واجب ہے بس یاد کر

شرط وجوب روزہ

سنو اب شروط وجوب صیام — کہ بالغ ہو عاقل ہو وہ لاکلام
نہ بیہوش ہو ہو وے وہ ہوشیار — حضر مین بھی ہوئی وہ ای فخر وقار
مرض بھی نہو وے تجھے ای بشر — جو عورت ہے ہو پاک بھی ای پسر
ہو جب کہ حائض نہو وے نفاس — سمجھ لے اسے خوب ای حق شناس

ثواب روزہ

کہون اجر مین صوم کا ای پسر — کہ ہے نار دوزخ کا روزہ سپر
کشادہ در فضل و رحمت ہوا — کہ سونا بھی اسمین عبادت ہوا
خدا کو یہ اس درجہ محبوب ہے — کہ بوے دہن اوسکی مرغوب ہے
کہون کیا ثواب اوسکے ہین بیحساب — کہ اللہ خود ہے کفیل ثواب

مسئلہ روزہ سلخ شعبان

رکھے سلخ شعبان کو روزہ اگر — تو قربت کی نیت سے رکھ ای پسر

بتاؤن یہان روزہ ہائے حرام — کہ تشریق ہے اوسمین ہائے نیک نام
وہی گیارھوین بارھوین تیرھوین — یہ ذیحجہ کو حج مین یہان پر نہین
اگر سلخ شعبان کو ہو روزہ جب — کہ نیت ہو ماہ مبارک کی تب
وفا نذر عصیان کی ہوے اگر — تو حرمت ہے اس روزہ کی اے پسر
غرض روزہ تہمت بھی ہے حرام — سمجھ لے کہ مفطر ہے مطلق کلام
کہ روزہ ہو دو روز یا ایک رات — کہی مختصر مین نے تجھ سے یہ بات
نہین ہے روا تجھپہ صوم وصال — کہون تجھسے اصناف مین اوسکا حال
جو مشہور ہے عید ماہ صیام — کہ اوسدن بھی روزہ ہے تجھ پر حرام
سمجھ عید اضحی کا روزہ حرام — نہین اسمین مطلق کسیکو کلام
غرض مختصر اب کرون مین کلام — کہ روزہ ہے عاشور کا بھی حرام

روزہ ہائے واجبی

جو روزے کہ واجب ہوئے لاکلام — بتاؤنمین اون سب کے بھی تجکو نام
جسے جانتے ہین ہر اک خاص و عام — وہ مشہور سب مین ہے ماہ صیام
قضا اونکی واجب ہے جب ہون قضا — نہین اسمین زنہار چون و چرا
کہ ہے روزہ نذر و عہد و یمین — قضا انکی لازم ہے کر تو یقین
وہ روزہ کہ واجب ہے اے نوجوان — کہ ہے بدلے قربانی حج کے جان

کہون چوتھی صورت کو اب اے پسر
بنا چار پر رکھہ کے اے نوجوان
و یا ایک استادہ پڑھہ او سگھڑی
سنو پانچوین صورت اے باخدا
بنا چار پر رکھہ لے تو اے فتیٰ
یہی شک اگر ہووے حال قیام
سنو دل سے کرتا ہون مین جو کلام
پڑھے ایک رکعت کھڑے ہو کے اب
چھٹی صورت اب تجھہ پہ ہووے عیان
بنا چار پر رکھہ کے اے نیک نام
کرے سجدہ دو سہو کے بھی ادا
سنو ساتوین صورت اب اے پسر
پڑہین تین یا چار یا پانچ جب
پڑھے دو تو استادہ دو بیٹھکر
سنو اٹھوین صورت اب اے پسر
بنا چار پر رکھہ لے ہے یہ لکھا

کہ ہے تین مین چار مین شک اگر
دو رکعت نشستہ بجا لائے وہان
مگر پہلی صورت ہے افضل لکھی
اگر چار اور پانچ مین شک ہوا
مگر سہو کے سجدہ دو ہون ادا
اوسی وقت تو بیٹھہ جا اوس مقام
بنا چار پر رکھہ کے کر تو تمام
و یا دو نشستہ بجا لائے تب
کہ ہو تین اور پانچ مین شک جہان
پڑھے رکعتین دو بحال قیام
کہ ہے حکم شرع رسول خدا
کہ شک اسطرح سے ہوا ہو اگر
بنا چار پر چاہیے تجھکو اب
کرے سجدے دو سہو کے ای پسر
کہ شک پانچ اور چھہ مین ہوئے اگر
کرے سجدے دو سہو کے بھی ادا

روزہ ہائے حرام

اگر دو مین اور پانچ مین شک ہوئے
نماز اسطرح کی بھی ضائع گئی

ہوئی تین اور چھہ مین شک تجھکو
اسیطور باطل سمجھ ای پسر

ہوئی شک جب ہین چار اور چھہ مین
اسی نہج باطل سمجھ اسکو اب

اگر رکعتین یاد بالکل نہین
تو ابطلان کا اسمین بھی کر تو یقین

آٹھ صورتین شک کی جسمین بسبب تدارک نماز صحیح ہے

سنو صورتین آٹھ ای سرفراز
تدارک سے رہتی ہے اوسمین نماز

اگر شک ہو دو سجدونکی بعد جب
یہ احوال اوسکا کہون تجھسے اب

کہ ہو چار رکعت کی جس دم نماز
نہین دو مین اور تین مین امتیاز

بنا تین رکعت پر رکھہ ای جوان
پڑہ مین تین رکعت یہی کر گمان

نماز اسطرح سے ادا کی ہو جب
کھڑے ہو کے پڑہ ایک رکعت تو اب

دو رکعت و یا بیٹھ کر ہو ادا
یہ تھا حکم جو مینے تجھسے کہا

سنو دوسری صورت اب ای بشر
کہ شک جب ہوئے تجکو اسمین اگر

پڑہ مین دو مین یا تین یا چار اب
بنا چار پر رکھہ تو بے شبہ تب

کھڑے ہو کے دو رکعت اور بیٹھکر
پڑھے بس بلا شبہ تو ای پسر

کہون تیسری صورت ای نوجوان
کہ ہو دو مین اور چار مین شک جہان

بنا چار پر رکھہ لے تو ای پسر
دو رکعت کھڑے ہو کے پڑھ لے مگر

سنو صورتین شک کی ای ذوالتعنو — کہ اکیس ہین یاد رکھنا ضرور

جس پانچ شکیات کا اعتبار نہین

بتادون تجھے پہلے ای ذیوقار — نہین پانچ کا اونمین سے اعتبار
وہ ہین پانچ یہ سن تو ای سرفراز — نہین جائیگی جنسے ہرگز نماز
اگر ہووے شک تجھکو بعد سلام — و یا شک ہو جب وقت گذرے تمام
اگر شک ہو بعد محل ای پسر — بکثرت کرے شک جو کوئی بشر
کرے شک امام جماعت اگر — کہ ہو یاد ماموم کو اے پسر

آٹھ صورتین شک کی جسمین نماز باطل ہوتی ہے

وہ ہین صورتین آٹھ ای سرفراز — کہ ہوجاتی ہے جسمین باطل نماز
نماز دو رکعت ہین ہو شک اگر — کہ ہے صبح یا جمعہ یا ہے سفر
نماز سہ رکعت کہ مغرب کو جان — جو شک ہو تو باطل ہے وہ بیگمان
اگر چار رکعت کی ہووے نماز — کہ جیسی ہے ظہرین ای سرفراز
ہو ایک اور دومین شک تجھکو گر — نماز اب یہ باطل ہووے سربسر
جو ہے چار رکعت کی پڑھتا نماز — مگر قبل سجدونکے اے سرفراز
ہو اذ دومین اور تین مین شک اگر — اسے بھی تو باطل سمجھ ای پسر

کبھی چاہیئے تجکو اب اسقدر ۱ | کہ ہاتھ آئین گھٹنون پہ پس اوسکے سر
ٹھہرنا بھی واجب ہے تا ذکر یہان ۲ | کرے ذکر کو ایک باری بیان ۳
اوٹھانا بھی سر تجکو واجب ہے اب ۴ | ٹھہرنا کھڑے ہوکے واجب ہے تب ۵
رکھے اپنی پیشانی کو خاک پر | کرے دونون سجدہ ادا اے پسر
سنو واجبات سجود اس مقام | کہ ہین سات اعضائے سجدہ تمام
وہ پیشانی اور ہین کف دست دو | کہ دونون ہین گھٹنے بھی اے نکو
انگوٹھے بھی تو دونون پاؤن کے جان | یہہ ہین واجبات انکو تو ان دل سے مان
رکھے ناک بھی خاک پر اے پسر | کہ سنت ہے واجب نہین یہہ مگر
کئے دونون سجدہ تو اب ہے قیام | بجا لائیے وہ مثل سابق تمام
اوٹھا ہاتھ پھر قنوت اے پسر | دعا اسکی جو ہے اوسے یاد کر
اگر دو ہی رکعت یہ ہوے تمام | تو بعد تشہد پڑھو تم سلام
اگر تین رکعت و یا چار ہین | تو تسبیح اربعہ بھی درکار ہین
مسائل بہت ہین کہانتک لکھون | مگر جو ضروری ہین اونکو کہون

مسئلہ شکیات نماز

سنون یاد شک کے مسائل اگر | نماز اوسکی باطل ہے سن اے پسر
اوسے حفظ کرلے تو اے نوجوان | کہ خوشنود ہوئیگا رب جہان

کہے گر قباحت نہین اے پسر ۔۔۔ کہ جزو اذان تو نہ سمجھے مگر

اقامت

اقامت مین تاکید ہے بس زیاد ۔۔۔ نہ تو کیجیو ترک اے خوش نہاد
اقامت کے ہین سترہ بس فصول ۔۔۔ اونہین یاد رکھہ اے پسر تو نہ بھول

ارکان نماز

نمازون کی ترکیب ہے سب عیان ۔۔۔ نہین ہمکو کچھ احتیاج بیان
مگر رکن کے معنی سن اے پسر ۔۔۔ کہ گر بھول بھی جائے اوسکو بشر
تو باطل ہوے اوسکی اوسدم نماز ۔۔۔ وہ ہین رکن بس پانچ اے سرفراز
کہ نیت ہے تکبیر احرام ہے ۔۔۔ قیام اے پسر نیک فرجام ہے
رکوع و دو سجدہ کو پہچان اب ۔۔۔ یہی پانچ ارکان ہین جان اب

واجبات نماز وغیرہ

بتادون یہان تجکو مین واجبات ۔۔۔ مگر یاد رکھیو تو اے خوش صفات
پڑھے حمد اور ایک سورہ تمام ۔۔۔ قرائت مین اوسکی نہین کچھ کلام
جو ہین واجبات رکوع نماز ۔۔۔ وہ ہین پانچ سن لے تو اے سرفراز

مکان بھی مصلی کا ہووے مباح
کہ شارع کی اسمین ہے تجکو صلاح

اشیائے سجدہ

زمین پر گرے سجدہ یا ہو گیاہ
ویا ہوئیں نبتی بلا اشتباہ

نہ کھانے پینے ہوانکو بشر
تو بس سجدہ تو شوق سے اوس پر کر

مگر سب سے افضل ہے خاک شفا
ثواب اوسکی لکھی ہے بے انتہا

سمت قبلہ

غرض قبلہ کے سمت ہووے قیام
اذان و اقامت بھی کہہ لے تمام

کیفیت اذان

اذان گرچہ واجب نہین ای پسر
مثوبات پر اوسمین ہین بیشتر

اذان جو ہو بہر رضائے خدا
گنہ اوسکی بخشیگا رب علے

گناہان آیندہ سے دے امان
ملیگا شہیدونکا رتبہ وہان

اذان تو کہیگا جو ای خوش سیر
ملائک کی صف ہوئیگی پشت پر

کہ فصلین اذان کی ہین اٹھارہ بس
اونھین جانتا ہے تو ای نکتہ رس

علی ولی اشافع مومنین
بجز و اذان اسم اقدس نہین

چہارم جو دہوئے وہ دست یمین   چھٹنا یہان پر بھی کافی نہین

غرض پانچوان امر ہو آشکار   اسیطور دہوئے وہ دست یسار

چھٹے مسح سر اسطرح ای پسر   کرے تین انگشت سے مسح سر

سنو ساتوان امر جو ہے لکھا   کہ ہے سب کف دست سے مسح پا

وہ ہے آٹھوان امر ترتیب سب   کیا ذکر جسطور سے مینے اب

نوین ہے موالات ای نوجوان   کہ پیہم ہون افعال یہ سب عیان

نہین بات دسوین بھی کچھ مین باک   کہ پہلے سے اعضا وضو کے ہون پاک

سنو گیارہوین پاک ہووے وہ آب   وضو جس سے کرتا ہے تو ای جناب

کہون بارہوین امر کا بھی مین حال   کہ آب وضو ہو مباح و حلال

سنو تیرہوان امر واجب ہے جو   بجالاے خود تو سب افعال کو

مگر عذر ہو تو قباحت نہین   علامت سے جسدم کہ طاقت نہین

اگر زخم ہوئے وضو کے مقام   تو اب ہے جبیرہ کا اسجا یہ کام

وقت نماز

نمازونکی اوقات بھی جان لے   کہ قبلہ کو انسان پہچان لے

برہنہ نہ پڑھنا کبھی تو نماز   کہ ہرگز نہوئیگا اوسکا جواز

مکان نماز

روایت کا مضمون لکھون اے بشر
کہ ہوان بہشتیں گھر جو پراز سرخ زر

تو اوسنے ہوئے ایک بہتر نماز
یہ ہے رحمت قادر بے نیاز

نماز ایک معراج ہے مومنین
نہین ترک کرتے اوسے اہل دین

بیان کیا بھلا ہو ثواب صلوٰۃ
کہون مختصر ہے اوسی سے نجات

لکھا ہے کہ محشر جو ہوگا بپا
تو پوچھے گا پہلے اوسیکو خدا

پسند آگئی جبکہ اوسکو نماز
تو ہوگا جہنم سے وہ بے نیاز

ہوئی گر نہ مقبول تو ہے غضب
جو اعمال اچھے بھی ہین اوسکے سب

نہ دیکھے گا اونکو خدائے کریم
سدا اوسپہ ہوگا عذاب عظیم

جو ہوتا ہے استادہ بہر نماز
ادا جب کیا با خلوص و نیاز

گناہ ہو نسے ظاہر ہوا اسطرح
ہوا جبکہ پیدا تھا تو جسطرح

پڑہی اول وقت تو ای بسر
کہ اسمین مثوبات ہین بیشتر

طریقہ وضو

وضو کا طریقہ کرون اب بیان
اگر مختصر طور پر ہو عیان

کہ اول ہے نیت رضای خدا
نہ تو کیجیو قصد و عزم ریا

دوم استدامت ہے ای نوجوان
خلاف و منافی کا ہووے نہ دہیان

سوم منہہ پہ پانی گرے تو روان
چھڑک لینا کافی نہین ہے یہان

کیا جسنے ترک نماز خدا ۔ وہ ہے بندۂ آفت نفس سدا
نہین چہرہ پر اوسکے رہتا ہے نور ۔ کہ خیریت زندگی ہوئی دور
زیادہ نہین ہوئیگا مال و جاہ ۔ نہوگا تصدق قبول آگہ
نہوگی دعا بھی کبھی مستجاب ۔ وہ ہوگا نہ نیکون مین بھی کامیاب
بہت سخت گذریگا وقت نزع ۔ کہ تشنہ مریگا وہ ایخوش صفات
وہ جائیگا دنیا سے بس تشنہ کام ۔ رہیگا بغم قبر مین تا قیام
اندھیری رہیگی سدا اوسکی قبر ۔ سہے گا عذاب الٰہی کا جبر
بہت سخت گذریگا اوسپر عذاب ۔ جو ہوئیگا زندہ بروز حساب
نہوئیگی صورت بھی انسان کی ۔ تو ہوگی شکل اوسکی حیوانکی
خدا اوسکا دشمن ہے اب لا کلام ۔ جہنم مین دیویگا اوسکو مقام

ثواب نماز گذاران

نماز فریضہ مین جو ہے ثواب ۔ اگر مین لکھون ہوگی دفتر کتاب
نتو کاہلی کر خدا کے لیئے ۔ کہون جو وہ حسن کبریا کے لیئے
نماز فریضہ اگر ایک ہے ۔ تو وہ بیس حج کر لیسے نیک ہے
زر سرخ سے ہو جو مملو مکان ۔ تصدق کرے جسقدر ہے وہان
بڑا اوس سے رتبہ ہے حج کا کہین ۔ حدیثون کا مضمون ہے کر تو یقین

بغیر جماعت کرے گر ادا — تو سنت کی نیت سے لائی بجا
چہارم جو ہے فرض ای نوجوان — نہین کرتا ہون اوسکا بھی اسدم بیان
گہن چاند کو یا کہ سورج کو ہو — تو اوسدم نماز اوسکی واجب پڑھیو
سنو پانچوین جو ہے واجب نماز — کہ ہے زلزلہ کی وہ اے سرفراز
چھٹی اور آیات کی ہے نماز — کہ آندھی ہے کالی وہ ای سرفراز
سنو ساتوین ہے نماز طواف — کہ ہے آٹھوین نذر کی کہدون صاف
نوین جو کہ واجب ہے ای نوجوان — نماز جنازہ ہے ای مہربان
حقیقت مین گو وہ نہین ہے نماز — مگر کہتے ہین سب بطور مجاز

سبب ترک نماز

سبب ترک کی جو ہین سُن ای پسر — نہین ہوش بیمار ہے اسقدر
نہ پانی ہو خاک جس جا نصیب — گیا ہے تفحص بعید و قریب
تھنا ایسی صورت مین ہوئیگی اب — زن و مرد کا ایک ہے حکم سب
لکھون غور تونکی لیئے اب مین صاف — کہ ہے دو جگہہ پر او نہین بس معاف
کہ وہ حیض ہے اور ہے وہ نفاس — یہی دو جگہہ وہ ہین ای حق شناس
ہوا جو کہ تارک بغیر سبب — پیمبر نے کافر کہا ہے غضب

عذاب نماز نہ پڑھنے والونکا

جبین پر کف دست پھیرے تمام	کرے مسح پھر اسطرح لاکلام
کف دست سیدھے سے پشت یسار	یمین سے ہو سیدھے پہ ای ہوشیار

واجبی نمازین

نمازین جو واجب ہین سن ای پسر	کہ نو قسم پر ہین لکھون مختصر
وہ اول تو ہے پنجگانہ نماز	پڑھے اسکو انسان بسوز و گداز
دوم جمعہ کی ہے نماز اے پسر	مگر اسکی شرطین بھی سن مختصر
یہ تخییرے واجب ہے ای نوجوان	کرون معنی تخییر کے بھی بیان
پڑھے جمعہ یا ظہر ہے اختیار	مگر جمعہ افضل ہے ای ہوشیار
پڑھے ظہر بھی احتیاطاً مگر	سنو اور شرطونکو تم ای پسر
نہون پانچ سے کم مع پیش امام	ادا وہ کرے خطبہ بھی لاکلام
جماعت سے ہووے ادا یہ نماز	کہ ہے شرط یہ بھی سن ای سرفراز
نمازین ہون دو جمعہ کے جس مقام	تو ہے شرط سن لے ہر اک خاص و عام
مسافت نہو تین میلون سے کم	اسے یاد رکھہ جو کہ کہتے ہین ہم
غرض تیسری ہے جو واجب نماز	وہ عیدین کی ہے سن ای سرفراز
ہوئی شرط جمعہ کی جو کچھہ بیان	وہی شرط اسکا بھی ہے ای جوان
مگر اس زمانہ مین سن ای پسر	کہ قربت کی نیت کرے وہ بشر

چھوٹے کتے کو یا کوئی حقنہ لے ۔ ویا گائے کا دودھ بھی یہ پیے
ویا اوٹنی کا پئے دودھ جب ۔ ویا اسکا وہ گوشت کھالیوے تب
ویا خون مقعد سے باہر کو آئے ۔ کہ اندر سے احلیل کے وہ جو آئے
یہ چیزیں یہانتک ہوئیں جو بیان ۔ کروں مختصر حکم انکا عیان
وضو کے نواقص ہیں یہ اختلاف ۔ مگر اے پسر کہدوں میں تجھسے صاف
وضو انسے جاتا نہیں زینہار ۔ اسے یاد رکھنا تو اے ہوشیار

سبب تیمم

تیمم کے احکام سن اے پسر ۔ کہ پانی نہ ممکن ہو تجکو اگر
تفحص کرے چار جانب کو وہاں ۔ زمین جب نہ ہموار ہووے جہان
کہ دو تیر تک راہ چل ای پسر ۔ نہووے زمین اسطرح کی اگر
کہ ہووے برابر نہ اوسجا زمین ۔ تو بس تیر بھر چل تو ای خوش یقین
اگر جا نہ سکتا ہو یہ زینہار ۔ نہیں کوئی ایسا کہ کردے یہ کار
باجرت نہ ملتا ہو جس جا کے آب ۔ مرض سے ہو احوال جسدم خراب
ضرر کا ہو یا اسکو خوف و خطر ۔ ویا ہووے سردی کا اسکو ضرر
اسیطور کچھ اور بھی ہیں سبب ۔ تیمم کرے خاک خالص یہ تب

طریقہ تیمم

اسیطور ہے خواب ای ہوشیار
کروں معنی خواب بھی آشکار

کہ غالب ہو آنکھوں پہ اور کان پر
بتاؤں مفصل مگر دھیان کر

نہ دیکھے نہ اوس دم سنے وہ بشر
یہ ہیں معنی خواب معلوم کر

وہ بیٹھا ہو یا ایستادہ ہو جب
وضو کو مگر خواب کھوتا ہے سب

جو زائل کرے عقل انسان کو
مثالیں میں لکھتا ہوں پہچان لو

جنون یا کہ ہو مست و بیہوش تب
و یا نشہ کی چیز کھائے وہ جب

قلیلہ وہ ہے استحاضہ اگر
نواقص وضو کا ہے بس ای پسر

وہ چیزیں کہ جنکی نواقص وضو ہونے میں اختلاف ہے

مذی کی بھی معنی کروں اب بیان
وہ آب غلیظ اور چسپند جان

نکلتا ہے اوس دم کرے جب مساس
ودی ذال سے ہے جو ای حق شناس

نکلتا ہے وہ بعد پیشاب کے
نہیں منحصر پیر اور شباب سے

و ذی جسمیں ہے ذال بس نقطہ دار
بتاؤں تجھے اوسکو ای ہوشیار

خبردار ہو او سکے تو حال سے
نکلتی ہے وہ بعد انزال کے

کرے قے و یا لیوے ناخن اگر
و یا کوئی منڈوائے جب موئی سر

پڑھے شعر یا جبکہ غیبت کرے
و یا بوسہ لے اور شہوت کرے

ملاوے اگر ہاتھ کفار سے
و یا یہ ہنسے قہقہہ مار کے

فلیتہ اگر ہے تو ای سرفراز
بدل ڈالے روئی پے ہر نماز

وضو بھی کرے از پے ہر نماز
تو سہ گو ہے تو اے سرفراز

بدل ڈالے کپڑا جو ہے اوس مقام
وضو مین اوسی طور سے لاکلام

کرے غسل پھر نماز سحر
کغیرہ کا اب حکم سن ای پسر

یہ احکام مذکورہ لاوے بجا
مگر تین اب غسل ہونگے ادا

نماز سحر کے لئے غسل کر
کہ ہو یہہ ظہر مین بھی ای پسر

کہ مغرب عشا کے لئے ایک کر
یہ واجب ہین اوسپر اسی طور پر

جن چیزونکے لئے وضو واجب ہے

وجوب وضو کے ہین جو جو مقام
نماز الٰہی ہے وہ لاکلام

وضو ہے وہان جب واجب ہو طواف
کہون مس قرآنکو بھی تجھسے صاف

کہ مس کرنا واجب کرے جب بشر
بعہد و قسم یا بہ نذر ای پسر

نہ اوسکو چھوئے بے طہارت مدام
بغیر طہارت ہے چھونا حرام

وضو سنتے ہین بہت ای پسر
نہ لکھے کہ ہے طول کا مجکو ڈر

نواقض وضو

وضو کے نواقض سنو تم یہان
کہ بول و براز اور ہے ریح جان

دیا ہوسے سن ایسکا پورا پچاس
تو اس خون سے حیض کے اب ہے یاس

مگر قسم عورت سے آگہہ رہو
قریشیہ یا وہ نبط کی نہو

جو باتین جنب پہ ہین لکھین حرام
وہی حکم حایض بھی ہے لاکلام

وطی اوسکے شوہر کو ہے اب حرام
نہ زنہار حایض سے کیجیو یہ کام

نہین ہوئیگا اندنون مین فراق
کہ جائز نہین حیض مین ہے طلاق

استحاضہ

سنو استحاضہ کے اقسام کو
بتاؤنگا تھوڑے سے احکام کو

قلیلہ کثیرہ ہے اور تیسرا
توسط کا بھی استحاضہ ہوا

برابر جسے خون آوے ہمان
کرے اسطرح سے وہ بس امتحان

رکھے فرج مین روئی وہ ای پسر
کرے صبر تھوڑا سا وہ خوش سیر

نکالے اوسے اور دیکھے وہان
اگر منہہ پہ روئی کے ہو خون عیان

تو یہ استحاضہ قلیلہ ہوا
کہونگا مین احکام اسکے جدا

اگر روئی مین خون در آیا ہے
مگر لتے مین یہ نہ بھر آیا ہے

منجملہ ابھی استحاضہ مین اب
جو لتے مین پہونچا کثیرہ ہے جب

احکام استحاضہ

طریقہ جو ہے دوسرا ارتماس | اوسے بھی بتا دون ای حق شناس
کہ نیت کرے اور غوطہ لگائی | یہ لازم نہین کوئی جز کو نہائے
کہ وہ خود بخود آپ بڑھ جائیگا | نہین اسمین تکلیف بھی پائیگا

طریقہ غسل ترتیبی آب کثیر مین

اگر ہووے جسجا یہ آب کثیر | تو ترتیب اوسمین بھی ہوگی یسیر
کہ پہلے تو نیت کرو ای پسر | کرو پھر ارادہ کہ دہوتے ہین سر
کیا قصد جب یہ تو غوطہ لگا | تو اب احتیاطاً نکل پانیسے آ
کیا قصد دہنے کے دہونیکا جب | تو پھر غوطہ تو نے لگایا یہ اب
نکل آیا پھر اور کیا قصد یہان | کہ بائین کو دہوئینگے ہم اب وہان
لگایا جو غوطہ تو اب اوس مقام | ہوا غسل ترتیب بس لاکلام

حال خون حیض

سنو حیض کا حال ای خوش نہاد | وہ ہوتا نہین دس دنون سے زیاد
نہین ہوئیگا تین دن سے وہ کم | صفات اوسکو بھی اب بتاتی ہین ہم
اکثر وہ سرخ اور یا ہے سیاہ | وہ یہ جو بھی ہو نا ہو سبکی اشتباہ
جو خون آوے قبل بلوغ ای پسر | نہین حیض وہ بس یقین اسقدر

چھوے بھی نہ قرآن کو تو ای بشر — ٹھہر وے نہ مسجد مین ای خوش سیر

غسل واجبی

جو ہین غسل واجب کرون ہین بیان — کہ وہ چھہ ہین تو یاد رکھہ ای جوان
جنابت کا غسل اور ہے حیض کا — کہ ہے استحاضہ کا بھی ای فتے
جو میّت کا اور مس میت کا ہے — زچا خانہ مین جو کہ عورت کا ہے
کہ جسکو کہ کہتے ہین غسل نفاس — بتاؤن تجھے یہان پہ ای حق شناس
جو احکام ہین حیض کے ای بشر — وہی اسکے بھی ہین کہون مختصر
یہ چلاّ نہائی جو ہین عورتین — کہ جائز نہین اور رہم کیا کہین

غسل ترتیبی

سنو غسل ترتیبی کا اب بیان — کہ نیت کرے پہلے تو ای جوان
تو سر اور گردن کو دہوئے یہ تب — اسی طور دہنے کو بائین کو جب
مگر دہوے دو بار تو عورتین — کہ دہنے مین بائین بدن ای نیک زن
نہین پر موالات اسمین ضرور — کرے دیر کچھ دہو کے یہ تقصیر نہ
قباحت نہین اسمین کچھہ لا کلام — کہ ثابت ہے یہ بات ای نیک نام

غسل ارتماسی

کہ سوتے مین ہوگا اوسے احتلام — دیا پندرہ سال ہوین تمام

نکل آئین جسدم کہ موی زہار — بتائے علامات سب یادگار

اگر ہو سے خنثی دیا ہوے زن — منی فرج سے نکلے ای جان من

اگر نو برس ہو ان تو ہے وہ جوان — دیا حیض آوے اوسے بیگمان

سبب غسل

سبب غسل کے دو ہین مین ای پسر — بیان اونکو بھی کردون اب مختصر

منی کا نکلنا ہے بے اشتباہ — کہ سوتے مین یا جاگتے مین ہو خواہ

وہ عورت ہو یا مرد ہو ای پسر — بہت ہو منی یا کہ ہو مختصر

سبب غسل کا دوسرا ہو عیان — کردن صاف اس بات کو اب بیان

قبل یا دبر مین سر حشفہ جب — جو داخل ہوا غسل واجب ہے تب

کہ انزال ہو یا نہوا ے پسر — ہوا دو نو پر غسل واجب مگر

جو چیزین جنب پر حرام ہین

جنب پر جو اشیا ہوئے ہین حرام — مین اسجا یہ لکھتا ہون الا کلام

جو قران مین سورہ عزایم ہین چار — جنابت مین پڑہیو نہ تو زینہار

وہ حم النجم تنزیل جان — اقرا کو بھی تو عزایم سے مان

ہوا چلتی ہو وے جہان ای پسر وہان بیٹھنے سے بچی کھہ تو حذر
نہ اسطور سے بیٹھ ای نوجوان پڑے دہوپ یا چاندنی بس وہان
مقابل مین مخرج کے ای خوش سیر ہوا کیطرف تو نہ پیشاب کر
نہ وہان بات بھی کچھ کرے زینہار مگر کیجیو ذکر پروردگار
پڑے آیۃ الکرسی بھی تو وہان دیا کیجیو وہانپہ نقل اذان
تجھے چاہئے دے جواب سلام دیا ہو ضروری کوئی تجکو کام
نہ کھانا نہ پینا بھی ہرگز وہان کہ مکروہ یہ بھی ہے ای نوجوان
نہ نکلے وہ دستک اشارہ سے تب نہ وہ بن پڑے بے تکلم کے جب
تو مکروہ اوسدم نہین ہے کلام کراہت کی اشیا کرون اب تمام
کہ دست یمین سے ازالہ نکر کہون اور بھی تجھسے مین ای پسر
نہ انگشتر ایسی وہان لیکے جا کہ نام خدا جسپہ کندہ ہوا
دیا کوئی آیت ہو نقش نگین دیا اسم پاک امامان دین
کھڑے ہوکے بھی تو نہ پیشاب کر نہ وہان بیٹھ بھی دیر تک ای پسر
ذکر کو نہ چھونا ز دست یسار یہ مکروہ چیزین تھین ای ہوشیار

شناخت بلوغ

بلوغ اوسکو کہتے ہین سن ای پسر ذکر سے منی نکلے ہو مرد گر

طریقہ استبرا

تجھے بول سے جب فراغت ہوئی — تو استبری کی تجھکو حاجت ہوئی

وہ یہ ہے کہ مخرج سے تا انثیین — اوسے اونگلی سے سوت ای عزیز

وہان سے سر حشفہ تک ای پسر — طریقہ بتاؤن اوسے یاد کر

انگوٹھے سے اور بیچ کی اونگلی سے — فقط تین باری نچوڑے اسے

جھٹکدے سر حشفہ کو تین بار — کرین اسطرحسے تو ہو واقف [illegible]

دعائین جو ہین مختصر وہ پڑھی — جو تھے امہات یہ مینے کہی

کرین عورتین عرض یہ ہے لکھا — غرض اونکا بھی حکم مینے کہا

مکروہات بیت الخلا

جو مکروہ ہین اونکا ہووے بیان — اونہین یاد رکھے تو ای نوجوان

نہ تو بیٹھیو ان مقامات پر — لب نہر ہو یا شجر بار ور

نہ ہو کوچہ نافذہ شاہراہ — مسافر جہان آکے لیوین پناہ

نہ ہو دم و صحن مسجد کا جو — کہ مسجد مین وہ صحن داخل نہو

نہ جو حیوان کے سوراخ ہین ای پسر — اسیطور سے بس زمین سخت پر

نہ قبرون پہ یا درمیان قبور — نہ دریا مین نہ حوض مین [illegible]

جو ذلت ہوئی کچھ قباحت نہین | کہ پیش خدا تو یہ ذلت نہین
نہ تو کر یہ جرأت خدا کے لیئے | اوٹھا لے یہ ذلت خدا کے لیئے

واجبات احکام بیت الخلا

لکھون تھوڑی احکام بیت الخلا | کہ تفصیل مین طول ہوگا سوا
قُبُل اور دُبر اور ہین انثیین | سمجھ عورتین انکو اے نور عین
چھپا انکو نامحرمون سے مدام | خصوصاً جو بیت الخلا ہو مقام
اگر ناف سے ساق تک ہو نہان | تو احوط ہے یہ بات ای پیرجان
اگر رفع حاجت کو بیٹھے بشر | نہو رو بقبلہ نہ تو پشت کر
طہارت کہون تجھسے بالاختصار | کہ پانی سے تطہیر کر اختیار
جو پیشاب تو نے کیا ای پسر | تو دو بار تطہیر اوسکی تو کر
اگر تین باری ہو تطہیر یہان | تو افضل ہے اکمل ہے ای نوجوان

مسنونات بیت الخلا

جو اشیا کہ ہین سنتی ای بشر | بہت ہین مگر مین کہون مختصر
وہان بیٹھے جو ہو مقام بلند | دیا ہو بہت خاک ای ارجمند
نہ او وقت تو ننگے سر بھی رہے | برہنہ ہو جو بسملہ بھی سے کہ

کیا استخارہ بھی بندہ نے جب	مسائل بہت تھوڑے سے لکھتا ہون اب
بنا مجتہد بندہ ہرگز نہین	کہ احقر ہون ناچیز ہون کمترین
جو ہے دلمین وہ بات کہتا ہون صاف	خطا ہو جہان بخشیےگا معاف
نہین چاہتا کچھ سوائے ثواب	کہ بخشش ہو میری بروز حساب

ترغیب علم دین

شب و روز تحصیل کر علم دین	کہ شرعاً یہ واجب ہے کچھ شک نہین
حدیث اور تفسیر و فقہ و کلام	کہ انکو ہے پیش خدا احترام
عبث ہے رمل جفر و علم نجوم	یہ بیکار ہین سیکھنا سب علوم
کتابین تواریخ کی اے پسر	نہین جسقدر چاہیے معتبر
احادیث کی ہین کتابین یہ خوب	کہ جیسے بحار و حیات القلوب
غرض علم کا سیکھنا ہے ضرور	کہ تا دلمین ہو معرفت کا بھی نور

احتیاط جواب مسئلہ

کرے کوئی گر مسئلہ کا سوال	یقیناً جو واقف ہو تو کہدے حال
نہین جانتا ہو تو کہدے وہین	کہ مین اس سے زنہار واقف نہین
نہ جرأت کبھی کر کہ ہے خوف و بیم	خدا کی قسم ہے یہ جرم عظیم

وہ ہوتا ہے علقہ تو چالیس روز — اوسیطور رہتا ہے ای دلفروز
ہوا جبکہ مضغہ تو اوتنے دنون — رہیگا اوسی وضع سے واژگون
ہوے جبکہ پیدا وہان استخوان — تو اوسپہ ہوا گوشت بھی پھر عیان
پڑی جان جو فرمان خدا نے دیا — یقیناً وہ ذی روح اب بنگیا
وہ کیا تھا کہ اب کیا ہوا واہ واہ — زہے قدرت عز و شان الٰہ
بنا خون گندیدہ پستان مین شیر — کہ ہو پہلے ہی سے غذائے صغیر
ابھی سے جو مادر کو الفت ہوئی — تو یہ پرورش کی بھی صورت ہوئی
ہوا جبکہ پیدا وہ باحکم رب — تو ہان دنکو دن سمجھے نہ شب کو شب
کیا پرورش تجکو دکھہ جب سہی — کبھی بر مین گہہ دوش پر تم رہے
بھلا مان کو تیری جو الفت ہوئی — تو بتلا یہ کسکی عنایت ہوئی
ہوا باپ شیدا یہ کسکی سبب — اوٹھائی جو اسدرجہ رنج و تعب
بلا شبہ ہے جو کہ پروردگار — یہ سب اوسکی الطاف ہین ہوشیار
ہوا جبکہ ہشیار تو ای بشر — تو ان اعتقادات کو یاد کر

سبب مسائل مختصرہ لکھنے کا

ارادہ مسائل کا مجکو نہ تھا — جناب محمد علی نے کہا
وہ ہین مہربان اور شفیق قدیم — محبت بھی رکھتے ہین مجھسے عظیم

کیئے ختنہ پیدا ہوئے سب کے سب — کہ وقت ولادت بھی تھا ذکر رب
نظر سامنے چیز تھے جسطرح — یہ سب پشت سر دیکھتے اسطرح
یہ بیشک کہ نور خدا ہین سبھی — جمائی نہ انگڑائی آتی کبھی
ہوا دفع فضلہ بروی زمین — تو بس کھا لیا اونسے فوراً وہین
جو تھے درع احمد شہ نامور — تو وہ ٹھیک تھے سب کے اجسام پر
کہ فرض انکی الفت عداوت حرام — انہین سے ہے بس دین و دنیا مین کام

اختتام احوال آئمہ علیہ السلام

غرض ہین ہمارے جو بارہ امام — خدا کا ہو اونپر درود و سلام
ہوئے انمین دو قتل تلوار سے — ڈرے کچھ نہ اعدای دین مار سے
دیا نو کو ہے بادشاہون نے زہر — فقط بارہوین اب ہین سلطان دہر
ہمین بھی خدا وہ زمانہ دکھائے — کہ مہدئ دین جلد تشریف لائے

معرفت نفس خود

سمجھ پہلے اپنی کو تو اے پسر — کہ اسمین فوائد بھی ہین بیشتر
جسے نفس کا اپنے عرفان ہوا — وہی واقف شان یزدان ہوا
کہ جب رحم مین پائی نطفہ قرار — بدن خون سے ہوتا ہے ای ہوشیار

ابھی ہمکو ہے دہشت عرض و جان / مگر ہوگا وہ عہد امن و امان
ابھی کافرونکو ہے دولت نصیب / مگر ہوگی جب ہمکو عشرت نصیب
جو مومن ہین پائینگے عمر طویل / رہینگے ہمیشہ وہ بیکس بجز جلیل
کرینگے جو رحلت امام زمن / تو دینگے حسین اونکو غسل و کفن

خاتمہ احوال آئمہ

آئمہ کا احوال یہانتک لکھا / خدا دے ثواب اسکا روز جزا
غرض تھا یہ ذکر امامان دین / اگرچہ بہ تفصیل لکھا نہین
رہا طول کا ہر جگہہ مجبکو ڈر / بیان اسلیئے کردیا مختصر

صفات آئمہ علیہم السّلام

یہانسے مین لکھتا ہون اب اعتقاد / آئمہ کے نامونکو رکھیئے گا یاد
زبان پر نہون گرتو دلمین ضرور / نہ اسمین کبھی کیجیو تم قصور
نہین انسے عمداً نہ سہواً گناہ / یقین اسکا رکھیئے گا بے اشتباہ
شفیع امم اور رہبر ہین یہ / محمدؐ سوا سب سے بہتر ہین یہ
نہین انسے بہتر کسی کا نسب / یہ ہین فخر اہل جہان سبکے سب
یہ بیشک قریشی ہین اور ہاشمی / نہین ہے کسی وصف کی انمین کمی

امام امم شاہ گردون وقار
علی ولی صاحب ذو الفقار

کئی بار آوینگے ہے یہ یقین
ذرا اسمین نہ شک او رشبہ نہین

جو حیدر کے ہین یاور و جان نثار
وہ آوینگے ہمراہ ستر ہزار

ذکر دابۃ الارض

یہ قرآن سے ثابت ہے ای مومنین
کہ نکلیگا ایک دابہ بالیقین

اماموں کا جنکو نہین اعتقاد
بتائیگا وہ خلق کا سب فساد

بہت سے ہے اخبار سے منجلی
کہ ہین وہ جناب علی ولی

وہ شوکت خداداد ہے ساتھ مین
انگوٹھی سلیمان کی ہی ہاتھ مین

جو موسی بن عمر انکا ہوگا عصا
یداللہ کے ہاتھ مین یہ وحی فدا

زمین پر چلینگے شہ مومنین
علی ولی سرور اہل دین

کرینگے انگوٹھی سے نقش جبین
یہ اونکے لیئے جو کہ ہین مومنین

کرینگے عصا سے نشان کفر کا
رہیگا یہ چہرون پہ اونکے سدا

حال عہد کرامت مہد صاحب العصر ؑ

گئے جو کہ دنیا سے ہین قرضدار
وہ صاحب زمان سے ہین امیدوار

عجب پاک و پاکیزہ وہ دور ہے
نہ ظلم و ستم ہے نہ کچھ جور ہے

یہ آواز پہونچیگی شہر و دیار — کہ آوینگے حضرت کے انصار و یار
جو ہین تین سو تیرہ وہ مومنین — تو شہروں سے آوینگے شہ کے قرین
جو ہوینگے ظاہر امام زمان — تو آوینگے جبریل با عز و شان
کرینگے وہ بیعت بھی جب پیشتر — فرشتہ و جنات پھر سب بشر
فلک پر سے اوترینگے عیسی بھی جب — کرینگے وہ بیعت شہ دین کی تب
لکھا ہے کہ بس زندہ ہونگے وہین — جو خالص ہین اور پاک ہین مومنین
کیے جاینگے زندہ کافر بھی اب — کہ پاوین جزا اور سزا سب کے سب
نہ ہوئیگا دنیا مین پھر اختلاف — فقط ایک دین قاف سے تا بقاف

خیال رجعت

کتاب خدا سے یہ ثابت ہے بات — کہ ہوئیگی رجعت بھی ای خوش صفات
جو قران مین وعدہ مدد کا ہے صاف — نہین حق تعالی کا وعدہ خلاف
تعجب نہین آئین گر مصطفے — علیہ الصلواۃ و علیہ الثنا
اماموں کا آنا بھی ہے بالیقین — کہ رجعت مین ہے ہمارے کچھ شک نہین
جو آوینگے دنیا مین حضرت حسین — تو پاوینگے سب مومنین عیش و چین
وہ حضرت کے دشمن جو ہین زشت کام — لیا جائیگا اونسے جب انتقام

رجعت حیدر کرار علیہ السلام

زمین کو بہت زلزلہ آئینگے ۔۔۔ بہت شہر بھی غرق ہو جائینگے
بہت ہر جگہہ آئینگے ٹڈیان ۔۔۔ نہایت ہی ہوینگی خونریزیان
سزا اہل بدعت بھی ہان پائینگے ۔۔۔ شہر ایسا کہ بندر وہ ہو جائینگے
بہت سے علامات ہین ای بسر ۔۔۔ نہو طول لکھے ہین بس مختصر

علامت نہایت قرب ظہور

سنے مومنین ہے مقام سرور ۔۔۔ جو نزدیک پہونچیگا وقت ظہور
علم خود بخود کھل کے ہوگا بلند ۔۔۔ کہے گا کہ اے مہدی ارجمند
چلین بس بہانسے امام مبین ۔۔۔ کرین قتل اب آپ اعدائی دین
نکل آئیگی میان سے ذو الفقار ۔۔۔ گزارش کریگی کہ اے نامدار
کرو چل کے اب دشمنو نسے جہاد ۔۔۔ کہ ہون قتل جنکو ہے بغض و عناد
اوٹھینگے یہ سنکے شہ خوش خصال ۔۔۔ کہ ہوئیگا سن کم ز چالیس سال
ردائے محمد کئے زیب بر ۔۔۔ عمامہ رکھا زرد بالائے سر
و نعلین پاک رسول خدا ۔۔۔ امام زمان کے لیئے زیب پا
فرس پر شہ دین جو ہونگے سوار ۔۔۔ تو کعبہ مین لیوینگے جاکر قرار
فرشتہ کی آئیگی او سدم ندا ۔۔۔ کہ یہ مہدی دین ہے ظاہر ہوا
کرو اسکی بیعت کہ یہ ہے امام ۔۔۔ رکھیں سب اطاعت سے برابر کیا ہم

کہ جس چشمہ پر وہ کریگا گذر | نہ پانی کا اوسکا رہے گا اثر
مرید اوسکے ہونگے بہت کالعوام | جو قاتل ہین مہدی تو مقتل ہے شام

علامات قربِ ظہور صاحب العصر علیہ السلام

فلک سے کریگا کوئی یون صدا | کہ جو ظلم کرتے ہین لعن خدا
صدا پھر یہ آویگی اسطور جب | کہ جو امر ہوتا ہے ہو ویگا اب
کہ ایک جسم ہو ویگا ظاہر وہان | نمودار ہے قرص سورج جہان
وہی جسم اوسدم کریگا بیان | کہ مہدی ہے سردار اہل جہان
پئے قتل کفار ہین آشکار | کہ تا ظالمونکو ملے کچھہ دمار
کوئی ہوگا اولاد صفیان سے | نہایت تزک اور سامان سے
مگر غرق ہوگا وہ لشکر تمام | کہ جس سرزمین کا کہ بیدا ہے نام
کریگا یمن مین بھی کوئی خروج | تو اوسکا بھی ہوگا نہایت عروج
کہ سورج کو اور چاند کو لا کلام | گہن ہوئیگا جب ہو ماہ صیام
ستارہ بھی مشرق مین ہو آشکار | کہ دُم دار ہوگا وہ اے ہوشیار
نبوت کا دعوی کرینگے لعین | کہ ہین ساٹھہ وہ آدمی شک نہین
وہ بغداد جو شہر مشہور ہے | وہان کا یہ احوال مسطور ہے
نہایت چلیگی جو بادِ سیاہ | تو ہونگے بشر اوسمین اکثر تباہ

حال عمر شریف امام زمان

لکھون حال عمرِ امام زمان
کہ واقف ہون تا سنکے پیر و جوان

ہوئے ہین ہزار و چوالیس سال
دکھائے خدا ہمکو اونکا جمال

یہ ابتک سن ہجر جو کچھ ہوئی
کہ ہین بارہ سو اور ستانوے

نکلنا دجال کا علامات ظہور صاحب العصرؑ

کرینگے امام زمان جب ظہور
لکھون کچھ علامات اونکے ضرور

کہ عالم مین ہوگا بڑا قحط سال
تو نکلے گا صاید لعین بد مآل

کہ دجال کہتے ہین اوسکو بشر
وہ ہے خبیث دوزخی بد سیر

لعین اصفہانکا ہے وہ زشت کار
جو آئیگا ملعون گدہے پر سوار

وہ رحمت سے اللہ کے دور ہے
جو دہنی ہے آنکھ اوسکی بے نور ہے

جو ہے دوسری آنکھ خون مین بھری
تو ماتھے پہ مرقوم ہے دہری

لکھا خون سے آنکھ پر اوسکا حال
کہ ہے یہ شقی کافر بد مآل

وہ اسطور لکھا ہے ای خوش نہاد
کہ پڑھ لے اوسے دیکھکر بے سواد

غرض جبکہ نکلیگا وہ زشت خو
دہوینکا جبل ہوگا ہمراہ و برو

یہانتک پیچھے ہے مثل طعام
کریگا وہ طے کوس کو ایک گام

نسب سے سب نے کیا پھر بیان — خلیفہ رہا زندہ جبتک کے وہان
لکھوں مختصر اب بیان پر کلام — او سے سید سے غائب ہوئے وہ امام

اعتقاد غیبت کبرے

جو غیبت یہ کبرا ہے اے مومنین — رکھین سب امام زمان کا یقین
اگرچہ نہان ہین وہ عالی جناب — کہ بادل مین جسطور ہو آفتاب
مگر فیض اوسکا ہے سب آشکار — نہین کچھ تامل ہمین زینہار

روز غیبت

ہوئے جمعہ کے دن نہان شاہ دین — جو غیبت کہ صغری تھی اے مومنین
وہ پنہان رہے شیعیانکی ابتدا — کہ ہجرت کی دو سو تھی پچپن وہ سال
جو تھا سر من را اسی مین وہ مکان — وہین سے ہوئے ہین شہ دین نہان
سبب اسکا ظاہر ہے اور آشکار — تجسس مین تھے بس کہ سب اہل نار
وہ غیبت جو صغری تھی اے خوش یقین — تو فرمانروا معتمد تھا لعین
جو غیبت وہ کبرا تھی کر اعتقاد — تو فرمانروا مقتدر بد نہاد
جہان اب ہین ہو ناسے دنیا مین — سنے نام اوسکا سب مومنین
جزیرہ وہ خضرا کا مشہور ہے — دریا بحر ابیض وہ پر نور ہے

جو ہوا اونکے گھر مین پکڑا لاذاب
بیان کرتا ہے اسطرح سے رشیق
جو سامرہ مین جب پہنچے تو سوا
نظر آیا ہمکو وہان ایک غلام
ہماری طرف کچھ نکی التفات
کہ اس گھر مین ہے کون ہمکو بتا
گئے گھر مین ہم تھا وہ عمدہ مکان
اوٹھایا جو ہمین پردہ حجرہ کا وہان
کہ دریا ہے پانی کا اوسجا بھرا
وہان بیٹھا ہے ایک شخص جلیل
خدا سے ہے اوسکو جو راز و نیاز
بیان کرتا ہے اسطرح سے شفیق
جو ہمین پاون حجرہ کے اندر رکھا
تو نزدیک تھا ڈوب جائے وہان
کیا دوسرے نے یہی قصد جب
نہایت ہوا مجکو خوف و خطر
اونہون نے نکی مجھسے کچھ التفات

روانہ ہوئے سنتے ہی لوگ جب
گئے گھوڑے پہ ہم اور تھے دو رفیق
درِ عسکری پر ہوا جب گذار
کہ بیٹھا تھا دروازہ پر لا کلام
غرض پوچھی اوسوقت ہمنے یہ بات
یہان صاحب خانہ ہے بس کہا
نہ دیکھا بشر ہمنے کوئی وہان
نظر آیا اوسدم عجب اک مکان
بچھا اوسکے اوپر ہے اک بوریا
کہون کسقدر ہے شکیل و جمیل
اوسی بوریہ پر ہے پڑھتا نماز
جو احمد کہ میرا تھا اوسجا رفیق
کہ حضرت کے نزدیک جائے ذرا
بدقت نکالا اوسے ہمنے ہان
یہی حال اوسکا ہوا وہان پہ تب
کیا عذر حضرت سے ہمنے مگر
خلیفہ سے ہمنے کہی تب یہ بات

ثواب شہادت ہے پیش خدا / کہ اوسکو شہیدونکا رتبہ ملا
شہیدان بدر و احد کی مثال / ہوا وہ بشر بس ملایک خصال

حال غیبت صغرے

جو غیبت کہ صغری تھی ہی ہوشیار / کہ ہے حال تھوڑا سا اسمین آشکار
وکیل اور نائب بھی حضرت کے تھے / مشرف وہان سب یہ خدمت سے تھے
عرایض بھی اوسجا پہونچتی تھی جب / مسائل بھی جاتے تھے وہان سبکے سب
بخط شریف امام انام / جواب اونکے آتے تھے سب الکلام
وہین جاتا تھا سب یہ خمس و زکات / بتا دیتے تھے سرور کائنات
کہ احوال آیندہ کرتے بیان / بہت ہوگئے تھے معجزہ بھی عیان
شریعت کا وہ کارخانہ رہا / چہتر برس یہ زمانہ رہا

تفحص اعدای دین

جو ہے مجلسی کے وہ حق الیقین / روایت ہے اوسمین سے مومنین
وہ غیبت جو صغری تھی ہے اوسکا حال / امام زمان چھپ چکے تھے چار سال
جو تھا معتمد وہ خلیفہ لعین / کہ جسنے کیا قتل ہادی دین
دیا حکم لوگونکو جائین یہان / کہ رہتے حسن عسکری تھے جہان

زمانہ نہین کوئی ایسا مدام — کہ جسمین نہ موجود ہو اک امام
جو ہین مومنین اونکو ہے یقین — امام زمان اب ہین [illegible]
تعجب نہین اسمین کچھ [illegible] — کہ ہر شے پہ قادر ہے پروردگار
سمجھتے نہین جو وجود امام — وہ عالم بھی ہو تو سمجھا ہین کالعوام
دیا اونکو شیطان کی وسوسہ ہین — ضلالت کے نزدیک ہین پاس ہین
بھلا تجھسے کہتا ہون ابھی کچھ صفات — کہ ہے کونسی یہ تعجب کی بات
وہ اصحاب کہف و خضر رہ نما — کہ عیسی پیمبر وہ روح خدا
پیمبر جو الیاس و ادریس ہین — وہ ملعون بوصاحبی ابلیس ہین
نبی اور شقی زندہ ہووین یہ سب — کسی کو نہو مطلق اسکا عجب
اماموں سے گر ایک کے ہو حیات — تو ہے کیا بھلا یہ تعجب کی بات

سبب غیبت امام زمان

خدا کو ہے منظور بس امتحان — کہ ظاہر ہو حال یقین و گمان
جو مومن ہین اونکو تو ہوگا یقین — منافق کو زنہار باور نہین

ثواب انتظار ظہور وافی السرور

لکھا ہے کہ سجاد نے یون کہا — جو حضرت کی [illegible] مین ثابت [illegible]

وہ ہجرت کی دو سو تھی پچپن برس
کہ لفظ ہنر سے یہ ظاہر ہے بس

ہوا جب امام جہان کا ظہور
لکھی اونکی تاریخ ہے لفظ نور

حسن عسکری اونکے والد کا نام
کہ مادر رہین نرجس علیہا السلام

تفحص کرنا اعدای دین کا صاحب العصر علیہ السلام کو

خلیفہ جو تھا معتمد بد شعار
عدو اہل ایمان کا وہ نابکار

جو ہادی دین کو دیا اوسنے زہر
تڑپتے تھے صدمہ سے سب اہل شہر

نہ ظالم نے اسپر کیا اکتفا
امام زمان کا تفحص رہا

یہی فکر تھی ہو نہ پیدا امام
شقی کو بڑا اسمین تھا اہتمام

گئین گھر مین حضرت کے جب دائیان
کہ ہو حمل جسکو کرین وہ بیان

اسی فکر مین تھا صدا وہ لعین
کہ پیدا نہووے وہ سلطان دین

سنو یہانسے تم قدرت کردگار
کہ تھے حمل مین جب شہ نامدار

کسی پر نہ یہ راز ظاہر ہوا
نہ اس بھید سے کوئی ماہر ہوا

یہانتک کہ خود مان نے جانا نہین
جنین ہے شکم مین میرے یا نہین

جو تھے اہل دین اونپر شیدا ہوئے
زمان پدر مین وہ پیدا ہوئے

ہوئے نعش والد پر جا خود جناب
ادا کی نماز وہان تھے شتاب

دلیل وجود حضرت صاحب العصر

حال وفات جناب امام محمد عسکری

رہے جو جہان مین شہ خوشخصال — فقط آٹھ اور بیس لکھے ہین سال

وہ جمعہ و یا تھا دوشنبہ کا روز — دل مومنین کو ہوا ہے یہ سوز

ہوئی جب وفات امام شفیع — مہینہ ہے مرقوم پہلا ربیع

گیا سوی جنت جو وہ دین پناہ — وہ تاریخ تھی آٹھوین آہ آہ

وہ ہے سر من رای مین جنت مکان — ہوا ابس اوسی مین یہ صدمہ عیان

بھلا شیعونکو ہو نہ کیونکر ملال — وہ دو سو تھی اور ساٹھ ہجرت کی سال

جو تہا معتمد حاکم روسیاہ — دیا زہر حضرت کو اوس نے آہ

جو مشہور ہے سر من رای شہر — بنا ہے وہین مدفن شاہ دہر

حال ولادت حضرت صاحب العصر

گلابی پلا ساقیا اب شراب — وہ عالم مین آتا ہے اب آفتاب

کہ روشن ہے جس سے زمین و زمان — اوس کی ہے باعث امن و امان

کہون صاف وہ بارہوین ہین امام — کہ مہدی دین سید خاص و عام

بھلا وجد ہوئی نہ کیونکہ ہمین — ولادت ہوئی سر من رای مین

وہ شعبان کی پندرہوین جمعہ کا روز — کہ دنیا مین آیا وہ عالم فروز

مکان سر من رای تھا شاہ کا | وہ مدفن ہے اوس نور اللہ کا

حال ولادت جناب امام محمد عسکری

حسن عسکری گیارہوین ہین امام | نقی ہین پدر اونکے خیر الانام
نگاہ خدا ہم پہ رحمت کی ہے | مدینہ مین میلاد حضرت کی ہے
دوشنبہ کا دن دوسرا تھا ربیع | کہ چوتھی کو پیدا ہوا وہ شفیع
وہ ہجرت کی دو سو تھی بتیس سال | کہ واثق تھا حاکم نکوہیدہ حال
حدیث انکی مادر کا لکھا ہے نام | ہمیشہ ہوا اونپر درود سلام

معجزہ جناب امام محمد عسکری

یہ زبدہ مین حجاج سے ہے رقم | گئے سر من رای مین جب کہ ہم
کہ فرزند بصرہ مین تھا جو علیل | اوسے چھوڑ آیا یہ عبد ذلیل
عریضہ لکھا مینے اے شاہ دین | امام الوری سید مومنین
دعای شفا چاہتا ہے فقیر | کہ مولا ہے بیمار ابن حقیر
وہ توقیع حضرت جو آیا مجھے | لکھا تھا کہ معلوم ہووے تجھے
فلان روز اوسنے کیا انتقال | جو خط آیا ظاہر ہوا مجھپر حال
کہ اعجاز حضرت کا تھا آشکار | نہ حیرت ہوئی مجھکو پھر زینہار

چھپا پایا تھا جب اوسنے ہے اعیان　　کہ چھپتا ہے نور آدمی کہان

ایضاً فضائل جناب امام علی نقی

لکھا ہے شقی ایکدن تھا سوار　　کہ ہمراہ تھے فوج بھی بیشمار
پیادہ تھے ہمراہ سب خاص عام　　لعین گھوڑے پہ اور پیدل امام
کسی نے کہا مجکو ہے ناگوار　　پیادہ ہین حضرت وہ ملعون سوار
کہا شہ نے اسکا مجھے غم نہین　　کہ ناقہ سے صالح کی ہین کم نہین
جو کفار نے ناقہ وہ پے کیا　　ہوا تین دن مین عذاب خدا
اسیطور گذرے نہ تھے تین دن　　یہ مارا گیا سب ہوئے غمگین

حال وفات جناب امام علی نقی

جو تھا سر من رای مین بدشعار　　وہ معتبر ہوا حاکم روزگار
مدینہ عریضہ لکھا شاہ کو　　بلایا جو اوس نور اللہ کو
ارادت بہت پہلے اظہار کی　　جو آئی عداوت تھی بیکار کی
کہون مختصر بس دیا اوسنے زہر　　شقی نے کیا ہای کیسا یہ قہر
ہوئی زندگی بس بیالیس سال　　ہوا آپ کا پیر کو انتقال
رجب کی تھی وہ تیسری ہی بس　　کہ ہجرت کی دو سو تھی چون برس

کہا میں نے ابن رسول وری — یہ بندہ تو ہندی نہیں جانتا
رکھا سنگ ریزوں کو اپنے وہان — دیے مجکو وہ جبکہ حضرت نے وہان
جو ہین میں نے چوسا کرون کیا بیان — سمجھنے لگا مین بہتر زبان
کہ مین سب زبانو سمجھتا تھا بات — بیان کیا بشر سے ہو انکی صفات

فضائل جناب امام علی نقی

لعین اور تھا ایک شقی بد شعار — سدا جسکا دوزخ میں ہوگا قرار
درندون کا اوسنے بنایا مکان — کہ رہتے تھے یہ جانور سب وہان
وہ ہوتا تھا جسپر شقی خشمناک — وہین بھیجتا تھا کہ ہووے ہلاک
خفا شاہ سے بھی ہوا جب لعین — تو حضرت کو ملعون نے بھیجا وہین
نمازون میں مشغول تھے وہان امام — عبادت سوا اور کچھ تھا نہ کام
خدا کے سوا تھا نہ خوف و خطر — درندونکا مطلق نہ تھا اونکو ڈر
وہان جتنے تھے شیر اور تیندوے — وہ گرد شہ دین اکٹھا ہوئے
دمونکو ہلاتے تھے با انکسار — قدم پر وہ منہہ ملتے تھے بار بار
سنا جب لعین نے ہوا اضطراب — امام جہان کو بلایا شتاب
کہ لوگونکو بڑہ جائیگا اعتقاد — پڑیگا میری سلطنت مین فساد
نہ سمجھا کہ چھپتی ہے یہ بات کب — نہان رہتی ہین یہ کرامات کب

جناب تقی وہ مسیحا نفس — رہے ہائے دنیا میں پچیس برس
وہ دسویں رجب کی سہ شنبہ کا روز — ہوا ہے دل مومنین کو یہ سوز
کہ دو سو تھی اور بیس ہجرت کی سال — ہوا اس شہر بغداد میں انتقال
جو مشہور ہے مشہد کاظمین — رضا کا وہاں دفن ہے نور عین

حال ولادت جناب امام علی نقی علیہ السلام

جناب نقی ہیں وہ دسویں امام — تقی جنکے والد علیہ السلام
مدینہ کے نزدیک جو ہے مقام — کہ صُریا کتابوں میں ہے جسکا نام
فدا جان میری اور ماں باپ کی — ولادت ہے جمعہ کو وہاں آپکی
رجب کی تھی وہ دوسری سنہ پس — کہ ہجرت کی دو سو تھی بارہ برس
وہ مامون ملعون جو تھا بدشعار — کہ حاکم تھا اوس عہدہ میں نابکار
جناب نقی سرور خاص و عام — کہ مادر کا اونکے سمانہ ہے نام
ہوئے کم سنی میں وہ حضرت امام — برس سات گذرے نہ تھے لا کلام

معجزہ جناب امام علی نقی علیہ السلام

جو زبدہ میں مضمون ہے ہو عیان — کہ راوی کا اس طرح سے ہے بیان
گیا خدمت شاہ والا صفات — تو حضرت نے اردو میں کی مجھسے بات

جناب محمد تقی شاہدین — کہ تشریف فرما تھے اوسدم وہین
کہ اک مسئلہ کا ہوا ذکر وہان — ہر اک نے کیا اوسمین اپنا بیان
ہوا شہ سے سائل جو اوسکا لعین — تو اعراض کرنے لگے شاہدین
مگر جبکہ اصرار اوسنے کیا — جواب اوسکا حضرت نے اوسدم دیا
پسند آیا ملعون کو شہ کا جواب — مگر عالمون کو ہوا پیچ و تاب
لعین ایک اونمین سے تھا بحیا — خلیفہ سے خلوت مین کہنے لگا
محمد تقی کو بہت خاص و عام — سمجھتے ہین اپنا رئیس و امام
جدا سب سے فتوی اونہون نے دیا — جو اوسپر عمل آپنے بھی کیا
یہ مشہور سب مین حکایت ہوئی — خلیفہ کو اونسے ارادت ہوئی
بڑھا اونسے ہر شخص کو اعتقاد — شقی کو ہوا سنتے ہی بس عناد
غرض شہ سے ملعون کو کینہ ہوا — پر از بغض و کین اوسکا سینہ ہوا
[illegible] سے کہا شہ کی دعوت کرے — وہ دعوت نہ بلکہ عداوت کرے
نہ خوف خدا کچھ لعین نے کہا — اونہین زہر کھانے مین دلوا دیا
اثر زہر کا ہو گیا آہ آہ — چلے آئے مولا سوی خانقاہ
[illegible] بغداد مین تھے شہ نامدار — رہے ایکدن ایکشب بیقرار
مدینہ سے آئے علی نقی — باعجاز سوی جناب تقی
کہ غسل و کفن بھی اونہون نے کیا — نماز جنازہ کو بھی پڑھ دیا

خلیفہ کو حیرت ہوئی بس وہان ۔ کہ مچھلی کو لایا یہ کیونکر یہان
زمین کے سوا مچھلیون کا مقام ۔ نہین آسمانو پہ ہے انکا کام
وہان سے بڑہا اور پہونچا لعین ۔ کہ جب جابہ حضرت سے باتین ہوئین
نہ ٹھہری وہان اسکی بھی خوردسال ۔ کھڑے تھے مگر سرو خوشخصال
کہ مچھلی کو مٹھی مین لیکر کہا ۔ بتاؤ تو کیا ہاتھ مین ہے بھلا
خلیفہ کو منظور تھا امتحان ۔ شہ دین نے اوسدم کیا یون بیان
خدانے کیے خلق دریا یہان ۔ بلندی پہ رہتی ہین سب بدایان
جو دریا پہ پانی کو آتی ہین وہ ۔ کبھی مچھلیان لیکے جاتی ہین وہ
کہ جب چھوڑتے باز ہین بادشاہ ۔ تو بس جو بچمین مچھلی آتی ہے گاہ
جو مچھلی کو مٹھی مین لائی ہین یہان ۔ کرین خاص بندونکا تا امتحان
کہا ہی جو ماہی کی ارشاد کی ۔ طبیعت خلیفہ کی بھی شاد کی
کہا سچ ہے تم ہو ولی خدا ۔ نہین شک کہ ہو نور عین رضا

حال وفات جناب امام محمد تقی علیہ السلام

خلیفہ کو حضرت سے الفت ہوئی ۔ اگرچہ بظاہر یہ رغبت ہوئی
کہ بیٹی کی شادی بھی حضرت سے کی ۔ نہایت ہی اصرار و رغبت سے کی
وہ ماموں شقی تھا جو ناحق شناس ۔ کہ عالم بہت بیٹھے تھے اوسکے پاس

وہ اطفال بھاگے بصد اضطرار — محمد تقی وہان رہے با وقار
نہایت جو حیران ہوا وہ لعین — اوسی وقت گھوڑے کو روکا وہین
کہا سب تو اسجا سے بھاگے مگر — کھڑے رہ گئے تم یہان پر نڈر
نہیں میری ہیبت تمہین کیا سبب — جواب اسکا مجکو بتاؤ تو اب
کہا مجھسے تیری نہ تھی تنگ راہ — نہ مینے کیا کوئی تیرا گناہ
گمان مجکو تجھسے نہین مطلقا — کہ بیحرم کو تو ستائے بھلا
سبب خوف کا ہو نہ جسجا پہ جب — تو پھر بھاگنے کا بھلا کیا سبب
یہ سنتے ہی سن ہو گیا وہ لعین — ہوا محو حسن امام مبین
کہا نام اپنا بیان کیجیے — نسب کا تو اپنے نشان دیجیے
بیان تو کرو حال اب جزو کل — چمن کونسا ہے کہ جسکے ہو گل
کہا ہون گل گلشن مرتضی — نہال ریاض علی رضا
سنا جبکہ اوسنے کلام امام — رہا پھر نہ حیرت کا اوسکو مقام
کیئے تھے شہ دین پہ جو کچھ کہ جور — شقی کو وہ یاد آ گئے سب بفور
وہانسے بڑھا چھیڑ کر راہوار — کہ جنگل مین پہونچا وہ بہر شکار
وہان ایک تیتر جو آیا نظر — تو شہباز چھوڑا لعین نے ادہر
بلندی پہ پہونچا وہ اسطور باز — کسی کو نہ آیا نظر باز باز
فلک پر سے جسدم وہ آیا ادہر — تو چھوٹی سی مچھلی بھی لایا ادہر

صفر کی تھی سترہوین منگل کا روز ۔ دل مومنین کو ہوا ہے یہ سوز
سنہ ہجر دو سو تھی اور تین بس ۔ خراسان کے مشہد کی ہے اب ہوس
مشرف کرے مومنین کو خدا ۔ بحق جناب امام رضا

حال ولادت جناب امام محمد تقی علیہ السلام

محمد تقی ہین نوین وہ امام ۔ رضا جنکے والد علیہ السلام
مدینہ مین پیدا ہوئے وہ جناب ۔ وہ طالع ہوا جمعہ کو آفتاب
کہ دسوین رجب کی تھی ہجر کا سال ۔ سنہ پانچ دو سو مین کم تھی نہ بیش
جو حاکم تھا اوس وقت مین اہل کین ۔ وہ عبد الملک ابن مروان لعین
وہ جنکو کہ کہتے ہین سب خیزران ۔ جناب محمد تقی کی ہین ماں

فضائل جناب امام محمد تقی علیہ السلام

اونہین بچپنے مین امامت ملی ۔ خدا کی طرف سے یہ دولت ملی
ہوئی شبہ مین پہلے کچھ اہل دین ۔ جو اعجاز دیکھے تو آیا یقین
لکھا ہے کہ مامون جو تھا بد شعار ۔ گیا ایکدن کھیلنے وہ شکار
بہت فوج ہمراہ اور تھے خدم ۔ پیادہ بھی اسوار بھی با حشم
گذر اوسکا جس دم ہوا ناگہان ۔ کھڑے تھے تقی اور لڑکے جہان

سلیئے ہاتھ مین ناقہ کی تھا مہار — پیادہ تھے سب اہل عز و وقار
اونھین لیگئے شہر مین باادب — غرض قم مین پہونچین وہ مخدومہ جب
نظر آیا سب شہر ماتم کدہ — کہ معلوم ہوتا تھا وہ غم کدہ
سیہ پہنے تھے مرد و زن سب لباس — صدا نالہ کی آتی تھی آس پاس
تعجب ہوا سیدہ کو کمال — کہا کیون ہے ان سبکو رنج و ملال
نہ مطلق کسی نے دیا جب جواب — قسم دیکے بولین وہ مریم جناب
بتاؤ خدا کے لیئے یہ سبب — تو اوسدم کیا عرض باصد ادب
امام رضا کو کیا ہے شہید — وہ ماموں ملعون جو ہے رشید
یہ سنتے ہی صدمہ سے غش کر گئین — کہے تو کہ جیتے ہی جی مر گئین
افاقہ ہوا جب ہوئین بیقرار — وہ روتی تھین اوسوقت بس زار زار
بیان تھا کہ ای بھائی میرے غریب — ہوئی موت غربت مین تمکو نصیب
ہوئے قتل پردیس مین بیگناہ — خبر مین یہ سنتی کو زندہ ہون آہ
غرض دل پہ ایسی اذیت ہوئی — کہ سترہوین دن اونکی رحلت ہوئی
غم اکت کو حاضر تھے سب خاص و عام — کیا دفن اونکو بصد احترام

تاریخ وفات جناب امام رضا

جناب رضا او مسیحا نفس — رہے ہای دنیا مین چوّن برس

سنا جبکہ مامون نے آیا وہان — نہایت تھا ظاہر مین نوحہ کنان

گریبان کیا چاک منہ پیٹ کر — اسی طور سب لوگ تھے نوحہ گر

دیا غسل بھی اور کفن بھی دیا — جنازہ پہ تا دیر نالہ کیا

ہوئے مجتمع جبکہ سب خاص و عام — تو میت کو اوٹھوایا با احترام

لعین چاہتا تھا کہ ہارون کی قبر — رہے آگے حضرت کے ملعون کی قبر

کہ مارے زمین پر بہت سے کدال — ہوا جبکہ کھدنا اونکا محال

جو ہین کھودی ہارون کے آگے زمین — تو حیران ہوئے دیکھکر سب لعین

وہان قبر طیار پہلے سے تھی — غرض چپ ہوئے دیکھکر وہ شقی

حال وفات حضرت فاطمہ خواہر جناب امام رضا

بہن تھین رضا کی جو عالی مقام — کتابو نمین ہے فاطمہ جنکا نام

وہ تھین شیفتہ بھائی پر اپنے آہ — مدینہ مین روتی تھین شام و پگاہ

ہوئین جبکہ بیتاب وہان سے چلین — وہ منزل پہ ساوہ کے پہونچین جو ہین

تو فرقت سے بس زار وہ ہو گئین — پہونچتی ہی بیمار وہ ہو گئین

کہا شہر قم یہانسے کتنی ہے دور — کیا عرض فرسخ ہے دس بحضور

کہا جلد پہونچاؤ مجکو وہان — غرض جبکہ پہونچین وہ شاہ زنان

جو موسی بن خزرج تھا قم کا امیر — بڑا پیشوائی کو مثل فقیر

وہ کرتا ہے احوال حضرت بیان — اذیت مین ایسے تھے شاہ جہان
کہ آتا نہ تھا ایک دم بھر بھی چین — تڑپتے تھے اوسدم شہ مشرقین
کہا مجھسے دروازہ اب بند کر — تو ہامین صحن سے پڑی کی اب نظر
تو ایک شاہزادہ نہایت حسین — کہ خورشید طلعت تھا اور مہ جبین
ابھی سن مین شہزادہ ہے سات سال — کہ گھونگھر ہے بالونمین با صد جمال
امام رضا کی سی صورت ہے وہ — وہ خوبو او نہین کیسی سیرت ہے وہ
کھڑا رو رہا ہے وہ رشک قمر — مین سمجھا کہ مولا کا ہے یہ پسر
گیا الغرض جب وہ سوے امام — گلے سے لگا روئے شاہ انام
دئے بوسے پیشانی پر بار بار — ہوئین باتین سمجھانہ مین زینہار
کہ اتنے مین حضرت کی رحلت ہوئی — جہان سے شہ دین کی رخصت ہوئی
محمد تقی تھے بہت بیقرار — کہ روتے تھے مانند ابر بہار
اونہون نے حنوط و کفن بھی کیا — کہ شہزادہ نے غسل آپ ہی دیا
پڑھی آپ میت کی اوپر نماز — خضوع و خشوع و بسوز و گداز
جدا ہو گئی بیچ سے سقف وان — جنازہ کیا جانب آسمان
جو آیا اٹھا یا بس اسطور سے — رکھا تھا وہ پہلے سے جسطور سے
اٹھایا اس انداز سے نعش ہان — کہ حضرت کی رحلت ہوئی تھی جہان
کہ غسل و کفن کچھ ہوا ہے نہین — نظر سے وہ غائب ہوا مہ جبین

خلیفہ کیا مینے اب آپ کو ۔ یہ عہدہ دیا مینے اب آپ کو
کرین سلطنت اب گوارہ جناب ۔ کہ سب ہونگے حضرت سے بہرہ کامیاب
نہ منظور مولا نے جسدم کیا ۔ تو عہدہ ولی عہدی کا دیدیا
بمجبور اسکو کیا اختیار ۔ کہ راضی نہ تھے دل سے وہ زینہار
ولیعہد جسدم ہوئے شاہ دین ۔ بتاتے تھے ہر ایک کو راہ دین
ہوئے رونق شرع خیر الامم ۔ ہوا سکہ پر نام حضرت رقم
جو فرمان تھا وہ شریعت کا تھا ۔ کہ شقون پہ بھی نام حضرت کا تھا
غرض تھی لعین کی بڑہی اب فساد ۔ گھٹے اہل ایمان کا اعتقاد
کہ حضرت کو ہے خواہش ملک و جاہ ۔ ہوئی جب تو اس امر کی اونکو جاہ
بڑہی اور عزت جو دولت ہوئی ۔ تو ہارون کو کیسی ندامت ہوئی
وہ سمجھا تھا کیا اور کیا ہو گیا ۔ کہ حیرت سے مردود دین کھو گیا
کیا پاس اپنے شقی نے طلب ۔ دیا زہر انگور مین ہے غضب
تغیر ہوا حال سلطان دین ۔ چلے گھر کو بولا رشید لعین
کہان آپ جاتے ہین اسدم امام ۔ کہا جو دیا تو نے مجکو مقام

حال وفات جناب امام رضا

ابو صلت سے اب روایت لکھون ۔ کہ احوال درد و مصیبت لکھون

میری چوب لے اور جا قتل کر　　گیا مین تو وہان سانپ آیا نظر

فضائل جناب امام رضا

جو عالم ہر ایک دین کے آتے تھے　　تو حضرت سے الزام سب پاتے تھے

نہایت جنہین علم پر تھا غرور　　وہ کافر جو آتے تھے شہ کے حضور

جو ہین بحث کی اونکو ذلت ملی　　کہ آخر کو ایمان کی دولت ملی

مصائب جناب امام رضا

مدینہ مین تھے سید دوجہان　　امام رضا فتخارِ زمان

وہ مردود دین تھا جو ہارون رشید　　طلب مین شہ دین کے بھیجا برید

خراسان کے جانب چلے جب امام　　مدینہ مین روتے تھے سب خاص و عام

جو شائع ہوئی ہر کسی پر خبر　　تو کہرام برپا ہوا گھر بگھر

عزیز و اقارب ہوئے جمع سب　　تو حضرت نے فرمایا اونسے یہ تب

کیا مینے تمکو سپردِ خدا　　نہوگی ملاقات اب مطلقا

غرض شاہ دین کی جو رخصت ہوئی　　تو برپا غضب کی قیامت ہوئی

غرض طوس کے پاس پہونچے جو ہین　　بڑہا پیشوائی کو ہارون لعین

باعزاز و اکرام لایا اونہین　　کہ آخر کو اکیدن سنایا اونہین

جناب رضا آٹھوین ہین امام — پدر سب جنکے کاظم علیہ السلام
مدینہ مین حضرت کی میلاد ہے — محب جو علی کا ہے وہ شاد ہے
وہ تھا پنجشنبہ ولادت کا روز — جہان مین ہوئے جبکہ جلوہ فروز
لکھا ہے کہ ذیقعد کی گیارہوین — ہوتی ہے یہ عشرت پئی مومنین
کہ دو سال تھی ڈیڑہ مہینے سے کم — یہی تھے سن ہجر خیر الامم
شہ وقت تھا وہ محمد امین — پدر جسکا ہارون تھا مرتد لعین
جو تھین مادر سرور خاص و عام — کہ ام البنین اونکا لکھا ہے نام

معجزہ جناب امام رضاؑ

یہ زبدہ سے مجھپر ہوا ہے عیان — سلیمان راوی کا ہے یہ بیان
گل بوستان محمد رضا — گئے باغ مین مین بھی ہمراہ تھا
امام جہان سے تھا مین ہمکلام — کہ گنجشک آئی بسوی امام
وہ کچھ استغاثہ بھی کرتی تھی ہان — جناب رضا جلوہ گر تھے جہان
ہوا مجھسے ارشاد آیا بتا — کہ گنجشک اسوقت کہتی ہے کیا
کیا عرض مینے کہ اے پیشوا — نہین مین سمجھتا کہ کہتی ہے کیا
کہا مجھسے اسکو ستاتا ہے سانپ — کہ بچون کے جو پاس آتا ہے سانپ
سمجھتا ہون ہر ایک کی مین زبان — یہ فریاد کرنے کو آئی ہے یہان

غرض شب کو پانی طلب جب کیا / تو مینے اوسیوقت لاکر دیا
اوسے نوش جبکہ دم کیا ناگہان / حسین شاہزادہ نظر آیا وہان
کہون کیا جو جلوہ عیان ہوگیا / کہ روشن وہ سارا مکان ہوگیا
غرض شاہزادہ قریب امام / جو آیا تو اوسدم شہ خاص و عام
سوئے باغ جنت سفر کر گئے / اوسی قیدخانہ مین بس مر گئے
وہ شہزادہ رویا بہت زار زار / نظر سے بھی غائب ہوا ایکبار
سنا مجھسے سندی نے جب ماجرا / جو آکر کے دیکھا یقین تب ہوا
نکلوائی زنجیر بعد از وفات / سنو یہ بھی ہے ایک کرامت کی بات
وہ دیتے تھے غسل امام جہان / مگر اونکا باطل یہ سب تھا گمان
انھین غسل دیتے تھے حضرت رضا / حنوط و کفن سب اونھون نے کیا
غرض مختصر اب کرون مین بیان / دیا غسل ظاہر مین اعدانے وہان
ہوا نعش پر بھی بڑا اہتمام / ہزارون ہی ہمراہ تھے خاص و عام
نکی مال دنیا کی ہرگز ہوس / رہے شاہ دنیا مین پچپن برس
وہ ماہ رجب جمعہ پچیسوین ۲۵ / ہوا انتقال شہ مومنین
سنہ ہجر کا حال لکھتا ہون بس / وہ تھی ایک سو اور تراسی برس
جو ہے کاظمین معلے مقام / وہی مدفن پاک ہے لا کلام

حال ولادت جناب امام رضا علیہ السلام

مقفل ہر اک در ہے مولا یہان
بہت سے نگہبان ہین اور پاسبان

بھلا اسطرح کھولدون قفل در
کہا یہ نہین مجھکو مد نظر

یہین جو ہم آئے اسدم پہونچنگا وہان
پڑھا جسکو آصف نے تھا بیگمان

وہین آ گیا تخت بلقیس تھا
اونھون نے سلیمان کے آگے رکھا

مسیب وہی اسم پڑھتا ہون اب
مدینہ چلا جاؤن اب وقت شب

کہ خالق رضا سے ملا دے مجھے
خبر محض اسوقت کر دی تجھے

پڑھا آپ نے کچھ نہ آئے نظر
جو دیکھا مصلی تھا خالی ادھر

کہ زنجیرین خالی پڑی تھین وہان
اوٹھا مضطرب مین کہ بس ناگہان

اوسی جا پہ تشریف لائے امام
پہن لین وہ زنجیرین اپنی تمام

ہوا مجھسے ارشاد ای خوش سیر
کہ ہے آج دنیا سے میرا سفر

یہ سنتے ہی مین ہو گیا بیقرار
جو رونے لگا مثل ابر بہار

کہا اسقدر رو نہ ای نیک نام
علی رضا اب ہے تیرا امام

یہ سن ای مسیب کہ جب وقت شب
کرونگا جو مین تجھسے پانی طلب

میرا ہوگا جب رنگ سبز اور زرد
سمجھیو تو اوسوقت ای نیکمرد

کہ دنیا سے مینے کیا انتقال
مگر تجکو اوسدم رہے یہ خیال

کہ جو کوئی ہو پاس تیرے وہان
نہ احوال اوسکا تو کیجیو عیان

چلا جائے جسدم کہ وہ خوش سیر
تو مرنے کی تب اوسے دیجیو خبر

روایت لکھی ہے کہون مختصر ‏ ‏ کہ ہارون ملعون جو تھا بد گہر
کیا قید حضرت کو بھیجا وہان ‏ ‏ وہ عیسی تھا بصرے مین حاکم جہان
یہ عیسی بھی مردود تھا بد شعار ‏ ‏ دیا رہنے کو حجرہ ایک تنگ و تار
اوسے کھولتا تھا وہ شام و پگاہ ‏ ‏ مقید رکھا وان یہ مولا کو آہ
ہوئی ایک مدت جو یون ہی بسر ‏ ‏ کہ محبس مین تھے شاہ جن و بشر
نہ تھا رحم جو قلب شداد مین ‏ ‏ روانہ کیا اونکو بغداد مین
جو حاکم وہانکا تھا فضل لعین ‏ ‏ مقید ہوئی اوسکے سلطان دین
اگرچہ تکالیف تھی بیشتر ‏ ‏ عبادت مین حضرت تھے آٹھون پہر
غرض تھا جو ہارون شقی بد شعار ‏ ‏ دیا حکم سندی کو بس ایکبار
کہ زندان کا داروغہ تھا یہ لعین ‏ ‏ کری زہر سے قتل مولای دین
رطب مین دیا زہر حضرت کو آہ ‏ ‏ ہوئے کھاتے ہی اوسکے بیمار شاہ

حال وفات موسی کاظم علیہ السلام

روایت مسیب یہ کرتے ہین اب ‏ ‏ موکل تھا یہ قید خانہ پہ جب
بلایا مجھے شہ نے ایکدن جو پاس ‏ ‏ ہوا فایز خدمت حق شناس
کیا شاہ نے مجھسے ارشاد تب ‏ ‏ مدینہ کا رکھتا ہون مین قصد اب
کیا عرض مینے کہ ابن رسول ‏ ‏ یہ فرمان کردن کسطرح سے قبول

اگر حکم دیوین امام عرب	اوگلدیوے ساحرکو یہ شیراب
کیا شہ نے ہارون سے تب یہ کلام	کہ موسی پیمبر تھے عالی مقام
بنا تھا عصا اونکا جب اژدہا	تو وہ ریسمانوں کو تھا کھا گیا
اوگلتا جو وہ ریسمانو کو وہان	تو یہ بھی اوگلتا اسکو یہان

اسیری جناب امام موسی کاظم علیہ السلام

کیا قید ہارون نے حضرتکو آہ	نہ تھا اوس شقی کو جو خوف اله
جو تھا فضل آتا تھا وہ بام پر	تو پڑتی کبھی شاہ پر بھی نظر
تو وہ دیکھتا حال اسطور پر	سحر سے کیا سجدہ تا دوپہر
معین لعین کی تھی ہر کار وہان	تو کرتا ہے ایک دشمن کا یون بیان
مناجات کرتے تھے شاہ انام	کہ یارب مجھے آرزو تھی مدام
عبادت کو ملجائے ایسا مکان	کہ تیرے سوا ہو نہ کوئی وہان
ملی آرزو دل کی صد شکر اب	کہ پایا وہ جسکی تھی مجکو طلب
اسیطور کرتے تھے اکثر کلام	مقید رہے سالہا وہان امام

حال مجلس

کتب مین تشیع کے با اعتبار	کہ ہے نام مشہور جسکا بحار

وہ حاکم جو ہارون تھا بدخصال — کہ مردود دین اور شقی بدمآل
عداوت تھی مولا سے مردود کو — براہیم سے جیسے نمرود کو
لعین کے زمانہ مین تھا اک مرد — کہ تھا وہ فن سحر سازی مین فرد
بڑا ساحر و شعبدہ باز تھا — وہ سب سحر بازو مین ممتاز تھا
رشید لعین نے بلایا اوسے — کہ محفل مین اپنے بٹھایا اوسے
جو حکم رشید سیہ فام تھا — وہان پر بہت مجمع عام تھا
بلایا شہ دین کو دعوت کری — کہ دعوت کے بدلی عداوت کری
جو تشریف فرما ہوئے شاہ دین — تو ہارون نے اپنی بٹھایا قرین
غرض جبکہ رکھا گیا سب طعام — کیا عرض ہان نوش کیجے امام
جو دست مبارک بڑہائے سو نان — وہ روٹی اوڑی جب تھے خندہ زنان
اسی طور جب دم ہوا چند بار — امام جہان کو ہوا ناگوار
کھچی پہ وہ پرصورت شیر تھی — اوسے حکم حضرت کی بس دیر تھی
کہا اوس سے ساحر کو اب قتل کر — یہ سنتے ہی حکم شہ نامور
وہ تصویر فوراً ہوئی ببر شیر — کہ ساحر کو نگلا ہوئی کچھ نہ دیر
رشید لعین کو یہ دہشت ہوئی — کہ غش آگیا غیر حالت ہوئی
گرے منہ کے بہل جو کہ بیٹھے تھے وہان — افاقہ جو غش سے ہوا ناگہان
کہا دست بستہ کہ ای شاہ دین — تمہارا کوئی مثل ہرگز نہین

نہ حضرت کو دنیا کی تھی کچھ ہوس
جہان مین رہے ہین وہ پینسٹھ برس

دوشنبہ کے دن ہو گیا یہ غضب
وہ پندرہوین تاریخ ماہ رجب

کہون حال ہجرت کا ای نکتہ رس
کہ دو سال کم ڈیڑھ سو تھے برس

محبونکو کیونکر نہ ہوئے ملال
مدینہ کے گھر مین ہوا انتقال

وہ شیعون کے ہون حشر مین اب شفیع
ہوئے دفن مولا مقام البقیع

حال ولادت امام موسی کاظم علیہ السلام

وہ موسی بن جعفر علیہ السلام
کہ ہین ساتوین مومنونکے امام

جو مکہ مدینہ کے ہین درمیان
کہ جس جا کا ابوار نام و نشان

جو تھین آمنہ مادر مصطفے
اوسی جا پہ روضہ ہے اونکا بنا

نہایت محبون کا دل شاد ہے
وہ موسی بن جعفر کی میلاد ہے

وہ یکشنبہ سترہوین ماہ صفر
سنو حال ہجرت ہوئے جو بشر

وہ تھے ایکسو بیس اور آٹھ سال
کہ منصور حاکم تھا وہ بدمآل

حمیدہ ہین مان اور صادق پدر
امام زمان افتخار بشر

معجزہ جناب موسی کاظم علیہ السلام

عیون رضا مین روایت ہے یہ
سنی آپ کیسی حکایت ہے یہ

دعا کی تو بس بنگیا وہ بشر
کہ اسلام لایا وہ نیکو سیر

حال وفات جناب محمد جعفر علیہ السلام

جو منصور اوس وقت تھا بادشاہ
کہ بدخواہ آل رسالت پناہ

بہت اوسنے اعجاز دیکھے مگر
رہا دشمنِ سیّد نامور

غرض تھا وہ مردود پروردگار
نہ تھی دہشت حشر و خوف نار

ہوا مستعد قتل پر وہ شریر
ہزار آدمی پر کیا اک امیر

کہا دونو کو قتل کر آئیو
کہ جعفر کا باقر کا سر لائیو

روانہ اودہر سے ہوئے یہ لعین
ہوئے باخبر اوسطرف شاہِ دین

شتر بادہ دو در پہ بندہوا دیئے
کہ سردار نے دونو کے سر لیئے

رکھے جاکے منصور کے روبرو
کہا اوسنے غصّہ سے ای زشت خو

نہین آدمی کے یہ سر ای لعین
تجھے اتنی تمیز آیا نہین

کیا عرض جسدم گیا مین وہان
اندہیرا سا آیا نظر ناگہان

مجھے آئی یہ دونو ناقہ نظر
وہ جعفر ہین اور یہ ہے اونکا پسر

کیا قتل اپنے گمان مین ضرور
نہین اسمین زنہار میرا قصور

سنا اوسنے چپ ہوگیا وہ لعین
کہا یہ کسی سے تو کہنا نہین

نہ اوسکو تھا کچھ خوف پروردگار
دیا زہر حضرت کو انجام کار

اب شہ کو جنبش ہوئی ناگہان — سمجھ مین نہ آیا مرے وہ بیان
ہوے ہم سخن یون شہ نامور — کہ خرمہ کھلا ہمکو تو اے شجر
جو ہین بیٹے کی اوس طرف کو نگاہ — ہوے سبز سب برگ بی اشتباہ
رطب سے ہوا بارور وہ شجر — ہوا مجکو حکم شہ نامور
تو بیٹے بھی کھانے ویدین وہ رطب — کہ تھا اتفاقاً وہان ایک عرب
کہا ایسا جادو کبھی عمر بھر — نہ آیا تھا زنہار مجکو نظر
کہا شہ نے جادو نہین اے عرب — قبول دعا کا ہے یہ سب سبب
نبوت کے وارث ہین ہم لاکلام — نہین سحر و جادو کا اس جا یہ کام
دعا ہم کرین گر تو ای زشت خو — ابھی مسخ ہو سگ کی صورت یہ تو
کہا اوسنے اچھا بھلا ہو یہ بات — دعا کی ہوا مسخ وہ بدصفات
تعجب سے حضرت کو دیکھا کیا — کہ آخر بڑا گھر کا رستہ لیا
کہا شاہ نے تو عقب مین تو جا — ذرا حال تو اسکا اب دیکھ آ
گیا مین تو کیا دیکھتا ہون وہان — کہ پہونچا عرب گھر تھا اوسکا جہان
خوشامد بہت اپنی بی بی سے کی — کہ ایک چوب عورت نے ہاتھو مین لی
وہان سب یہ خواہان تھے نکلے کمین — یہ جب مینے دیکھا نہ ٹھہرا وہین
کیا عرض حضرت سے سب ماجرا — کہ اتنے مین آیا عرب سگ بنا
جو روتا تھا اور تھا بہت بیقرار — تو حضرت کو رحم آگیا ایک بار

روایت ہے اسطور بھی ای سعید	کہ تھا وہ براہیم ابن ولید
پدر آپ کے باقر علم دین	امام جہان سید مومنین
سنو مادر محترم کا بھی نام	کہ ہین ام فروہ وہ عالی مقام

فضائل جناب امام جعفر صادق علیہ السلام

زمانہ جو تھا شاہ ابرار کا	تو مجمع ہوا اہل دیندار کا
بہت آپ سے ہوگئے فیض یاب	کہ تصنیف ہین چار سو مس کتاب
امام جہان کی عنایت ہوئی	کہ لاکھونکو اونسے ہدایت ہوئی
بہت سے ہوئی اللہ توحید ری	کہ مشہور ہے مذہب جعفری
جو تھا بو حنیفہ وہ مرد لعین	اوسے دیتے تھے زک امام مبین
شقی بحث کرتا تھا ہو کے داہ	تو الزام پاتا تھا بے اشتباہ

معجزہ جناب امام جعفر صادق علیہ السلام

کرون اب مین زبدہ سے اعجاز رقم	کہ گویا ہے اسدم زبان قلم
علی ابن حمزہ ہے راوی یہان	وہ کرتا ہے اسطور سے اب بیان
کہ حج مین مین صادق کی ہمراہ تھا	امام زمان کا ہوا خواہ تھا
غرض جا کے ٹھیرے جو زیر شجر	کہ سایہ تو تھا پر وہ تھا خشک تر

بہت زرگ اوٹھا تھا وہ بار ہا — کہ بس منہ کی کھاتا تھا وہ بار ہا
امام زمان سے عداوت ہوئی — دیا زہر اوسنے شہادت ہوئی
کہ زین فرس زہر سے بھر دیا — اوسی پر شہ دین کو بلوا لیا
اگرچہ خبردار تھے شاہ دین — قضا سے کسی کو بھی چارہ نہین
پہن کر کفن جب چڑھے دین پناہ — بدن مین اثر کر گیا زہر آہ
امام جہان وہ مسیحا نفس — رہے آہ دنیا مین اونسٹھ برس
دوشنبہ کو ذیحجہ کی ساتوین — ہوئی رحلت سید مومنین
جو ہجرت سے تھی ایکسو سولہ سال — مدینہ کے گھر مین ہوا انتقال
ہشام لعین حاکم جور تھا — اوسیکا زمانہ مین بس دور تھا
مدینہ مین جو ہے مقام بقیع — ہوا دفن اوس جا امام شفیع

حال ولادت جناب امام جعفر صادق علیہ السلام

امام ششم جنکا جعفر ہے نام — علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام
مدینہ مین مشہور ہے جو مکان — ولادت ہوئی آپکی ہے وہان
مکان حیدر کا دل شاد ہے — دوشنبہ کا دن روز میلاد ہے
وہ سترہوین تھی اور پہلا ربیع — تراسی تھی ہجر رسول شفیع
جو عبد الملک حاکم جور تھا — شقی کا زمانہ تھا اور دور تھا

کہ راشد کا احوال کچھ کر بیان
کیا عرض اے سید دو جہان

وہ اچھا ہے سب طور سے نیکنام
کیا عرض حضرتکو اونے سلام

کہا شہ نے بخشے اوسے کبریا
کیا عرض شاہا وہ کیا مر گیا

کہا شہ نے اوس نے کیا انتقال
کیا عرض ای سرور خوشخصال

نہین مر گیا وہ خدائی قسم
بغیر مرض چھوڑ آئے ہین ہم

سنا جب تو بولے امام اجل
بغیر مرض بھی ہے آتی اجل

جو راوی نے اوس دم کیا یہ سوال
کہ کیسا تمہارا راشد بیان ہوئے حال

کہا وہ ہمارا تھا ہان دوستدار
موالی سے تھا وہ خجستہ شعار

نہین جانتے تم کہ نزدیک دور
جو غیبت مین ہے اور ہمارے حضور

وہ بالکل ہمارے ہے پیش نظر
عیان ہے ہر اک حال بس سر بسر

کہ سنتے ہین ہم سب مناجات کو
تمہاری دعا و حکایات کو

تمہارے ہین اشغال ہم پہ عیان
نہین کوئی اعمال ہم سے نہان

ہر اک دور ہے سب ہمین نزدیک دور
سمجھ لو ہمین اپنے ہر دم حضور

حال وفات امام محمد باقر علیہ السلام

عبد الملک کا تھا بیٹا ہشام
شہ دین کا دشمن تھا وہ لاکلام

کیا کرتا تھا بحث علم کلام
کہان وہ شقی اور کہان وہ امام

مقام ولادت بھی ہووے عیان　　مدینہ کا لکھا ہی تھا وہ مکان

فضائل جناب امام محمد باقر علیہ السلام

روایت یہ کرتا ہے راوی بیان　　کہ فرماتے ہین وہ شہ مومنان

حبیب خدا صفوۃ اللہ ہین　　کہ اسرار حق سے ہم آگاہ ہین

ملی ہے رسولونکی میراث سب　　جسے چاہین اولاد مین دین وہ اب

بحکم خدائی نبی دینگے ہم　　کہ اجر اسکا اللہ سے لینگے ہم

شریعت سے آگاہ بس ہم ہین آج　　امینان اللہ بس ہم ہین آج

بلا ریب ہم حجت اللہ ہین　　خلایق یہ ہم رحمت اللہ ہین

ہمین ہین چراغ رہ اہتدے　　امام زمان ہین بحکم خدا

ہمارے جو پیرو ہین وہ لاکلام　　بہشت برین مین کرینگے مقام

ہمارے نہین راہ پر جو بشر　　اوسی کے لیئے ہوگی نار سقر

جو زبدہ تصانیف کا ہے کتاب　　خبر یہ اوسیمین ہے باآب و تاب

معجزہ امام باقر علیہ السلام

کرون زبدہ سے معجزہ ایک بیان　　کہ کرتا ہے اسطور راوی عیان

کہ اک مرد خدمت مین حاضر ہوا　　تو حضرت نے اوسوقت اوس سے کہا

گیا جبکہ دنیا سے وہ حق شناس
ہوئی عمر بس آٹھ اوپر پچاس

وہ شنبہ محرم کی بائیسوین
ہوئی رحلت سید الساجدین

ہوا جبکہ یہ باعث رنج و غم
کہ ہجرت کی سن پانچ سو مین تھے کم

مدینہ مین حضرت کا جو تھا مکان
اوسی مین یہ غم کا تھا سامان عیان

ولید لعین یا کہ وہ تھا ہشام
کیا زہر سے ہائے قتل امام

جو حاکم کہ اوس وقت مین تھا پلید
وہ عبد الملک کا تھا بیٹا ولید

مدینہ مین مشہور ہے جو بقیع
اوسی جا ہوئے دفن شاہ شفیع

حال ولادت جناب امام محمد باقر

محمد ہین وہ پانچوین جو امام
لقب جنکا باقر علیہ السلام

ولادت کا دن کیا لکھون صاف صاف
کہ پایا احادیث مین اختلاف

سہ شنبہ ویا جمعہ یا پیر تھا
کہ ماہ صفر یا رجب نے لکھا

کہ تاریخ تھی تیسری لاکلام
ہوا ہے جو پیدا شہ خاص و عام

سنہ ہجری تھے سات اوپر پچاس
جو حاکم تھا ملعون ناحق شناس

بو سفیان کا بیٹا تھا مردود دین
جگہ جسکی ہے اسفل السافلین

کہون مختصر ہین جو باقر امام
تو سجاد اونکے پدر کا ہے نام

جو ہین فاطمہ بنت حضرت حسن
وہ باقر کی مادر ہین بے ریب و ظن

فرشتہ جو وہ قابض روح تھا — قدم پر گرا آنکھیں ملنے لگا
کیا عرض اوسدم سلام علیک — ایا فخر آدم سلام علیک
ہوا حکم ان اوسگھڑی وہ جوان — کہ ہان تین بس پھیر دے اسکی جان
یہ مشتاق میرے زیارت کی ہے — تمنا حصول سعادت کی ہے
کیا مینے اللہ سے یون سوال — رہے تاکہ دنیا مین یہ تیس سال
سنا اوس ملک نے بیان جوان — اوسیوقت بس پھیر دی میری جان
سنا جبکہ شوہر نے اوسکا کلام — پکڑ ہاتھ لے آیا سوئے امام
وہان جمع اصحاب و انصار تھے — کہ سب نوحہ حضرت کے غمخوار تھے
نظر آئے جسدم شہ خاص و عام — تو بس چومتے تھے وہ پائے امام
بیان تھا کہ واللہ ہے وہ جوان — کہ جیکی سبب مینے پائی ہے جان

حال وفات امام زین العابدین

فضائل ہون جس شاہ کی اسقدر — کرین جور اوسپر لعین کسقدر
علالت مین لیجائین تا ملک شام — کہ زنجیر مین ہوسئے پائی امام
کہان طوق اور گردن شاہ دین — کہین اس ستم کا ٹھکانا نہین
ہوئے جب سے مولائی دین بے پدر — سدا اشک کے غم مین رہے نوحہ گر
نہ رونے سے ہرگز فراغت ہوئی — یہانتک کہ حضرت کی رحلت ہوئی

کہا مومنہ نے کہ شکر خدا ۔ شکایت کا شہ نے نہ مانا برا
کہا اور نہ دو دن بھی دو چار سا ۔ کہ سجدہ زمین پر کیا شکر کا
کیا اپنے شوہر سے اوسدم بیان ۔ کہ لے چلیو ابکی مجھے بھی وہان
جو مولا کی اپنی زیارت کرون ۔ تو مین بھی حصول سعادت کرون
کیا مرد بیمار نے جب سفر ۔ ہوا پھر قریب مدینہ گذر
تو خیمہ وہان نصب جسدم کیا ۔ کہ جام اجل مومنہ نے پیا
کہا جا کے شوہر نے حضرت سے حال ۔ ہوا شاہ دین کو بھی صدمہ کمال
کہ دو رکعتین پڑھ کے جو کی دعا ۔ تو اوس مرد مومن سے اوسدم کہا
ہوئی زندہ زوجہ تیری کچھ اب ۔ نہین حکم خالق سے یہ کچھ عجب
گیا اور دیکھا میان خیام ۔ کہ بیٹھی ہے وہ مومنہ شادکام
نہ بیمار ہے اور نہ ہے ناتوان ۔ ہوا دیکھکر یہ بہت شادمان
کہا اپنا احوال اظہار کر ۔ ہوئی زندہ کس طور بار دگر
بیان اسطرح سے کیا حال سب ۔ بدن سے میری روح نکلی ہے جب
فرشتہ مجھے لے چلا ناگہان ۔ کہ مرد مقدس نظر آئے وہان
پئے شاہ کے دے رہی تھی جو سب ۔ تو شوہر بھی تصدیق کرتا تھا جب
کہ مولا کی میرے ہے صورت یہی ۔ بیان راست ہے حقیقت یہی
غرض مومنہ نے کیا یون بیان ۔ کہ ظاہر ہوا جبکہ ایسا جوان

جو دیکھا تو آئے زمرد نظر ۔ ہوا پھر یہ حکم شہ نامور
غرض ایکی باری جو ہین ڈالا آب ۔ تو وہ ظرف اب بھر گیا سب شتاب
ہوا حکم ہان دیکھ اب تو ادہر ۔ کیا عرض پانی ہے پیش نظر
ہوا حکم پانی نہین ای بشر ۔ یہ اس ظرف مین سب بھرے ہین گہر
جو دیکھا تو ہین گوہر شاہوار ۔ بھرے اسمین موتی ہین سب ابدار
کہا اے انہین تھا نہ کچھ میرے پاس ۔ عوض تحفہ کا ہے یہ ای حق شناس
لیے جاکے دے اپنی زوجہ کو گھر ۔ ہماری طرف سے بہت عذر کر
نہین ہے ہمارا اوسے اعتقاد ۔ وہ آزردہ ہمسے ہے حد سے زیاد
سنا اسنے جسدم خجالت ہوئی ۔ امام زمان سے ندامت ہوئی
کیا عرض اے شاہ عالی وقار ۔ ہوا آپ پر کسطرح آشکار
جو ہین مسکرا اے امام مبین ۔ تو کہنے لگا مومن بالیقین
کہ تمکو ہے علم لدنی تمام ۔ امام زمان آپ ہین لا کلام
غرض لیکے رخصت گیا اپنے گھر ۔ لیے سب وہ یاقوت سرخ و گہر
دی اپنی بی بی کو اور سب کہا ۔ تعجب اوسے دیر تک بس رہا
وہ گھبرا کے بولی کہ ای خوش صفات ۔ شہ دین سے کسنے کہی میری بات
دیا اوسکو دیندار نے تب جواب ۔ کہ حضرت ہین [illegible]
اونہین آج علم لدنی ہے سب ۔ نہین مثل اونکا جہان مین ہے اب

سنا اوسنے جب دم ندامت ہوئی — بہت مومنہ کو خجالت ہوئی
گیا پھر یہ حج کرکے سوئے امام — جو جا نہ ہوا تھا وہ وقت طعام
امام زمان کی عنایت ہوئی — غذا ساتھ کھانی سعادت ہوئی
جو فرما چکے نوش امام زمان — کہ رکھا تھا وہ بھی تسلہ بھی ہان
کیا خادموں سے جو شہ نے طلب — حصول سعادت کو اوٹھا یہ تب
کیا ہنس کے مولا نے اوس دم بیان — کہ ای شیخ تو ہے میرا میہمان
نہ ہاتھوں کو میرے دھولا زنہار — کیا عرض میرا ہے یہ افتخار
سعادت ہے میری جو خدمت کرون — حصول ثواب و سعادت کرون
کیا آپ نے اوسگھڑی یہ کلام — کہ تو دوست رکھتا ہے میرا جو کام
کرونگا تجھے مین بھی وہ شے عطا — کہ تو دوست رکھے گا اوسکو سدا
یہ فرما کے دھونے لگے ہاتھ جب — لبالب ہوا جبکہ تسلہ وہ سب
ہوا حکم کیا اسمین ہے کر نظر — کیا عرض پانی ہے سب سر بسر
کہا ہنس کے پانی نہین زینہار — یہ یاقوت احمر ہین ای نیک کار
دوبارہ جو کی اسنے اوسپر نظر — تو دیکھا کہ یاقوت ہین سرخ تر
ہوا جبکہ پھر حکم شاہ عرب — کہ ہان ڈال ہاتھوں یہ پانی تو اب
وہ تسلہ بھرا دو تہائی جو ہین — ہوا حکم اسکو کہا ای خوش یقین
کیا عرض پانی ہے ای شاہ دین — کہا ہین زمرد یہ پانی نہین

یہ خود لے گیا اور قدم پر گرا ۔۔۔ کہ شاہا میرے جان تم پر فدا

معجزہ احیاے میت

لکھا ہے کہ تھا بلخ مین ایک مرد ۔۔۔ نہایت وہ دیندار تھا نیک مرد

محب دل سے تھا آل اطہار کا ۔۔۔ اوسے عشق تھا شاہ ابرار کا

وہ کرتا تھا جب حج بیت الحرام ۔۔۔ تو آتا سوی قبر خیر الانام

وہ حضرت کی خدمت مین آتا ضرور ۔۔۔ تحائف وطن کی بھی لاتا ضرور

اسیطور اوسنے کیا بار ہا ۔۔۔ ہمیشہ محب دل سے شہ کا رہا

پھر ا خدمت شاہ سے ایکبار ۔۔۔ گیا اپنے گھر کو جو وہ ذیوقار

تو زوجہ ہوئی اوسکی یون ہمکلام ۔۔۔ جو کرتا ہے تو حج بیت الحرام

تحائف بھی لیکے جاتا ہے تو ۔۔۔ نہ جانے کسے دیکے آتا ہے تو

اسی بابت کی آرزو ہے ابھی ۔۔۔ کسی نے تجھے کچھ دیا ہو کبھی

یہ اسباب برباد تو نے کیا ۔۔۔ تجھے آجتک کچھ کسی نے دیا

سنا اوس سے جسدم کلام عتاب ۔۔۔ دیا اوسکو مومن نے اوسدم جواب

یہ جسکے لئے لیکے جاتا ہون مال ۔۔۔ وہ ہے مالک این شہ خوش خصال

جو اسباب دنیا مین ہے جسکے پاس ۔۔۔ تو اوس سب کا مالک ہے وہ حق شناس

رسول خدا کا وہ دلبند ہے ۔۔۔ شہ تشنہ لب کا وہ فرزند ہے

منافق جو ہین طعنہ زن یا امام — تو البتہ اسکا ہے غم لا کلام
سنا شہ نے جسدم کہ اوسکا بیان — عنایت ہوئین جو کی دو روٹیان
کہی مرد مفلس سے اوسدم یہ بات — یہ کافی ہین تیرے لیئے تا حیات
لیا اور چلا گھر کے جانب فقیر — مگر اوسکو اوسدم تھی فکر کثیر
یہ مولا کا ارشاد تو ہے بجا — مگر ہونگی کافی یہ کیونکر بھلا
مگر زندگی اب میری ہے تمام — ہوا ہے جو ارشاد ایسا کلام
یہی فکر کرتا تھا وہ ناگہان — کہ ماہی گندیدہ دیکھی وہان
وہ بوسیدہ اسدرجہ تھی اور خراب — کہ رغبت نکرتا کوئی شیخ و شاب
گیا پاس یہ مچھلی والے کے جب — لیا اوسکو دی ایک روٹی کو تب
نمک ایک روٹی کا جب لے لیا — تو اوسوقت رخ اپنے گھر کا کیا
کہا اپنی بی بی سے اسکو پکا — کہ ہوگی یہی آج اپنی غذا
کہ اتنے مین آئے وہ دونو وہان — جنھین دیکے آیا تھا یہ روٹیان
کہا ہم عوض تجھسے طالب نہین — کہ تو لے لے بس ہمسے نان جوین
کیا صاف مچھلی کو عورت نے جب — در بیش قیمت نکل آیا تب
ہوا مرد مفلس بہت شادمان — کہ آپہونچا مولا کا خادم وہان
کہا اوس سے حضرت کا اوسنے پیام — کہ اب تو نکل آیا سب تیرا کام
نہ کھائیگا کوئی وہ نان جوین — اونھین بھیجدے پاس میرے یہین

نماز تہجد مین تھے شاہ دین — امام زمان سید الساجدین
کہ ابلیس آیا بنا اژدہا — مگر طاعت حق مین مولا رہا
ہوئے ملتفت کچھ نہ اوس سے امام — کہ تھے محو طاعت مین شاہ انام
لعین نے جو دیکھا کہ مولا نہین — ذرا ملتفت اسکی جانب نہین
تو لے مونہہ مین انگشت بادشا — جبانے لگا زور سے روسیاہ
نہ محسوس حضرت کو ایذا ہوئی — خبر بھی نہ زنہار و خاشاہ ہوئی
ندا جانب حق سے آئی وہین — کہ ہے تو ہی بس زینت عابدین
جو معلوم اہل عرب ہو گیا — اوسی روز سے یہ لقب ہو گیا
غضب سے کسیکو پکارا نہین — کہ حیوان کو بھی شہ نے مارا نہین
فضائل ہین مولا کے ہان بیشمار — پیادہ کئے حج بھی بائیس بار

معجزہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام

محبان حیدر سے ایک مرد تھا — کہ دل اوسکا افلاس سے سرد تھا
ادہر فقر اوسپر نہایت تھا شاق — اودہر طعنہ دیتے تھے اہل نفاق
کہ امداد کرتے نہین کچھ امام — جو کہتے ہین اپنے کو شاہ انام
وہ کہتے تھے جب شاہ ابرار کو — بہت رنج ہوتا تھا دیندار کو
کیا عرض مولا سے اکر یہ حال — کہ آقا نہین مفلسی کا خیال

سے پشت اقدس پہ غلہ و نان
وہ لیجاتے تھے بھر بھر وہ زمان

کہ انبار ہمیہ لیئے پشت پر
وہ انکو جاتے مساکین کے گھر

عبادت مین شب بھر وہ بیدار تھے
کہ جون زعفران زرد رخسار تھے

نمازونکی کثرت ہوئی بیشمار
ورم ہو گیا پاؤن پر آشکار

وضو کرنے مین چہرہ ہوتا تھا زرد
کہ وہ رنگ تھا غیرت لاجورد

سبب پوچھتے جبکہ اہل و عیال
تو زردی چہرہ کا کہتے تھے حال

یہ کیونکر نہو حال عبد ذلیل
کہ جاتا ہے پیش خدای جلیل

جو پڑھتے تھے حضرت نماز خدا
لرزتے تھے دہشت سے دست و پا

یہ سجدے مین روتے تھے شاہ انام
کہ تر ہوتے تھے ریش اقدس تمام

نماز خدا جبکہ کرتے ادا
خبر غل کی ہوتی نہ تھی مطلقا

گرنا جناب امام محمدؐ باقر کا کنوین مین

کہ باقر گرے ایکدن چاہ مین
مگر آپ تھے ذکر اللہ مین

بہت اونکی مادر نے کی گفتگو
رہے شغل حق مین شہ نیک خو

فراغ نماز خدا جب ہوا
سر چاہ آکر اشارہ کیا

نکل آیا فرزند یوسف مثال
دیا مان کو اونکے ہوتین وہ نہال

وجہ تسمیہ زین العابدین

اسیطور روتی رہین تا حیات | یہانتک کہ دنیا سے کی ہے وفات
صدا ہو محبان حیدر کو چین | نہو کوئی غم بجز سوائے حسین

حال ولادت جناب امام زین العابدین

امام چہارم شہ مومنین | امیر امم سید الساجدین
ہوئے ہین جہان مین جو رونق فزون | وہ ہفتہ کا دن یا کہ جمعہ کا روز
جمادی ثانیہ کا تھا وہ ماہ | کہ پندرہوین تاریخ بے اشتباہ
وہ سینتیسوان [۳۷] سال ہجرت کا تھا | کہ بعضون نے اڑتیسوان [۳۸] ہے لکھا
مدینہ کے گھر مین ولادت ہوئی | محبان حیدر کو عشرت ہوئی
جو اونکے زمانہ مین تھے بادشاہ | علی ولی سید دین پناہ
پدر آپ کے ہین امام حسین | کہ ہے غم مین جنکے بپا شور و شین
جو مادر ہین مولا کی عالی مقام | وہ شاہ زنان شہربانو ہے نام

فضائل سید الساجدین

وہ افضل جہان سے تھے بعد از حسین | کہ تھے سید و سرور مشرقین
مشابہ وہ حیدر سے تھے لاکلام | وہی زہد و تقوے لباس و طعام
لباس خشن کا بہت شوق تھا | غذا بے مزہ پر بہت ذوق تھا

تو کیا آپ کا حال ہوتا وہان
ہوئے ہیں پہ ظلم و ستم سے جہان

اوٹھائی وہ ذلت کہ دل چاک ہے
کہ بعد اوسکے اب زندگی خاک ہے

ہوس ہے کہ آجائے پیغام مرگ
پلا دے کوئی جلد اب جام مرگ

جو احمد کے روضہ پہ آئے یہ سب
بیان کیا ہو جو کچھ تھے نوحہ غضب

وہ زینب کی زاری بصد درد و غم
کہ بن بھائی کی ہو کے آئے ہین ہم

وہ دروازہ کو تھانبے کرتی تھین بین
کہ زخمین ہوئے قتل ہے ہے حسین

بیان کیا کرون جو ہوئے ہین ستم
نہ پانی پلایا اونھین مرتے دم

کٹا سر لٹا خیمہ ہائے مصطفے
نہ میت کو غسل و کفن بھی دیا

لکھا ہے ہوا ایسا شور و فغان
کہ روضہ کو جنبش ہوئی ناگہان

بوقت وہان سے جو آئے ہین سب
نظر آیا سنسان گھر ہے غضب

شب و روز برپا رہا شور و شین
ہر اک رو کے کہتا تھا ہے ہے حسین

کہون کیا کہ کس درجہ تھا اضطراب
نہ سائے مین رہتی تھین حضرت رباب

ہمیشہ رہا اونکو شغل فغان
گئین آخر کار سوئے جنان

وہ ام البنین زوجۂ مرتضے
رہین غم مین حضرت کے وہ بھی سدا

رہی زندگی بھر زبان پر یہ بین
کہ تم مر گئے ہائے بیٹا حسین

سدا اونکا بس حال یوہین رہا
کبھی ہائے عباس و جعفر کہا

بیان تھا کہ عبداللہ خوش سیر
گئے کسطرف سب یہ میرے پسر

غرض بعد ازان سید الساجدین — مع اہل بیت اور سب مومنین
مدینہ کے جانب چلے اشکبار — کہ صدمہ سے ہر شخص تھا بیقرار
جو ہین ام کلثوم مریم جناب — مدینہ سے کرتی ہین یون خطاب
کہ اے شہر جد حضرت مصطفے — نہ آنے دے اپنے مین ہمکو ذرا
جو آئے ہین حزن و الم مین یہان — کہ جب نکلے تجھ مین سے تھے شادمان
ہمارے تھے ہمراہ سب اقربا — پھرے اب نہ وارث نہ بیٹھا رہا
گئے یہان سے ہمراہ تھے جب حسین — نہین ساتھ اب وہ شہ مشرقین
خبر دی یہ نانا سے با درد و غم — کہ بن بھائی کی ہو کے آئے ہین ہم
نبی الوری ای شہ مشرقین — کہ رنگین ہوئے ذبح پیاسے حسین
جو ہے آپ کی امت بدشعار — رعایت نہ کی آپ کی زینہار
پھرایا ہمین ننگے سر دربدر — کہ پڑتی تھی نامحرمونکی نظر
ہمین کاش تم دیکھ لیتے وہان — کہ پھرتے تھے بازار مین ہم جہان
یہ وہ اہل عصمت ہین یا مصطفے — اسی گھر سے پردہ ہے جاری ہوا
پھرین سر برہنہ وہ شہر و دیار — کہ جس طرح ہو بندئ زنگبار
کیا مرقد فاطمہ سے خطاب — کہ اے فخر حوا و مریم جناب
اگر دیکھتین آپ ہمکو اسیر — نظر مین ہوئے جسقدر ہم حقیر
اگر دیکھتین حال زین العباد — ہوا جسقدر جور اہل عناد

بنات عقیل و جماعت کثیر — کہ تعین ام ہانی بجم غفیر
نہ مقنع نہ چادر بسر و نہ تھے آہ — گھروسے وہ نکلین بحال تباہ
کہون کیا جو رقت کا وہان جوش تھا — نہ وتن کا مطلق نہ کچھ ہوش تھا
مجھے چھوڑ کر سب چلین بس وہان — کہ اوترے تھے سردار عالم جہان
ہوا مین بھی گھوڑے پہ اپنے سوار — مگر کثرت خلق تھی بیشمار
نہین راہ ملتی تھی مجکو وہان — اوتر آیا گھوڑے سے مین ناگہان
بدقت ہوا میرا وہان سے گذر — غرض آیا خیمہ کے نزدیک تر
جو دیکھا تو مولاے دنیا و دین — امام زمان سید الساجدین
وہ خیمہ کے باہر نکل آئے ہین — کہ آنکھون مین آنسو جو بھر لائے ہین
تو رومال سے پوچھتے ہین جناب — جو خادم ہے کرسی لیے ہمرکاب
بچھاوے تو بیٹھے امام زمان — مگر رو رہے ہین بدرد و فغان
اونہین دیکھکر ہے وہ رقت کا جوش — کہ مطلق نہین ایک کو اونمین ہوش
اشارہ سے مانع ہوے جب امام — تو اوس وقت بس تھم گئے خاص و عام
کہا شکر کرتا ہون اوس رنج پر — کہ جس سے کہ عالم ہے اب نوحہ گر
وہ غم یہ ہے جس سے نہین دلکو چین — کہ مارے گئے رنمین بابا حسین
رکھا نوک نیزہ پہ فرق امام — ہوئے قید اہل حرم بھی تمام

داخلہ اہلحرم مدینہ منورہ مین

بیان کرتے ہین یون جناب بشیر
پڑھے مینے اشعار مُنکے وہان
نہین شہر رہنے کے قابل یہ اب
امام جہان سید مشرقین
بیان کیا کرون جو مصیبت ہوئی
مع اقربا قتل جسدم کیا
یہان آئے ہین سید الساجدین
کہ ہمراہ ہین اہلبیت کرام
کہ آگاہ ہون حال سے سب بشر
یہ سنتے ہی برپا مصیبت ہوئی
گھرون سے نکل آئین عفت گزین
تھی ایک لڑکی کی اوسجا پہ بین
غضب ہو گیا مرا او تار گیا
کہا اوسنے تم کہو یہ مجھسے خبر
کہا مینے اے سیدہ ہون بشیر
مجھے میرے مولا نے بھیجا ادہر
ابھی شاہزادی سے تھا یہ بیان

مدینہ کی مسجد مین پہونچا حقیر
کہ اے اہل یثرب سنو یہ بیان
رئیس اُسکا مارا گیا تشنہ لب
نبی کا نواسہ امام حسین
اونھین کربلا مین شہادت ہوئی
نہ غسل و کفن ہائے اونکو دیا
امام زمان سرور مومنین
میرے ہاتھ بھیجا ہے اسدم پیام
مین آیا ہون تا ہوئے سب کو خبر
کہون کیا کہ کیسی قیامت ہوئی
مرد یا برہنہ تھین پردہ نشین
بیان کرتے تھے ہائے بابا حسین
مسیحا مرا ہائے مارا گیا
کہ مارے گئے سید نامور
تمہارے گھرانیکا خادم حقیر
وہ آئے مدینہ کے نزدیک تر
کہ ناگاہ اتنے مین آئین وہان

بڑی خدمتیں راہ مین تجھ سے کین | عوض حاشا للہ یہ کرتے نہین
جو لے لے تو ہوگی ہماری رضا | بشیر ابن نعمان نے جبدم سنا
وہ واپس کیا اور بھیجا پیام | کہ اے اہلبیت رسول انام
اگر پھر دنیا سے نا پائیدار | جو ہوتا مین حضرت کا خدمت گذار
تو اس سے بھی کم مال کرتا قبول | غرض ہے رضائے خدا و رسول
نہین اور مطلب میرا زینہار | دلو جان سے بندہ ہے خدمت گذار

جناب سید الساجدین کا بشیر کو مدینہ مین خبر کو بھیجنا

مدینہ کے جب پاس پہونچے امام | مع اہل بیت رسول انام
ہوئے نصب واں جا بجا خیمہ تمام | اوتر آئے جب اہلبیت کرام
تو فرمایا مولا نے سن اے بشیر | ترا باپ تھا شاعر بے نظیر
خدا اوس پہ رحمت کی رکھے نظر | تجھے بھی ہے کچھ دخل اے خوش سیر
کیا عرض اے ابن خیر الزمن | مجھے بھی ہے کچھ شوق شعر و سخن
بشیر ابن نعمان کا ہے یہ بیان | ہوا مجھ سے حکم امام زمان
مدینہ مین جا اور دے یہ خبر | کہ مارے گئے سبط خیر البشر
یہ سنتے ہی حکم شہ نامدار | ہوا اپنے گھوڑے پہ مین بس سوار

بشیر کا مدینہ مین خبر دینا

کہوں زندگی شہ حق شناس ۔۔۔ لکھا ہے کہ تھے سات اوپر پچاس

روانگی اہل حرم کربلائے معلی سے جانب مدینہ منورہ

سنو پھر یہ احوال اے مومنین ۔۔۔ سفر کرتے ہین سید الساجدین

شہیدونکے چھٹتے ہین اس دم مزار ۔۔۔ کہ اہل حرم ہین بہت بیقرار

غرض کربلا سے چلے نوحہ گر ۔۔۔ مدینہ کے جانب ہوا ہے سفر

بشیر ابن نعمان کا تھا اہتمام ۔۔۔ اوترتے تھے جب اہلبیت کرام

ادب سے ٹھہرتے تھے سب وہ سوار ۔۔۔ بشیر ابن نعمان تھے خدمت گذار

بجا لاتے تھے جو ضرورت ہوئی ۔۔۔ جو اسطور کی اونسے خدمت ہوئی

تو بنت علی فاطمہ نے کہا ۔۔۔ کہ اے میری زینب ہین تیرے فدا

بشیر ابن نعمان جو ہے خوش سیر ۔۔۔ کہ خدمت بہت اسنے کی راہ بھر

عوض اسکا ہمکو بھی مرغوب ہے ۔۔۔ اگر اسکو کچھ دیجئے خوب ہے

سنا اونکا زینب نے جسدم بیان ۔۔۔ کہا مال دنیا سے کیا ہے یہان

مگر بعد لٹنے کے واپس ملا ۔۔۔ وہ زیور ہے سب بھیجدو فاطمہ

وہ تھے اہل بیت شہ نامدار ۔۔۔ دیا سب نے زیور خوشی سے اوتار

کسیکو دیا اور کیا یہ کلام ۔۔۔ بشیر ابن نعمان کو دیجیو پیام

نہایت ہوئے تجھسے ہم شرمسار ۔۔۔ کرین کیا نہین پاس کچھ زینہار

مطلاً مذہب وہ مشہد ہے سب　　مہینہ محرم کا ہوتا ہے جب
زیارت کو آتے ہین سب خاص و عام　　کہ تعظیم کرتے ہین اور اہتمام
یہ صادق روایت سے پایا شرف　　کیا دفن لیجا کے اوسکو نجف
وہ منصور جو ابن جمہور ہے　　سنو جو خبر اوسکی مشہور ہے
فرادیس کے در کے نزدیک آہ　　ہوا دفن فرق شہ دین پناہ
روایت ہے اس طور بھی سنلو اب　　کہ اولاد عثمان کو بھیجا ہے جب
یزید شقی نے یہ ہدیہ کیا　　سر شہ اونہین کو ہے تحفہ دیا
ہوئی شاد اولاد عثمان کی سب　　کسی گھر مین مدفن کیا سر کا تب
روایت ہے یہ بھی سنین مومنین　　مدینہ مین آیا سر شاہ دین
لحد فاطمہ کی بنی ہے جہان　　ہوا دفن حضرت کا سر بس وہان
بہت سی روایات ہین کیا کہون　　مناسب یہی ہے کہ چپکا رہون

تاریخ و روز و سن شہادت امام علیہ السلام

غم شہ مین دلکو نہین میرے چین　　ہوئے قتل جسدن امام حسین
وہ فصل عزا اور ماتم کی ہے　　دو شنبہ وہ دسوین محرم کی ہے
سنہ ہجری اکسٹھ ٦١ تھی ہے آشکار　　وہ حاکم یزید شقی بدشعار
زمین کربلا کی جو مشہور ہے　　وہان قبر حضرت کی پر نور ہے

رہی تین یا سات دن یہ بکا ۔ بشیر ابن جذلم نے اوسدم کہا
کہ مولا یہان پر ہے خوف و خطر ۔ مناسب ہے اب جلد ہوئے سفر
پسند آیا حضرت کو اونکا بیان ۔ کہا سب چلین اب مدینے یہان
کہون کیا جو احوال رخصت کا تھا ۔ کہ ماتم ہر اک کا قیامت کا تھا
نہوتی تھین زینب وہانسے جدا ۔ بہت عرض مولا نے جسدم کیا
تو مجبور راضی ہوئین وہ جناب ۔ کیا قبر سے بہائی کے یون خطاب
نہ اے بہائی ہوتی ہین تمسے جدا ۔ کہ لاچار و مجبور ہون ہین فدا
کیا کربلا کی طرف پھر خطاب ۔ امانت ہے زہرہ کا یہ آفتاب
جو آئے تھے وہان سید الساجدین ۔ لکھا ہے سفر کی تھی وہ بیسوین

احوال دفن سر امام حسین علیہ السلام

کہون کیا سر شہ کا احوال صاف ۔ کہ اخبار مین ہے بڑا اختلاف
لکھون کچھ احادیث یہان مختصر ۔ دمشق اوسکا مدفن ہوا ہے خبر
روایت ہے یہ اور پیش نظر ۔ کہ لائے ہین اوس شہر سے کھود کر
کیا کربلا مین اوسے دفن تب ۔ روایت سنو اور بھی یا شہ اب
ہوا مصر مین دفن فرق امام ۔ کہ ہوتا ہے اوس جا بڑا اہتمام
وہان پر ہے مشہور مشہد کریم ۔ کہ ہوتی ہے تعظیم اوسکی عظیم

لکھا ہے کہ دو سو تھی وہ اشرفی / یزید شقی نے جو وہ نذر کی

مناسب نہ رد اوسکا سمجھے امام / مساکین پر بانٹ دین وہ تمام

روانگی اہلحرم بجانب کربلای معلی

مہیا جو سامان سفر کا ہوا / چلے پھر حرم جانب کربلا

بشیر ابن جذلم جو تھے خیرخواہ / کہ مقتول آل رسالت پناہ

ہوئے ہمرکاب جناب امام / کہ نا راستہ کا کرین اہتمام

سواران جنگی حفاظت کو تھے / کہ اہل حرم کے سیاست کو تھے

غرض بعد قطع منازل تمام / ہوا غاضریہ پہ سب کو مقام

سنا عورتون نے وہانکے جو حال / کہ تشریف لائے محمد کے آل

سر و پا برہنہ وہ آئین وہان / کہ تھے اہلبیت محمد جہان

شریک عزا تھین سب مومنات / بیان تھا کہ ہے ہے شہ خوش صفات

اسد کے تھے جو قوم عالی مقام / اونہون نے بنائین تھین قبرین تمام

نظر آئی جسدم کہ قبر حسین / حرم کے بیان کسطرح ہوئین بین

خصوصًا کہ زینب کا جو حال تھا / کہون کیا کہ کرتی تھین کیونکر بکا

وہ مرقد سے حضرت کے لپٹین تھین آہ / یوہین سب تھے آل رسالت پناہ

بیان کسطرح ہو جو ہوتے تھے بین / ہراک کے زبان پر تھا ہے ہے حسین

خدا کی قسم مین جو ہوتا وہان — جناب پدر آپ کے تھے جہان
وہ جو کچھ کہ ارشاد کرتے امام — بجا لاتا فی الفور مین لا کلام
نہ وہ قتل ہوتے کبھی زینہار — اگرچہ یہ ہوتا کہ انجام کار
کہ ہوتا میرا قتل نور نظر — نہ وہ قتل ہوتے کسی طور پر
مقدر مین جو تھا ہوا آشکار — ندامت ہے افسوس انجام کار
جو حاجت ہو کیجئے اوسے اب بیان — کہ منظور اوسکو کرون مین بجان
سنا جبکہ حضرت نے اوسکا کلام — کہا کوئی مجکو نہین تجھسے کام
مگر چاہتا ہون فقط اسقدر — کہ ملجائے شاہ شہیدان کا سر
زیارت کرون اور دیدون تجھے — کہ ہے آرزو یہ نہایت مجھے
جو لوٹا ہے اسباب لوادے اب — نہین اور کچھ مجکو تجھسے طلب
اگر چاہتا ہے میرا قتل تو — تو ہے یہ بس اوسوقت مین آرزو
کہ بھجوادے اہل حرم کو وطن — اوٹھاتے ہین ان سب نے رنج و محن
سنا جب شقی نے کلام امام — تو کرنے لگا وہ لعین یون کلام
ملیگا نہ سر باپ کا زینہار — عوض مال کا لیجئے بیشمار
بحل آپکا خون سے منے کیا — دلو جان سے بس عفو اب کر دیا
حرم کو وطن آپ لیجائیے — بجا میری تقصیر فرمائیے
تبرک لباس تھا وہ منگوادیا — کہ کچھ نقد اوس پر اضافہ کیا

جو ایک خوان مین سر کو لائے وہان | کہ قیدی تھے اہل حرم وہ جہان
اوٹھایا جو رومال اور کی نگاہ | بھری دل سے اوس شاہزادی نے آہ
کہا ہائے بابا ہوئے تم شہید | ہوئے ہم گرفتار قید شدید
لیا گود مین باپ کا اپنے سر | ہوئی چپ رکھا منہہ رخ شاہ پر
نہ آئی جو رونے کی اوس دم صدا | تو کچھ عورتون نے ہلا کر کہا
ہوا جبکہ معلوم وہ مر گئی | سفر جانب خلد وہ کر گئی
ہوا قید خانہ مین ماتم بپا | کہ اوسکو بیان مین کرون کیا بھلا

دوبارہ جانا اہلحرم کا دربار یزید شقی مین

لکھا ہے یزید شقی بد شعار | ہوا جب بہت نادم و شرمسار
کیا اونکی اظہار کو پھر طلب | کہا کیا ہے منظور فرماؤ اب
یہان شام مین کیجیے گا مقام | و یا اب وطن مین رہیگا قیام
دیا اہلبیت نبی نے جواب | کہ ہے وہانپہ قبر رسالتمآب
زیارت کا ہمکو ہے اب اشتیاق | کہ فرقت نہایت دلونپر ہے شاق
مخاطب ہوا پھر وہ سوے امام | بلایا قرین اپنے با احترام
کہا یا علی ہے یہ جو ابن زیاد | خدا کی رہے لعن اوسپر زیاد
کیا آپکے باپ کو جو شہید | خدا کا ہو اوسپر عذاب شدید

نہ طاقت کہ اسوار ہوں اونٹ پر — بٹھایا اونھین رسیان باندھکر
کسی پنڈلیان انکی تھین اسقدر — کہ بہتا لہو پیپ تھی گھٹ کر
سنا جب تو رویا یزیدِ لعین — اسی طور گریان تھے سب اہل کین

مصائبِ قیدِ خانہ وفاتِ دخترِ جناب سید الشہدا

ہوئے قید سب اہلبیت کرام — بحکم یزید شقی زشت فام
وہان کی مصیبت کرون کیا رقم — کہ روتا ہے اشک سیہ سے قلم
لکھا ہے کہ دختر تھی اک خورد سال — کہ حضرت کو تھی اوس سے الفت کمال
ہلی تھی بہت باپ سے اپنے آہ — بہت اوس سے حضرت بھی رکھتے تھے چاہ
غرض ایک دم تھا نہ اوسکو قرار — وہ ہر وقت روتی تھی بس زار زار
تڑپکر وہ کہتی تھی جسدم پدر — تو مان بہنین سمجھاتی تھین کسقدر
ہوئی شب تو کچھ نیند اوسے آگئی — کہ بس خواب مین باپ کو پاگئی
کھلی آنکھ یک مرتبہ ناگہان — کہ چلاتی تھی ہاے ای باباجان
وہ کرتے تھے مان اور پھوپھی سے بیان — لیئے تھے ابھی گود مین باباجان
یہ سنتے ہی سب ہوگئے بیقرار — ہوا شور رونے کا بس ایکبار
یزید شقی کے کھلے آنکھ جب — تو رونیکا پچھوایا اوسنے سبب
ملازم نے دی حال کی جب خبر — دکھاؤ وہ کہا باپ کا اوسکے سر

بہت خوش ہوا دیکھکر شہ کا سر — تبسم بھی کرتا تھا وہ بدگہر

چھڑی بید کی وہ لیئے تھا لعین — اوسی سے ہین کھولے لب شاہ دین

کہا ہنسکے دندان بہت خوب ہین — نہایت میرے دلکو مرغوب ہین

بہت جلد بوڑھے ہوئے تم حسین — لعین کہہ رہا تھا جو تھا دلکو چین

طلب پھر کیا سب اسیرونکو آہ — ہر اک پر شقی کر رہا تھا نگاہ

بتاتے تھے اعدا اوسے سب کے نام — یہ زینب یہ کلثوم عالی مقام

سکینہ سے کہنے لگا بدگہر — کہ روتی ہے تو کس لیئے اسقدر

دیا شاہزادے نے اوسدم جواب — نہو کیون مجھے گریۂ واضطراب

نہ مقنع نہ چادر ہے بالائے سر — کہ پڑتی ہے نامحرمونکی نظر

کہا اوس شقی نے بیان کر وہ سب — کہ گذری ہے تجھپر مصیبت جو اب

کہا مر گئے جیسے بابا حسین — نہ ہمکو ملا ایکدم بھر بھی چین

مصیبت سے اندوہ سے روتے ہون — کہ اوسدن سے ابتک نہین سوتے ہون

مجھے اوس شتر پر تھا بٹھلا دیا — کہ مجروح ولاغر تھا حد سے سوا

وہ چلنے مین گر پڑتا تھا بار بار — تو پیدل مین چلتی تھی بالای خار

شتر سے جو گرتی تھی مین خاک پر — لگاتا تھا کوڑے رجز بدگہر

نہ آتا تھا کوئی نجھے تھامنے — رجز ہے یہ حاضر تیرے سامنے

میرے بھائی سجاد بیمار ہین — مصیبت مین کیسی گرفتار ہین

سنا جب یزید شقی نے یہ حال ‏ ‏ کہ آئے ہین قیدی محمد کے آل
دیا حکم آوین یہان سب امیر ‏ ‏ اودہر سے جدہر ہوئے مجمع کثیر

دربدر پھرانا اہل حرم کا

ہوا حکم اعدا پہ جب آشکار ‏ ‏ پھرایا انہین دربدر اوس دیار
فرادیس پر جمع تھے خاص و عام ‏ ‏ وہان آئے یہ اہلبیت کرام
جو دروازہ ساعات مشہور ہے ‏ ‏ وہان بندیان ٹھہرین دستور سے
اوس جا کیا تین ساعت مقام ‏ ‏ ہوا لغضب وہ آہ فرق امام
بیان کیا کرون تھا جو ظلم شدید ‏ ‏ وہ دروازہ تھا جو کہ قصر یزید
توقف کیا وہانپہ اعدا نے جب ‏ ‏ کہ ملعون تھے اوسے اجازت طلب

اہلحرم کا دربار یزید مین جانا

شقی نے دیا حکم ہان لاؤ سر ‏ ‏ تو خولی ملعون جو تھا بدگہر
سر شاہ کو اوسنے دہویا ہے جب ‏ ‏ رکھا لا کے جلدی بہ طشت ذہب
جو ڈہانکا تھا رومال دیبا بھی آہ ‏ ‏ رکھا لا کے حاکم کے پیش نگاہ
یزید شقی تھا بصد کر و فر ‏ ‏ کہ بیٹھا تھا اوس وقت وہ تخت پر
بہت فاخرہ تن مین اوسکے لباس ‏ ‏ ارا کین دولت بھی تھے آس پاس

نبی کے جو روضہ پہ تو جائیو
ہمارا یہ احوال سنوائیو

کیا عرض جسدم وہان جاؤنگا
ہوا حکم جو وہ بجا لاؤنگا

یہان کوئی ارشاد خدمت ہو اب
سنا اور فرمایا اوسوقت تب

اگر ہوئین ممکن تو کچھ چادرین
ہمین لادے تا اپنا پردہ کرین

میرا کام اک اور بھی ہے یہان
کہ دل جس سے ہوگا بہت شادمان

لیئے ہے جو بھائی کا سر نیزہ دار
اگر آگے بڑھ جاتے یہ بدشعار

تو لوگونکی اوسپر پڑے گی نظر
نہ دیکھین گے اوسوقت پھر وہ ادہر

کہا مین نے آیا وہان چادرین
کہ اہل حرم اپنا پردہ کرین

دے مینے دینار دو سو تو جب
وہ سر لیکے ملعون بڑھا آگے تب

لکھون کیا مین احوال اوس شہر کا
کہ ارشاد کرتے ہین زین العبا

ہمین لائے ذلت سے یہان اسطرح
غلام حبش قید ہو جسطرح

نہو کوئی اوسکا معین و نصیر
جو حامی نہو اور ہو وہ اسیر

کہ حالانکہ ہر شخص ہے جانتا
محمد ہین نانا تو جد مرتضےٰ

مجھے موت آے کاش آئے وہان
ہوئے قتل بابا ہمارے جہان

نہ سہتا مین آفات قید شدید
نظر پھر نہ کرتا بذلت یزید

غرض وہانسے اعدا نے بھیجا برید
سوئے حاکم شام ملعون یزید

خبردار ہونا یزید ملعون کا

سلیمان نبی کا ہے مشہد جہان ۔ نظر آیا اوس جا پہ اور ہی سمان
جماعت ہے جنات کی نوحہ گر ۔ کہ روتے ہین کھولے ہوئے اپنا سر
کہا ہو جو شیعہ تو آؤ یہان ۔ کہ ہے مجلس شاہ تشنہ دہان
غرض اسکی اوس جا شراکت ہوئی ۔ حصول ثواب سعادت ہوئی

حال دمشق

دمشق آئی اوس جا سے وہ فوج شام ۔ یہانتک تھے مسرور سب خاص و عام
جو تھے سہل اک شیعہ پارسا ۔ بیان کرتے ہین اسطرح ماجرا
کہ حج سے پھرا مین تو آیا وہان ۔ نظر آیا کچھ اور ہے وہان سمان
جو احوال پوچھا ہوا آشکار ۔ کہ رویا مین اوس دم بہت زار زار
شتر آئے چالیس مجکو نظر ۔ کہ تھے اوس پہ اہل حرم نوحہ گر
امام زمان سید الساجدین ۔ چلے آتے تھے اک شتر پر وہین
کیے نوحہ وہ کیا کرون مین بیان ۔ کہ ہوتا تھا بیتاب مین بھی وہان
وہ مخدومہ جنکا تھا کلثوم نام ۔ ادب سے کیا مینے اونکو سلام
لیا اور کیا مجھسے اوسدم بیان ۔ کہ تجھپر کرے رحم رب جہان
ہوے قتل جب سے ہمارے امام ۔ نہین ہمپہ کرتا ہے کوئی سلام
غرض مینے اپنا دیا جب پتا ۔ تو بولے وہ بنت شہ لافتے

کہ ارشاد ہو جو وہ خدمت کرے
بھلا کچھ جو سوالی سعادت کرے

دیا حکم اے مومنِ پارسا
لئے ہے جو فرقِ امام وری

اسے جا کے اسوقت تفہیم کر
کہ پردہ حجاب آگے لے تشنہ کا سر

نگہ دیکھنے والون کی ہو ادہر
نہ اہل حرم پر پڑے تا نظر

گیا اور طلا اوسکو جبدم دیا
تو اوس نیزے والے کو راضی کیا

پھر اوسطرف سے یہ دیندار جب
کیا عرض حضرت سے اوسوقت تب

کوئی اور اب حکم ہو اے جناب
بجا لاؤن بے عذر اوسکو شتاب

ہوئے اوس سے مسرور شاہ انام
کہا ہے فقط اسقدر میرا کام

کہ گر چادرین ہوئین کچھ تیرے پاس
تو لادے مجھے اونکو ای حق شناس

گیا اور لایا وہین دوڑ کر
کہ تھا مرد تاجر جو وہ خوش سیر

عمامہ و پیراہن خوش نما
پئے نذر ابن شہ کربلا

کہ اتنے مین آیا وہان بدشعار
وہ شمر شقی تھا فرس پر سوار

بڑہا اوسطرف تاجر نیک نام
کہ بس اوسکے گھوڑیکی پکڑے لگام

شقی پر ہوا جب بہت خشمگین
غضبناک سنکر ہوا وہ لعین

کہا قتل اسکو کرو بیدریغ
یہ سنتے ہی پڑنے لگی اوسپہ تیغ

گرا غش مین سب کو ہوا یہ یقین
کہ اب مر گیا جان اسمین نہین

افاقہ ہوا رات کو اسکو جب
بدقت گیا سوی مسجد وہ تب

سحر ہوتے ہی لیگئے وہ لعین ‌‌ ‌‌ یہ سب رہ گئے روکے اوسدم حزین

منزل عسقلان

لکھوں منتخب سے روایت یہان ‌‌ ‌‌ کہ پہونچے یہ سب جانب عسقلان

وہ حاکم جو اوسجا تھا یعقوب نام ‌‌ ‌‌ کیا تھا شقی سنے وہان یہ مقام

یہ تھا کربلا مین بھی مردود دین ‌‌ ‌‌ لکھا الغرض حکم نامہ وہین

کہ باشندگان ہوئین اب شاد شاد ‌‌ ‌‌ ہمین مل گئی آج دلکی مراد

ہر اک مرد و زن اب کرے زیب و زین ‌‌ ‌‌ کہ لاتے ہین اوس جا پہ فرق حسین

غرض مرد و عورت نے پائی خبر ‌‌ ‌‌ بڑھا یہانسے یعقوب با کر و فر

وہانپر جو آیا تھا تاجر پیر ‌‌ ‌‌ نہ تھا اسقلان کا وہ تھا شخص غیر

ہوا دیکھتے ہی تعجب کمال ‌‌ ‌‌ غرض جبکہ پوچھا سنا سب وہ حال

یہ سنتے ہی احوال حیرت ہوئی ‌‌ ‌‌ بہت مرد تاجر کو رقت ہوئی

غرض تھا جو وہ مرد راہ یقین ‌‌ ‌‌ کیا خدمت سید الساجدین

کیا با ادب اوسنے جھک کر سلام ‌‌ ‌‌ تو اوسوقت بولے جناب امام

کہ اے شخص سبکو تو فرحت ہے آج ‌‌ ‌‌ تجھے کس سبب سے یہ [illegible]

کیا حال سب اوسنے اپنا بیان ‌‌ ‌‌ کہ ہوا یہ بندہ مسافر ہے یہان

مجھے حال اسدم ہوا آشکار ‌‌ ‌‌ غلام آپکا ہے یہ امیدوار

ادہر پیر نے اسقدر کی بکا — کہ پھر ایکی باری بھی غش کر گیا
افاقہ ہوا پھر نہ آیا نظر — کہ وہ عورتین سب گئی ہین کدہر
نکالا وہ سر قفل کو توڑ کر — مصلّے پہ رکھا ادب سے وہ سر
معطر کیا مشک و عنبر سے جب — کیا عرض تب پیر نے باادب
کہ اے سیّد اصفیاء جہان — تیری مدح مینے سنی اوسنے یہان
ثنا جنکی انجیل و تورات مین — نہین شک تری اب کرامات مین
خدا کے لیئے کر تو مجھسے کلام — بتادے مجھے جلد اب اپنا نام
میری جان مولا پہ ہوئے فدا — باعجاز ارشاد اوس سر نے کیا
کہ مظلوم ہون اور مغموم ہون — مین مقتول ہون اور مہموم ہون
مین وہ ہون کہ پیاسا ہوا ہون شہید — ہوئے ظلم اعدا کے مجھپر شدید
کہا رو کے کچھ اور فرمائیے — مجھے نام اپنا تو بتلائیے
کہا مین ہون سبط رسول خدا — پدر میرے ہین حضرت مرتضیٰ
بتایا کہ ہے نام میرا حسین — یہ سنتے ہی دل کا گیا اسکے چین
بہت رو دیا یہ سنکے وہ خوش سیر — جو ہمراہ اسکے تھے ستر نفر
عمامے سر و پیر سے پھینکے وہین — وہ زنار و ناقوس توڑے جو ہین
گئے خدمت سیّد الساجدین — ہوئے سب مشرف بہ آئین دین
شہادت کا سب نے ارادہ کیا — مگر شہ نے فرمان نہ اونکو دیا

بجنت کہا اور راضی کیا
دیا اوسنے اہل حرم کو مکان
کہ جس حجرہ میں تھا سر شاہ دین
جو روزن سے دیکھا تو تھا ایک نور
وہ چھت حجرہ کی شق ہوئی ناگہان
کہ حورین بھی آتین بے اہتمام
عماری حوا کی آتی ہے اب
اوسی بیچ دیتی تھین حورین صدا
اسیطور مریم بھی آئین وہان
جو موسیٰ کی خواہر ہین با احترام
بہت گرد حورین جلو دار ہین
کہا آنکھ بند کر ابعد سر جھکا
یہ سنتے ہی غش اسپہ طاری ہوا
افاقہ ہوا جب تو اسنے سنا
کہ ای مسیطور نظر ہان فدا
بہت جلد لیگا خدا انتقام
لئے بوسہ اوس سر کے پھر بار بار

سر دینکو مقفل اوسے دیدیا
ہوئی شب تو یہ پیر پہونچا وہان
چمک ایک نظر آئی اوسکو وہین
کہ ہے ماند جس سے تجلی طور
عماری نور الٰہی آئی وہان
ہٹو راہ دو ہے یہ اونکا کلام
کہ ایک اور آئی اسیطور جب
کہ ہٹ جاؤ آئی ہین اب آسیا
کہ پہنچی ہین کلثوم با عز و شان
کہ پھر سب سے بڑھکر ہوا اہتمام
مگر سب وہ غم مین گرفتار ہین
کہ آئی ہین اس جا پہ خیر النسا
کہ حجرہ مین ایک شور زاری ہوا
کہ کرتی تھی ماتم کوئی یون بکا
نہ کچھ رنج و غم کیجیو تو ذرا
عوض رنج کا بھی ملیگا تمام
کہ وہ حورین بھی تھین بہو بیٹیا

لعین نے کیا اوس سے جب بہانہ — تو راہب نے درہم دئے دس ہزار
دیا اور لیا اسنے لایا جو گھر — جو کھولا تو دیکھا یہ کہون کسقدر
کہا ہاۓ ای سید دوجہان — اگر آپکے ساتھ ہوتا وہان
تو مین آپ پر جان کرتا نثار — خدا جانتا ہے کہ ہون شرمسار
شراب اور بر دست اوٹھاونگا ہر — شفاعت کا اقرار کیجے مگر
سر شاہ پر ہے میری جان نثار — کہا دین احمد کو کر اختیار
ہوا جب یہ اعجاز شاہ انام — مسلمان ہوا سنتے ہی یہ کلام
سحر ہوتے ہی آگئے وہ سب کلاب — کہا لا کے ہمکو وہ سر دو شتاب
دیا اونکے مجبور فرق امام — غرض لیچلے سر کو وہ فوج شام
وہ درہم ہوئی ٹھیکری سبکے سب — کیا مشورہ ہونہ ظاہر یہ اب

دوسرا معجزہ ایک اور دیر پر

سنے وہان سے القصہ جب اہل شہر — تو بس اور ایک دیر آیا نظر
سنا ہے جو نصر خزاعی یہان — وہ ہے دوستدار امام زمان
ارادہ ہے لیلے شہیدونکے سر — نہین ہے ہمارا اوسے کچھ خطر
کہ اونکے ہے ہمراہ جم غفیر — خبر سنتے ہی ڈر گئے یہ شریر
کیا مشورہ دیر مین جارہین — کہ ہم صاحب دیر سے اب کہین

نہین کیا ہو محکوم حکم یزید ‌‌ کہا ہین مگر ہے یہ ظلم شدید
نہین آنے دینگے تمہین زینہار ‌‌ کیا تمنے یہ ظلم ای بدشعار
ہوئے دہانسے مایوس جب بدصفات ‌‌ تو مجبور ہوکے گئے وہ حمات
وہان بھی کسی نے نہ آنے دیا ‌‌ تو پہونچے طرف حمص کے بیحیا

منزل حمص پر ظہور معجزہ

در حمص پر تھا جو یہ شہر غیر ‌‌ کہ اوترے وہان جاکے نزدیک دیر
جو تھا پیر دیرانے خوش صفات ‌‌ نظر آئی اوسکو نئی واردات
کہ آواز آتی ہے مثل ہوا ‌‌ تتق نور کا از زمین تا سما
تعجب ہوا کی جو اوسنے نظر ‌‌ تو دیکھا کہ نیزہ پہ ہے ایک سر
درخشان ہے ایک نور مثل قمر ‌‌ فرشتونکا ہوتا ہے اس جا گذر
وہ کرتے ہین آکر سلام علیک ‌‌ وہ کہتے ہین ای سر سلام علیک
ہوا دیکھکر اسکو خوف و خطر ‌‌ غرض شب ہوئی سب تڑپکر بسر
سحر کو جو دیکھا کہ جاتے ہین سب ‌‌ تو احوال پرسان ہوا اونسے تب
سنا جب تو رویا بہت مرد پیر ‌‌ کہا یہانسے ہے کون سب کا امیر
بتایا کہ خولی کو ہے اختیار ‌‌ کیا اوس سے احوال دل آشکار
زیارت کی اس سر کی ہے آرزو ‌‌ فقط ایکدم بھر کو بس دیدے تو

لعینوں نے پر سلسلا ہوں سب فنے تیر / ہوئے پتھروں سے بھی زخمی غریب
کہا جلد یہاں سے روانہ ہو اب / غرض ایک قریہ کو بھاگے یہ سب

منزل نعمان

وہاں سے گئے شہر نعمان میں جب / تو باشندہ خوش ہو گئے سب کے سب
دیا انکو لاکر شراب و طعام / تو زینب نے اوس دم کیا یہ کلام
مسلط ہوا اب انپہ ایسا بشر / نہ رحمت کی انپر کرے وہ نظر

منزل شیزر

گئے شہر شیزر میں جب یہ لعین / تو باشندوں نے حال پوچھا وہیں
بیان جب لعینوں نے کیا ماجرا / کہا تم نہ ٹھہرو یہاں پر ذرا
ہوئی یہ کہ آباد وہ جنگ پر / وہاں سے بھی بھاگے یہ سب اہل شر

منزل قرطان

گئے پاس قرطان کے جب بدشعار / تو چھوٹا سا باشندوں کا تھا حصار
کیے بند دروازے وہاں سربسر / ہوئے جب یہ مجبور سب اہل شر
وہ خولی جو ملعون تھا اور لعین / کہ بولا کہ در کھولتے کیوں نہیں

چلے جبکہ مرشاد سے سب یہ خیل — تو ٹھہرے یہ جا کر مقام نخیل
لکھا حال یہ اہل موصل کو جب — کہ آؤ ملاقات کو سب کے سب
وہ خالد جو موصل کا سردار تھا — پسندیدہ اطوار دیندار تھا
یہ سنتے ہی اعدا کو بھیجا پیام — تمہارا نہین شہر مین میرے کام
چلے جاؤ بس جلد یہانسے شتاب — وگرنہ کرونگا مین تم پر عذاب
ابھی جانے پائے نہ تھے یہ لعین — کہ آپہونچے دیندار انکے قرین
لکھا ہے کہ چالیس ہو تھے سوار — ہوئے قتل ستر جو یہ بدشعار
وہ جرار دیندار تھے خوش تیر — کیا قصد لے لین شہیدونکے سر
مگر وہانسے فوراً یہ بھاگے لعین — وہان ایک لمحہ بھی ٹھہرے نہین

منزل سراجین

پلٹ کر نہ رخ اسطرف کو کیا — سراجین کی رحبہ پہ بس دم لیا
رہے رات بھر وہان یہ خانہ خراب — ہوا خوب شغل شراب و کباب
سحر کو اوٹھے سو کے وہ بدشعار — وہان سے وہ پہونچے جو زیر حصار
وہ تھا شہر خزا اور رعایہ کثیر — اوسیکے بستی نزدیک ٹھہرے شریر
لکھا وہانکے باشندونکو اپنا حال — ہوا سب کو سنتے ہی رنج و ملال
چڑھے قلعہ پر وہ سب اہل یقین — بہت لعن اور گالیان انکو دین

منزل تکریت

یہ پہونچے ہین تکریت کی پاس جب — تو باشندونکو وہانکی لکھا یہ تب
ملاقات کو آؤ تم سب یہان — کہ ہو قتل سادات سے شادمان
ہوئی جب وہ آراستہ سب کے سب — نصارہ نے پوچھا کہ ہے کیا سبب
سنا جب تو گریان ہوئے اہل دیر — اگرچہ وہ رکھتے تھے مذہب بھی غیر

منزل نملہ

ہے جبکہ تکریت سے اہل شر — جو پہونچے ہین نملہ کے وہ راہ پر
تو جنات کی آئی اوسے صدا — کہ وہ کرتے تھے شہ کے غم مین بکا

منزل مرشاد

وہانسے چلے جب وہ ملعون تمام — کیا جا کے مرشاد پر بس مقام
ہوئے اہل قریہ کو جبدم خبر — جو آئے تو دیکھے وہ پر نور سر
سر شہ جو نور خدا تھا نمود — مشرف ہوئے اور بھیجا درود
یہ تھے دلسے از بسکہ پرہیزگار — لون اعدا یہ کی لعن بھی بار بار

منزل کحیل

حکایت ہے یہ ابن طاؤس سے — روایت ہے یہ ابن شاذون سے
وہ مردود دین تھا جو ابن زیاد — روانہ کیا نامہ ہو شاد شاد
یزید شقی کو سوی ملک شام — لکھا سب احوال قتل امام
کہ سر آئے ہیں یہاں شہیدونکے اب — دریہ بھی گرفتار ہیں سب کے سب
یزید شقی نے پڑھا جب یہ حال — ہوئی دیکھ کر اوسکو فرحت کمال
لکھا حکم نامہ کہ ابن زیاد — نہایت ہے یہ دل ہمارا تجھ سے شاد
شہیدونکے سر اور اہل حرم — یہاں بھیج دے ہیں منتظر اوسکے ہم

کوفہ سے اہل حرم کی روانگی

جو آیا یہ خط سوے ابن زیاد — ہوا اوسکے خوش ہونے سے یہ بھی شاد
وہ شمر شقی اور خولی لعین — وہ عمر ابن حجاج مردود دین
وہ شیث شقی کافر بدمآل — کہ تھے بالیقین سب یہ اہل ضلال
کیا حاکم کوفہ نے جب طلب — تو فوراً یہ حاضر ہوئے سب کے سب
کہا سر شہیدونکے اور یہ اسیر — حفاظت سے لیجاؤ سوئے امیر
غرض لیچلے وہ شہیدونکے سر — ہوئے ساتھ اہل حرم نوحہ گر
نہ کوفہ میں اوس دم کیا پھر قیام — چلے ساتھ ہی یہ سوئے ملک شام
شقاوت کو اونکے کوئی کم کیا لکھے — جہاں تھے منزل پہ بس جا بجا

کہا او شقی کیا نہیں جانتا کہ ہیں اونکے جد خاتم الانبیا
شفاعت کی امید کس سے ہے اب ارے کوئی کرتا ہے ایسا غضب
تجھے دین و دنیا میں ہوگا نہ اوج نہ ہیں تیری زوجہ نہ تو میرا زوج
نکل میرے گھر سے ابھی بد شعار یہ کہکر اوٹھی وہ زن نیک کار
لگایا اوسے دستہ ہاون کا جب تو پڑتے ہوئے سر کو بھاگا وہ تب
جو تھی زوجۂ ثانیہ پارسا یہاں سے شقی اوسکے گھر پر گیا
جو اوس نیک بی بی نے دیکھا جلال ہوئی اوسکو اوسوقت حیرت کمال
بہت دل پہ جب بیقراری ہوئی تو بیساختہ اشکباری ہوئی
ہوئی شب تو خولی نے با صد شرر رکھا فرق اطہر میان تنور
شقی سو رہا زوجہ سوئی نہیں کہ رہ گئی تھی وہ ہمدم دردِ دین
بیان کرتی ہے وہ زن پارسا کہ اوس سر سے قرآن کی آئی صدا
بہت روئی اعجاز یہ دیکھکر کہ غش آیا بیتاب تھی اسقدر
سنی او سینے آواز خیر النسا کہ نزدیک سر کر رہی ہیں بکا
کبھی بوسے لیتی ہیں اوس سر کی آہ بحسرت کبھی کر رہی ہیں نگاہ
وہ بیتابی دل سے کرتی ہیں بین کہ ای میرے مظلوم بیکس حسین
ہوئی کسقدر ہائی بیٹا ستم نہ پانی پلایا تجھے مرتے دم

خط ابن زیاد یزید کو اور اوسکا جواب

خزیمہ جو دروازہ ہے بالیقین — وہاں پر رہے ایک ساعت لعین

جانا اہلحرم کا دربار ابن زیاد میں

وہ کوفہ کا حاکم جو تھا بدنہاد — جو مشہور ملعون ہے ابن زیاد
کیا اوسنے اوسوقت دربار عام — گئے سامنے اہلبیت کرام
ہوا نام پرسان وہ مردود دین — کہا قتل ہوں سید الساجدین
جو زینب کو دیکھا بہت بیقرار — تو باز آیا اس امر سے بدشعار
ہوا جائزہ سے جو فارغ لعین — تو محبس میں یہ عورتیں سب گئیں
مقفل کیا قیدخانہ کو آہ — کہ تھی قدر آل رسالت پناہ
کیئے بعد اسکے طلب اوسنے سر — کہ ایک ایک پر کی شقی نے نظر
جو نخوت سے پر اپنے وہ مغرور تھا — سر شہ کو دیکھا تو مسرور تھا
کہا اوسنے خولی سے لے شہ کا سر — حفاظت سے رکھیو اسے اپنے گھر

اعجاز سر امام حسین علیہ السلام

جو خولی نے پایا سر شاہ دین — تو رومال میں گھر کو لایا لعین
چمک سر کی جسدم نہایت ہوئی — تو خولی کی زوجہ کو حیرت ہوئی
کہا کیا ہے اسمیں کہا شہ کا سر — بہت روئے وہ مومنہ خون جگر

بیان کرتا ہے حال رنج و فغان ۔ کہ مین در پہ قلعہ کے تھا ناگہان
ہوا شور کچھ پوچھی مینے خبر ۔ کہا مجھسے مرد و زنے اسقدر
کہ اک خارجی تھا بسوی عراق ۔ ہوا حاکم شام کو بس یہ شاق
تو سر لائین ہین اوسکا امیر خط ۔ وہ قیدی بھی آتے ہین پیش نظر
سنا مینے جب نام تو غم ہوا ۔ کہون کیا میرے دل کا عالم ہوا
جو دلپر تھا میرے الم کا وفور ۔ بہانے سے اوسکو کیا مینے دور
غرض اسقدر مین ہوا نوحہ گر ۔ کہ آنکھونکے جانیکا تھا مجکو ڈر
ہٹے لوگ تھوڑے سے جب پاس کے ۔ گیا مین محلہ مین کناس کے
تماشائیونکا تھا ہر جا ہجوم ۔ مگر میرے دلپر تھا ابر غموم
پڑی میری اوس سمت جسدم نظر ۔ کہ اہل حرم اونپہ تھے ننگے سر
نہ اس سمت تھا مجمع خاص و عام ۔ جو تھین عورتین یہان پہ بالای بام
تو کچھ روٹیان اور خرمہ وہ اب ۔ وہ بچونکو دیتی تھین ہے ہے کیا غضب
صغیرہ و نسے کلثوم مریم جناب ۔ اونھین لیکے بس پھینک دیتی تھی شتاب
زبان مبارک پہ تھا یہ کلام ۔ کہ سادات پر ہے تصدق حرام
غرض مینے کی اوسطرف جو نظر ۔ تو دیکھا کہ آتے ہین نیزونپہ سر
سر شاہ دین سب کی آگی ہی راہ ۔ کہ ہے اوسپہ فرق رسالت پناہ
درخشان ہے مانند ماہ منیر ۔ حرم رو رہے ہیں بحال تغیر

جو ہین نعش چھوٹے کی پھینکی وہان — گلے ملکے دونو ہوئے ہین روان

شقی نے سنی نعش سے یہ صدا — کہ جو ظلم ہم پر کیا بے خطا

عوض اسکا پائیگا تو جلد تر — غرض لے گیا جب لعین دونو سر

ہوا خشمگین اوسپہ ابن زیاد — غلام حبش کو کیا اوسنے یاد

دیا حکم حارث کو تو قتل کر — اوتارے جہان اسنے بچونکے سر

جو اسباب اسکا ہے تو لے سب — کہ تھا بہت ظلم اسپر جواب

تو مین دونگا درہم تجھے دس ہزار — ہوا ابتو آزادے نیک کار

غرض لے گیا وہ خجستہ صفات — اوسیوقت حارث کو سوی فرات

کیا قتل اور نعش پھینکی ہے جب — تو پھر آئی دریا سے فوراً وہ تب

جلایا اوسے آگ مین بے خطر — کہ ناریکی ہوتی ہے آتش مقر

اگرچہ ہے دلگیر میرے ابر غم — مگر پھر لکھون حال اہل حرم

روانگی اہلحرم کربلاے معلی سے جانب کوفہ

چلا کربلا سے عمر بدشعار — تو اوشتونپہ آل نبی تھے سوار

غرض لے چلا جب وہانسے لعین — لکھا ہے محرم کی تھی گیارہوین

بیان کیا کرون راہ کی سختیان — غرض آئے کوفہ مین سب بیکسان

بہت مختصر عرض منظور ہے — کہ مسلم جو گھبکار [illegible] ہے

یہ سنکر ہوا خشمگین رو سیاہ
کیا قتل بیٹے کو بھی بیگناہ

یتیمونکے جانب بڑھا بدشعار
کہا دونون نے اوس سے باانکسار

کہ اے شیخ ہم دونو پر رحم کر
خدا کے لیئے خون ناحق سے ڈر

نہین چاہیئے اسطرح کا عناد
جو حاکم ہے کوفہ کا ابن زیاد

ہمین زندہ پہونچا دے تو اوسکے پاس
نہین یہ گوارہ تو بس بے ہراس

ہمین جاکے بازار مین بیچ ڈال
سنا جب تو بولا لعین بدخصال

تمہارا ابھی قتل منظور ہے
کہ زندہ بچو یہ بہت دور ہے

کہا ہے ارادہ یہی تیرا جب
نمازونکی مہلت تو دے ہمکو اب

اجازت ملی جب تو دونو یتیم
بجالائے طاعت بشوق عظیم

ہوئے جبکہ فارغ تو حارث لعین
بڑے کیطرف اب چلا خشمگین

جدا کر دیا ہاے بچے کا سر
تڑپنے لگی نعش بھی خاک پر

لکھون کیا کہ چھوٹا تھا جو بیقرار
کہ روتا تھا اوسوقت وہ زار زار

زبان پر تھا نوحہ کہ ای بھائی جان
ہمین تمنے غربت مین چھوڑا کہان

غرض اسکو بھی قتل اوسنے کیا
سرونکو یتیمون کے خود لے لیا

مناقب سے لکھتا ہون تھوڑا سا حال
کہ حارث شقی تھا جو وہ بدخصال

بڑے کو کیا قتل ملعون نے جب
تو دریا مین پھینکی تھی وہ نعش تب

وہ ٹھہری رہی نعش بالای آب
نہ پانی مین تھا کچھ اوسے اضطراب

جو ہوتا تھا اونپہ ظلم عظیم ترپتے تھے روتے تھے دونو یتیم

سحر ہوتے ہی پہچلا بد صفات پئے قتل اونکو کنارِ فرات

زن صالحہ اور پسر نیک کا بہت رو کے سمجھاتے تھے بار بار

نہ دونوکی ہرگز سنی اوسنے بات چلا لیکے جسدم کہ سوی فرات

گری پاؤں پر مومنہ آہ آہ کہا دو نبچے ہیں یہ بیگناہ

نہ منت سنی اور ہوا خشمگین زن صالحہ کو وہ جھڑکا لعین

سنی مومنہ کی نہ جب اوسنے بات تو پہونچا اونہیں لیکے سوئے فرات

غلام حبش ایک تھا خوش سیر کہا اوسے یہ تلوار انہیں قتل کر

بڑہا جبکہ بچونکے جانب غلام یتیموں نے اوسسے کیا یہ کلام

موذن محمدؐ کے جو تھے بلال سنا ہے کہ تو ہے اونہیں کا غلام

جو پوچھا کہ تم کون ہو تب کہا کہ ہم دونو ہیں عترت مصطفیٰ

ہمارے پدر مسلم ابن عقیل قدم پر گرا اونکے عبد جلیل

اوسیوقت تلوار کو پھینکر کیا اپنا اوس ظلم سے یوں مفر

گرا جاکے دریا میں خوش صفات خدا نار دوزخ سے دیگا نجات

جو حارث نے دیکھا بڑہا خود لعین لیئے ہاتھ میں اپنی شمشیر کین

یتیمونکو چاہا کرے قتل جب تو فرزند اوسکا بڑہا آگے تب

قسم دیکے اوسنے کہا ای پدر نہ انکو خدا کے لیئے قتل کر

علی ولی اور حسن مجتبیٰ — یہ سب اور مسلم بھی ہین ایک جا
کیا سب نے مسلم سے اوسدم خطاب — تمھین کیا ہے جو درمیان کلاب
یہ نور نظر تمنے چھوڑے وہان — کہا ہوئینگے کل یہ دونو یہان
دیا بھائی نے بھائی کو جب جواب — یہی بھائی مینے بھی دیکھا ہی خواب
گلے ملکے دونو ہوئے بیقرار — بہت روئی اوسوقت وہ زار زار
لعین نے سنی جب صدائے بکا — تو حجرے کے جانب وہ ملعون چلا
اندھیرے مین آتا نہ تھا کچھہ نظر — تو رکھتا تھا وہ ہاتھہ دیوار پر
پڑا ہاتھہ چھوٹے پہ جب ناگہان — تو بولا شقی کون ہو تم یہان
کہا ہم ہین مسلم کے دونو پسر — چھپے ہین تیرے گھر مین یہان آنکر
شقی نے دیا سنکے اونکو جواب — کہ ناحق پھرا ساری دن مین خراب
تفحص تمھاری رہی تا بہ شام — تھکا آپ بھی اور فرس خوشخرام
یہانتک کہ گھوڑا میرا مر گیا — میرے دل پر داغ الم دھر گیا
میرے گھر مین موجود ہو تم یہان — چھٹوگے میرے ہاتھہ سے اب کہان
جو مارا طمانچہ رخ پاک پر — بڑا اگر پڑا ہائے بس خاک پر
بہا خون دانتو لبنسے بھی آہ آہ — کہ چھوٹے کو مارا یوہین بیگناہ
جو حجرے کے باہر وہ لایا لعین — کسے دونو کے بازو وہی نازنین
کہون کیا کہ تھا سنگدل کسقدر — بندہا اونکو رکھا یوہین تا سحر

سبب کیا ہے تو آج ہے خستہ حال
مقید تھے مسلم کے نور نظر
ہوا حکم حاکم کا جو لائیگا
پھر انعام بھی اونکے لیئے کسقدر
سنا مومنہ نے جو اوسکا بیان
خدا کا نہیں خوف تجکو ذرا
گرفتار کرنے اوسے جائی تو
یتیموں نے ہے کیا کیا قصور
شقی نے نہ مطلق دیا کچھ جواب
ابھی خوب سویا نہ تھا نگہبان
صدا آئی حجرہ سے جو ایک بار
کہا کون کرتا ہے حجرہ میں خواب
وہ چپ ہو رہی اسطرح نیک زان
جو سوتے تھے وہ طفل مسلم جہان
محمد نے بھائی سے اپنے کہا
ہلاکت کا آیا زمانہ قریب
کہو کیا نظر آیا اسوقت خواب

کہا کیا کہوں اپنے دل کا ملال
نجانے کہ بھاگے ہیں دونو کدہر
وہ انعام سرکار سے پائیگا
نہ آئے کسی جا پہ مجھکو نظر
کہا واے ہو تجھپہ امی بدگمان
کہ ہو جو کہ اولاد خیر الورے
کہ انعام حاکم سے بس پای تو
ارے اِس ارادہ کو رکھہ دلسے دور
گیا وہ لعین جانب فرشِ خواب
سنی سونے والونکی آواز وہان
وہ بستر سے فوراً او ٹھا بدشعار
نہ اوس مومنہ نے دیا کچھ جواب
کہ گویا سنا کچھ نہیں یہ سخن
کھلی ایک کی آنکھ ناگہ وہان
کہ بھائی براہیم سوتے ہو کیا
وہ جاگے تو پوچھا کہ میرے حبیب
کہا میں نے دیکھا رسالت مآب

نہ تھا ہوش واقف تھے وہ خستہ تن
کہ تھا وقت شب جائیں نیچے کہاں

ہوئے پھرتے پھرتے جو اونکو سحر
نظر آیا اوسدم بڑا ایک شجر

ہوئے ڈر سے اوپر وہ اوسکے نہاں
کہ ایک چشمۂ آب نیچے تھا وہاں

کنیز ایک آئی وہاں بھر آب
نظر آگئے اوسکو دو آفتاب

کہ پنہاں شجر میں ہیں غم خوردہ دل
جو پوچھا بیان سب کیا اپنا حال

سنا اور روئے بہت زار زار
کہا ہوئے تم پر سے لونڈی نثار

مری بی بی ہے مومنہ پارسا
تمہارے گھرانے پہ دل سے فدا

چلو میرے ہمراہ اب تم وہاں
کہ رکھے گی دونوکو مانند جان

گئے اوسکے ہمراہ آیا جو گھر
تو لونڈی نے کی پہلے جا کر خبر

سنا جبکہ بی بی نے اوسکا بیان
تو لینے کو بچوں کے آئی وہاں

کیا عرض چلئے مرے گھر میں اب
غرض لائی دونوکو با صد ادب

جدا رہنے کو ایک حجرہ دیا
وہاں فرش بھی آپ اوسنے کیا

میسر جو ایسی سعادت ہوئی
تو دل سے وہ مصروف خدمت ہوئی

ملا تھا جو تھوڑا سا امن و امان
گلے ملکے سوئے وہ دونو وہان

کہ اتنے میں آ پہونچا مردود دین
وہ شوہر جو تھا مومنہ کا لعین

تفحص انہیں دونو کی تھی جو کی
تھکا تھا بہت ساری دن کا شقی

کہا زوجۂ صالحہ نے یہ جب
کہ پاتی ہوں آثار رنج و تعب

کہا ایک نے دوسرے سے بیان / کہ معلوم ہوتا ہے اے بھائی جان
یونہین ایکدن بس گذر جائینگے / اسی قیدخانہ مین مرجائین گے
مناسب ہے داروغہ آتے یہان / کرین اوس سے احوال اپنا بیان
کہ شاید کرے قید سے اب رہا / سنا بھائی نے جب تو اچھا کہا
ہوئی شب تو داروغہ آیا وہان / غذا حسب دستور لایا وہان
کہ دو نان جو اور تھا گرم آب / کیا دونو بچون نے اوسدم خطاب
کہ ای شیخ ہے واقف مصطفے / کہا اوسنے ہین وہ شفیع الورے
کہا پھر کہ اس بات کو تو بتا / علی ولی کو بھی ہے جانتا
وہ بولا کہ ہین وہ ہمارے امام / وصی بلافصل خیر الانام
کہا جانتا ہے تو مرد جلیل / بتا کون مسلم ہین ابن عقیل
کہا وہ ہین ابن عم مصطفے / مین اونکو بھی ہون خوب جانتا
کہا ہم ہین دو بھائی اونکے پسر / بسر ہو گیا قید مین سال بھر
تجھے کیا ہے جو رحم آتا نہین / ترس بچون پر بھی کھاتا نہین
یہ سنتے ہی وہ ہو گیا بیقرار / بہت رویا مشکور حالی زار
کہا گر کے قدمون پہ مین ہون فدا / یہ در رہا زندان کا ہے اب کھلا
میری عفو تقصیر فرماؤ تم / جدھر چاہو اسدم چلے جاؤ تم
نکل آئے زندان سے وہ خوردسال / مگر کیا بیان کیجئے اونکا حال

حرم اور سجاد کو انے وہان
شہیدونکے کشتے پڑے تھے جہان

جو نعشون پہ پہونچے یہ سب سوگوار
تو روتے تھے مانند ابر بہار

سکینہ نے دیکھی جو نعش پدر
کہون کیا کہ تھی کسقدر نوحہ گر

نظر آئی زینب کو نعش حسین
بیان کسطرح ہو گئے جو کہ بین

چھڑایا ہے اعدا نے جسطور سے
بیان مین کرون اوسکو کسطور سے

لکھون حال مسلم کے بیٹون کا بیان
تو پھر سلسلے سے کرونگا بیان

حال یتیمان حضرت مسلم

امالی سے لکھتا ہون اب یہ خبر
عداوت لعینونکو تھی کسقدر

جلاتے ہین عاشور کو جب خیام
ہوئے مضطرب اہل بیت کرام

نہ تھی ایک کی دوسرے کو خبر
نکل آئے مسلم کے نور نظر

پکڑ کر کوئی لیگیا بد شعار
وہ کوفے مین نزدیک ابن زیاد

جو داروغہ محبس کا مشکور تھا
وہ اس عہدہ پر وہان پہ مامور تھا

بلا کر کہا دونو کو قید کر
نہ کیجیو ترحم کی انپر نظر

نہ دینا کبھی انکو اچھی غذا
انہین سرد پانی نہ ہرگز پلا

جو ظالم نے یہ حکم اوسکو دیا
تو دونو کو قید اوسنے جا کر کیا

گزر جب گیا دونو پر ایکسال
یتیمون کا ہونے لگا غیر حال

کیا دفن کشتونکو اپنے تمام
نہ غسل و کفن نعش حضرت کو تھا
کہ افشان و خیزان بروئی ہین

اسیو اسطے بس کیا تھا مقام
یونہین سب شہیدان راہ خدا
یہ ہے سب بحکم عمر بس وہین

اسیری اہلحرم

عمر نے دیا حکم ہان فوج شام
وہ ذریت خاتم الانبیا
عماری نہ ہودج دے اونکو آہ
شتر جو کہ لاغر تھے اور ناتوان

گرفتار ہون اہل بیت کرام
کہ تھی پاس جنکے نہ کہنہ ردا
کیا قید اعدا نے بس بیگناہ
سواری کو اعدا غرض لائی وہان

اسیری حضرت عابد

کرون حال عابد کا کیونکر رقم
کہ مولا نہایت سے تھے بیمار آہ
گلے مین جو وہ طوق آہن کا تھا
عجب گردش چرخ ہے پیر تھی
نہ کچھ فرش پشت شتر پر کیا

کہون کس زبان سے ہوئے جو ستم
ستاتے تھے اوس پر بھی وہ روسیاہ
ڈہلا جاتا انبار سے منکا تھا
کہ ہاتھہ نہین پاؤن مین زنجیر تھی
سواری حضرت کو لا کر دیا

ورود اہلحرم قتلگاہ مین

نہین تجھکو کافی ہوا اے عمر | کہ ہے قصد اسکا بھی اے بدگہر
ارادہ یہی ہے اگر او لعین | کہ اسکے بھی سر پر چلے تیغ کین
تو پہلے مجھے قتل کر بدشعار | مرے بعد پھر ہے تجھے اختیار
سنا جبکہ زینب کا اوسنے بیان | کہا اوسکو رہنے دو ہے نیم جان
کہانتک بیان ہوئے حال ستم | لکھون مختصر لٹ گئے سب حرم
وہ ناری تھے ازبسکہ سب فوج شام | جلائے خیام امام انام
کیا اہل عصمت کو بے پردہ آہ | نہ کچھ جرم تھا اونکو نی گناہ

روانگی سرہائے شہدا

لکھا ہے کہ خیمہ کی غارت ہوئی | لعینونکو جسدم فراغت ہوئی
عمر نے دیا حکم بس ایکبار | شہیدون کے سر کاٹ لائے سوار
جدا ہو گئے سر شہیدونکے جب | کیا اونکو تقسیم ملعون نے تب
ہوئی عمر اور قیس شمر لعین | روانہ سوی کوفہ یہ اہل کین
جو آل نبی کے یہ بدخواہ تھے | سرون کے حفاظت کو ہمراہ تھے

نعش شہدا بے غسل رہنا

دہم کو کیا قتل سادات کو | عمر کربلا مین رہا رات کو

یہ زینب کا ارشاد ہے جا بجا
مین دروازے پر اوسکھڑی تھی کھڑی
نظر آیا ایک ازرق العین یان
جو ہین میری بندیونکو بھی لیلیا
وہ غش مین تھے بالائی فرش ادیم
کہ اسنے و رسے فرش کھینچا وہ آہ
غرض آئے جب اور او سجاد لعین
بیان کیا ہو جو کچھ تھا ظلم و ستم
عمر آیا جسدم کہ با کر و فر
بمنت یہ سب بیبیون نے کہا
کوئی غیر یہ وارث ہمارے نہین
او نہین ہمکو دلوا دی تو ای عمر
عمر نے کہا پر نہ اعدا نے دین
بڑہا وہان سے آگے جو وہ بد گہر
کہ اعدا سے ملعون نے جب کہا
یہ باتین جو زینب نے اوسکی سنین
کہا قتل سبط نبی کو کیا

کہ جب مر گئے سبط خیر الوری
کہ ناگہ نگہ میری جو جا پڑی
ردا اوسنے چھینی مری ناگہان
تو رخ سوی سجاد اوسنے کیا
کیا اونیہ عدوان نے ظلم عظیم
گرا اونہہ کے بھل ہائے وہ بیگناہ
ردائین سرونپر سے چھینے لگین
لٹا مال و اسباب اہل حرم
تو فریاد کرتے تھے سب نوحہ گر
کہ ہم سب ہین اولاد خیر الوری
تری فوج نے چادرین چھین لین
کہ نامحرمون مین ہوون ننگے سر
کہ تھے سبکے سب وہ شقی اور لعین
تو سجاد بیمار آئے نظر
اسے کسلیئے تمنے باقی رکھا
لپٹ کر بھتیجے سے رونے لگین
نہ پانی بھی تا مرگ اونکو دیا

پکڑتا تھا دانتون سے جسکو فرس — تو مایوس ہوتا وہ جینے سے بس
بہت سے کیئے قتل پیدل اسوار — مگر باز آیا نہ وہ راہوار
جو سب کو تھی جانون کی اپنے پڑی — عمر کو ندامت ہوئی اوس گھڑی
کہا پاس سے اسکے ہٹ جاو سب — مزاحم نہ اسکا کوئی ہوئے اب
اسی حال پر اسکے ہان چھوڑ دو — یہ جاتا ہے دیکھو کہان چھوڑ دو
ارادہ ہے کیا اسکو دیکھو تو اب — غرض ہٹ گئے سنکے وہ سب کے سب
ہوا جبکہ گھوڑے پر یہ آشکار — کہ دربے نہین میرے پیدل سوار
وہ کرتا تھا پھر اسطرح پر فغان — کہ جسطرح ان کا مرجائے بیٹا جوان
بیان کیا ہو احوال گھوڑے کا آہ — وہ ہر نعش پر جاکے کرتا نگاہ
وہان صاف ہوتا تھا یہ آشکار — تجسس یہ کرتا ہے اپنا سوار
جو ہین نعش حضرت کے آیا وہ پاس — تو روتا تھا ایسا وہ آقا شناس
کبھی سونگھتا تھا وہ خوشبوئے شاہ — بحسرت کبھی کر رہا تھا نگاہ
گلوئے بریدہ کے بوسے لیئے — بہت زور سے آہ و نالہ کیئے
پھر اپنے ماتھے پہ خون امام — چلا نالہ کرتا وہ سوئے خیام
در خیمہ پر آکے دی جب صدا — لکھون کیا جو احوال سب کا ہوا
نہ تھا غم مین مولا کے اوسکو قرار — تڑپ کر وہین مرگیا راہوار

تاراجی خیام

وہ مالک لعین تھا جو ابن نسیر — زرہ لے گیا شہ کی بس وہ شریر
جو اسود کہ تھا ابن خالد لعین — تو لی اوسنے نعلین سلطان دین
جو بجدل کہ ملعون تھا ابن سلیم — کیا آہ اوسنے بھی ظلم عظیم
درم اونگلیوں پر تھا حضرت کے آہ — انگوٹھی پہ اوسکی پڑی جب نگاہ
کیا قطع انگشت اطہر کو جب — نکالی انگوٹھی وہ حضرت کی تب
وہ تھا قیس جو ابن اشعث لعین — ترحم نہ تھا اوسکے دلمین کہین
ستم شاہ پر یہ شقی نے کیا — کہ نذرانہ چادر کو بھی لے لیا

حال رہوار امام ع

سنو حال رہوار کا اب یہان — کہ میدان مین کرتا تھا شور و فغان
وہ روتا تھا اس طور سے زار زار — کہ جسطور روتی زن سوگوار
وہ ڈھلکا ہوا زین تن سب فگار — لٹکتی ہوئی باگ خود بیقرار
اسی طور میدان مین تھا پھر رہا — پکڑ لاؤ اسکو عمر نے کہا
یہ سنتے ہی دوڑے اودھر کو سوار — فرس نے جو دیکھا کہ وہ بد شعار
کہ اب درپئے رنج و آزار ہین — گرفتار کرنے پہ تیار ہین
ہوا جسطرف بادپا حملہ ور — تو اوس سمت نہ بچتا تھا وہ بدگہر
کسیکو تو ٹاپون سے روندا اوس — کسیکو گرایا بروئے زمین

ہٹا سنکے حضرت کا جسدم کلام ہوئے قبلہ رخ اوسگھڑی خود امام
ادا کر چکے جب نماز خدا مگر ہو چکا تھا نہ سجدہ ادا
ہوا مستعد پھر وہ شمر لعین کہ رکن امامت گرادے وہین
تڑپتی رہی دختر مرتضیٰ بچالے کوئی اسکو بہر خدا
خدا کے لیئے شمر اتنا ٹہر کہ پھر دیکھہ لون بھائی کو اک نظر
وہ احوال زینب کا تھا جسطرح کہون سوی خیمہ گئین کسطرح
نہ ہرگز سنا اوس شقی نے کلام کیا بیخطا ہاے قتل امام
خدا کا کیا کچھہ نہ خوف و خطر رکھا نیزہ پر شاہ بیکس کا سر
ہوا تیرہ و تار سارا جہان لرزتے تھے کوہ و جبل انس و جان

تاراجی پوشاک امامؑ

لعینون کو تھا کچھہ خدا کا نہ پاس بڑھے تا کہ حضرت کا لیوین لباس
وہ کرتا تھا اسحاق کا زیب بر لیا جو کہ ملعون نے بس بیخطر
اوتارا تو دیکھا کیا جب شمار کہ ہے ایکسو دس جگہہ داغدار
یہ روزن تھے پیراہن شاہ پر لگے تھے جو تیغ و سنان و تبر
جو ابجر بن کعب تھا بد شعار لیا زیر جامہ شقی نے اوتار
وہ اخنس کہ تھا ابن مرتد لعین عمامہ لیا اوس شقی نے وہین

کہا یا علی اے برادر حسن
مجھے قتل کرتے ہیں یہ روسیاہ
حمید ابن مسلم کا ہے یہ بیان
کہوں کیا کہ کیسی تھیں وہ بیقرار
ستارے سے بندے چمکتے تھے آہ
…ستی تھیں اور اسطرح تھا بیان
مسلمان نہیں کوئی یہاں ہائے ہائے
کہوں کیا جو تھا اوسگھڑی انتظار
ارے قتل ہوتا ہے احمد کا لال
حمید ابن مسلم یہ کہتا ہے اب
تو منہہ پھیر کر خود بھی رویا تھا میں
سمائی تھی دلمین شقی کے بدی
کہا اسے شمر کیا ہے تجھے انتظار
اونھیں اسپہ ایذا سے راحت ملے
سنا شمر کافر نے جب یہ بیان
کہا شہ نے گر قتل کرتا ہے آہ
نہیں اور مطلب ہے فرصت یہ دے

میں تنہا ہوں بیکس غریب الوطن
نہیں جرم میرا نہیں کچھ گناہ
کہ خیمہ سے زینب چلی آئیں وہان
کہ روتی تھیں مانند ابر بہار
زبان مبارک پہ تھا یا اخاہ
زمیں پر گرا کیوں نہیں آسمان
نبی کے نواسہ کو جو اب بچائے
عمر سے کہا آہ اوسدم خطاب
کہ تو دیکھتا ہے نہیں کچھ خیال
عمر نے جو دیکھا اونہیں ہے غضب
کہ بہہ آئے چہرہ پہ آنسو وہیں
تو شمر لعین کو صدا اوسنے دی
حسین اسگھڑی ہیں بہت بیقرار
کہ اب جلد فیض شہادت ملے
تو چاہا کہ سر قتل شاہ زمان
مجھے اے شقی بخشوا دو گناہ
نماز آخری پڑھ لوں مہلت یہ دے

بڑھا شمر ملعون سوے شاہ دین
کہوں کیا کہ بیٹھا کہاں بر لعین

کہا شہ نے مجکو نہ اسدم ستا
شقی نام اپنا تو مجھسے بتا

لعین نے کہا شمر میرا ہے نام
کہا شہ نے مین کون ہون تشنہ کام

کہا خوب واقف ہون تم ہو حسین
کہ جد آپکے ہین شہ مشرقین

جناب محمد رسول خدا
پدر آپکے ہین علی مرتضے

تمہاری ہین ماں سیدہ لاکلام
جو ہین بنت احمد علیہ السلام

کہا شہ نے جب جانتا ہے سبب
تو پھر قتل کرتا ہے کیون تشنہ لب

کہا لونگا انعام اسکے عوض
میرا ہوئے گا نام اسکے عوض

کہا شہ نے اے وای خانہ خراب
اوٹھا اپنے چہرہ سے اسدم نقاب

جو سر کا دی چہرہ سے اوسنے نقاب
نظر کی تو پایا بشکل کلاب

وہ کھوسا ہے مبروص ہے داغدار
شبیہ خنازیر ہے آشکار

کہا سچ کہی تھی محمد نے بات
کہا اے مرتضی سرور کائنات

تمہارا یہ فرزند ہے جو حسین
مری جان زہرہ کے دلکا ہے چین

جو قاتل ہے اسکا وہ خانہ خراب
تو ہے مثل خنزیر و شکل کلاب

سنا جب کلام امام مبین
نہایت وہ ملعون ہوا خشمگین

کہوں کس زبان سے کہ ظاہر ہے سب
کیا قتل حضرت کو بس تشنہ لب

رگین جبکہ کٹتی تھین روحی فداہ
تو فرماتے تھے یا رسالت پناہ

روان نہر خون اسقدر ہو گئی
صدا دی رہے تھی شہ دین پناہ
نواسہ ہون احمد کا حیدر پسر
یہ فرما کے روئے شہ تشنہ لب
رہے تین ساعت برو ئی زمین
نکل آئے لشکر سے ستر نفر
جدا مین کرون فرق شاہ امام
گیا شیث ملعون بڑھکے وہان
جو بالین پہ پہونچا وہ کافر لعین
نہ دم بھر لیا اوسنے اوسجا قرار
زبان شقی پر تھی اوسدم یہ بات
مین کس طور جاؤنگا پیش رسول
سنان شقی تھا جو کہو سا لعین
جو حضرت نے دیکھا بحسرت اوسے
کہ بھاگا وہانسے یہ ملعون جب
کہا گردش چشم شاہ ہدا
نہین مجکو جرأت ہوئی قتل پر

کہ ریش مطہر بھی تر ہو گئی
مجھے قتل کرتے ہو تم بیگناہ
مری ماں ہے زہرا والا گہر
کہ جن و ملایک بھی گریان تھے سب
پکارا جو اوسوقت شمر لعین
یہی چاہتا تھا ہر ایک بدگوہر
گئے دوڑ کر وہ سب سوی امام
پڑے تشنہ کے جب غش تھے حضرت جہان
کہ حضرت نے اوسپر نظر کی جو ہین
گیا تیغ کو پھینک کر بس فرار
پناہ خدا ای شہ کائنات
کرونگا جو مین قتل ابن بطول
کہ تھا ابرص اللون بھی بالیقین
تو اوسدم ہوئی کچھ ندامت اوسی
تو پوچھا یہ شمر شقی نے سبب
نظر آئی جون گردش مصطفے
اسی طور پھر آئے سب اہل شر

اوسی وقت سر اپنا اوسنے اوٹھا
سمجھہ جائین تا شاہ دنیا و دین
جو حضرت سنے چاہا پینین آب آب
اوسی وقت پانی کو پھینکا وہان
لڑے آکے پھر اسطرح شاہ دین
ہوا شمر اوسدم بہت بیقرار
کہ چارون طرف سے انھین گھیر کر
ظفر یاب البتہ ہو جاؤ گے
بڑھے ہر طرف سے وہ سب بد شعار
جو تھے زخم جسم شہ حق شناس
لڑے جاتے تھے [illegible]
جو فوارہ خون جاری ہوا
سنان شقی تھا جو وہ بد شعار
ہوا پشت اطہر کے جب آر پار
نہ سنبھلا تھا سا بطرِ رسالت پناہ
کہ وون ہائی کس جا پہ جا کر پڑی
شقی ایک کندی تھا اوسجا کھڑا

کہ منہہ کو ہلایا بھی جھٹکا دیا
پیا قطرۂ آب ہرگز نہین
تو یاد آئی بس پیاس سبکی شتاب
رہے آہ اوس جا بھی تشنہ دہان
کہ ایس پا ہوئے سب وہ فوج لعین
صدا دی کہ ہے اب یہ تدبیر کار
لڑین ایک ہی بار تیر و تبر
لڑو گے نہ یون تم تو پچھتاؤ گے
لگانے لگے تیر و تبر بیشمار
ہزار اور نو سو تھے اور تھے پچاس
دڑا ڑسے لہو کے تھے بہتے ہوئے
بہت ضعف مولا پہ طاری ہوا
کیا آکے ملعون نے نیزہ کا وار
زمین پر گرے شاہ دلدل سوار
لگائی وہ تلوار زرعہ نے آہ
کہ شانے پہ مولا کے آکر پڑی
تو اوسکا بھی حضرت پہ تیغا پڑا

تڑپتا ہوا سب کو تشنہ چھوڑ کر | اکیلے گئے جانب فوج شر

تشریف آوری امام بجانب لشکر شام

جو خیمہ سے میدان مین آئے امام | فصاحت سے اوسدم کیا یہ کلام
محمدؐ ہین جد اور حیدر پدر | چچا میرے جعفر ہین جنکو پر
کہ جنت مین پرواز کرتے ہین وہ | ملائک کو ممتاز کرتے ہین وہ
میری فاطمہ ماں ہے عفت مآب | وہ بنت خدیجہ ہے مریم جناب
نہین آج دنیا مین میرا عدیل | اگر ہو سکی پانی کی کوئی سبیل
پلادو کہ ہون مین بہت تشنہ کام | کرو قتل مجکو نہ اے فوج شام
کہا جانتے ہین یہ ہم سبکے سب | کرینگے تمہین قتل پر تشنہ لب
سنا شاہ نے جبکہ اونکا کلام | ہوئے حملہ ور کھینچکر بس حسام
یمین پر تھے گاہے تو سوی یسار | کیئے قتل مولا نے پیدل سوار
لکھا ہے کہ چالیس سو تھے سوار | پیادہ تھے وہ پانسو بدشعار
جہنم مین پہونچے جو وہ بدصفات | تو حضرت چلے آئے سوی فرات
لکھا ہے کہ دلدل جو تھا باوفا | نظر آیا پانی اوسے زیر پا
جھکایا تھا منہ پر نہ پانی پیا | اگرچہ عنان کو بھی ڈھیلا کیا
کہا پانی پی لے کہ ہے تشنہ کام | وفادار ایسا تھا وہ خوشخرام

کبھی سیر دیا نی اگر بھیجیو
میری پیاس لبس یاد کر بھیجیو

وصیّت یہ فرما چکے جب امام
تو تبرا امامت بتائے تمام

صحیفہ جو زہرہ کا تھا دیدیا
حوالہ کتاب خدا کو کیا

دیا جفر ابیض بھی احمر بھی سب
نہ فارغ ہوئے تھے شہ تشنہ لب

کہ اتنے مین تشریف لائین وہان
وہ ہین شہربانو جو شاہ زمان

کیا عرض ای شاہ عالی وقار
چلے آپ تو اب پئے کارزار

ملیگی شہادت جو حضرت کو آہ
ہمارا ہے پھر کون یہان خیرخواہ

جو نصرت کرے اور رعایت کرے
کہ پردیس مین کچھ حمایت کرے

تمہاری جو بہنے ہین اور بیٹیان
یہ ہین دختران رسول جہان

بہ تعظیم پیش آئینگے انسے سب
ستائے کوئی انکو طاقت ہے کب

مگر مین مسافر ہون ہے اسکا غم
کہ تھا باپ میرا تو شاہ عجم

کہینگے یہ اعدائے دین سب کے سب
کہ پوتی ہے نوشیروانکی یہ اب

پھرائین اسے دربدر کو بکو
کہ باقی رہی پھر نہ کچھ آبرو

سنا شہربانو کا جبدم بیان
بہت روئے اوس وقت شاہ جہان

چلے جبکہ مولا قیامت ہوئی
لکھون کیا کہ کیسی وہ رخصت ہوئی

کوئی کہتی ہوگی کہ ہے ہے پدر
ہمین چھوڑ کے تم چلے اب کدھر

چلے ہونگے جبدم شہ خوشخصال
کہون کیا جو زینب کا ہوگا حال

غرض آئین جسدم کہ حضرت باب — کیا شاہ سے اسطرح پر خطاب
کہ اے میرے سید شہ نامدار — چلے آپ اسدم پئے کارزار
ہمارا مددگار اب کون ہے — معین اور غمخوار اب کون ہے
وہ سن یون جواب دواب بجاے — کہ قید مصیبت سے ہمکو چھڑائے
کیا رو کے حضرت نے اوسدم خطاب — کرو شکر اور صبر تم لے رباب
خدا پر رکھو ہر گھڑی اعتماد — کہ حافظ ہے وہ اور رؤف عباد
کہا شہ نے اے ام کلثوم جاؤ — کہ عابد کو غش سے افاقہ جو پاؤ
میرے پاس لے آؤ رخصت کرین — جو کرنا ہے ہمکو وصیت کرین
گئین اور ہشیار اونکو کیا — کہ پیغام بھائی کا جسدم دیا
وہ روتی ہوئی آئی پیش امام — لگا سینہ سے یون ہوئے ہمکلام
کہ اے میرے فرزند نور نظر — کرین قتل مجھکو جو یہ اہل شر
وصیت یہ تمسے ہے ای میری جان — کہ شکر خدا کیجیو ہر زمان
رہے صبر و تقوی تمہارا شعار — رضائے خدا کیجیو اختیار
میرے بعد ہو سکے تم اب امام — وطن مین جو جانا تو دینا پیام
کہ ہمنے تو سر اپنا کٹوا لیا — نہ اعدا نے پانی بھی ہمکو دیا
عزیز اور انصار مارے گئے — یہانتک کہ بچے بھی مارے گئے
کہین کیا ہوے جو کہ ہے یہ ستم — بلایا نہ پانی ہمین مرتے دم

سنا جبکہ حضرت کا اوسنے مقال — تو رو کر کہا ای شہ خوشخصال
وطن ہمکو اس جا سے لیجائیے — محمدؐ کے روضہ پہ پہونچائیے
سنا جب تو بولے شہ نامور — کہ افسوس اے میرے دل کے ثمر
اگر اسپہ ہوتا میرا اختیار — تو جاتا نہ مرنے کو مین زینہار
یہ سنتے ہی حضرت سے غم کا کلام — بہت روئے وہ بنت شاہ انام
لگایا اوسے سینۂ پاک سے — اوٹھا آستین چشم غمناک سے
کہ آنسو بھی پونچھے دلاسا دیا — جگر سے جگر اپنا لپٹا لیا
شہ دوجہان روتی تھی زار زار — زبان پر تھے اشعار کچھہ آبدار
بہت روئیگی ای سکینہ تو جب — کہ دنیا سے جاؤنگا مین تشنہ لب
نہ رو رو کے کر میرے دلکو کباب — کہ زندہ ہون جبتک مین با اضطراب
ابھی کہہ رہے تھے سکینہ سے شاہ — جو اتنے مین آئی وہ عفت پناہ
رباب فلک رتبہ مریم جناب — کہ مخدومہ ہے اور عفت مآب
سکینہ و اصغر کی مادر ہین یہ — کہ محبوبۂ ابن حیدر ہین یہ
بہت انسے رکھتے تھے الفت حسین — کہ بے انکے دیکھے نہوتا تھا چین
یہ ہے قول سبط رسالت مآب — کہ جسمین سکینہ نہو یا رباب
نہین مجکو مرغوب ہے وہ مکان — خوشی سے انہین مال دیتا ہون ہان
برا کوئی مانے نہین ہمکو غم — بہت انسے الفت جو رکھتے ہین ہم

سنا جبکہ زینب نے شہ کا بیان
بہت روئیں وہ اور سب بی بیاں

غرض لائیں بیچ روتے ہوئے شہ کے پاس
اوسی طور کا ایک کہنہ لباس

اوسی شاہ نے جبکہ سر کا دیا
تو زینب بدن کہنہ جامہ کیا

فدای حیای شہ حق شناس
نئے کو بھی شق کر کے پہنا لباس

کہ احمد کی چادر بشکل کفن
بنا کر کے حضرت نے کی زیب تن

عمامہ ورع رسول خدا
رکھا سر پہ اور زیب تن کر لیا

غرض نیزہ و ذوالفقار بدر
کیا دونو کو زیب دست و کمر

ہوئی دُر فشاں اوسگھڑی شاہ دین
کہ ای اہلبیت رسول امین

کہ ہو آخری میرا تم پر سلام
ملاقات اب ہوگی روز قیام

یہ سُنتے ہی زینب کو غش آگیا
کہ تھا دل پہ ابر الم چھا گیا

فلک نے عجب غم دکھایا اونھیں
تڑپتی تھیں جب ہوش آیا اونھیں

کوئی روتی تھی کوئی کرتی تھیں بین
ہر اک کو پئے صبر کہتے حسین

بہن سے یہ کہتے تھے شہ بار بار
کہ زینب کرو صبر اب اختیار

سنا جب سکینہ نے شہ کا بیان
کہا تم تو جاتی ہو ای بابا جان

ہوئے آپ آمادہ اب مرگ پر
کہ ہے بعد وہ کون سے جو خبر

سنا اور روئے شہ بحر و بر
بیان تھا کہ ای میری نور نظر

کرے موت کیونکر نہ وہ اختیار
نہو جسکا ناصر نہ ہمدم نہ یار

کرو صبر جو ہوئے تمہیر بلا — کرو شکر خلاق ارض و سما
یہ اصغر تمہارا جو تھا تشنہ لب — ہوا اسطرح کا یہ سیراب اب
کہ ہوگا نہ ہرگز کبھی تشنہ کام — یہ سیراب ایسا رہیگا مدام
تڑپتی تھیں اسدرجہ حضرت رباب — کہ ہوتا تھا حضرت کو بھی اضطراب
ایا گود سے اور گئے قتل گاہ — اوتر آیا گھوڑے سے وہ دین پناہ
وہاں کھود دی ایک قبر تلوار سے — ملی خاک بھی جسم دلدار سے
کیا دفن جسدم تو روئے امام — کہا ہم اکیلے رہے تشنہ کام

رخصت کو آنا امام حسین کا خیمہ مین

گئے ہیں خیمہ مین بھر رخصت امام — کیا ام کلثوم سے یون کلام
وصیت میری یہ رہے یادگار — وہ کرنا کہ خوش ہوئے پروردگار
مین جاتا ہون اب بہر جنگ و قتال — سنا جب تو روئی وہ سب خوش خصال
کہا شہ نے زینب سے کپڑا وہ دو — بہت جو کہ بوسیدہ و کہنہ ہو
نہ رغبت کرے اوسپہ کوئی بشر — کہ پہنونگا نیچے مین خستہ جگر
بہن نے کہا اے شہ حق شناس — طلب کرتے ہو کیون یہ کہنہ لباس
کہا اوسکو پہنونگا تا اہل شر — نہ لیوینگے کہنہ اوسے جانکر
کرین قتل اور ہو شہادت میری — برہنہ نہ رہ جائے میت میری

سر و پا برہنہ نہیں روتی ہوئی
کہ اندوہ سے جان کھوتی ہوئی

لپٹی تھیں گھوڑے سے حضرت کے وہ
بیان کرتی تھیں یہ بحسرت کہ وہ

کہا شہ نے زینب سے اوسدم یہ آہ
کہ باقی نہیں کوئی اب خیر خواہ

نہ مونس نہ ہمدم نہ غمخوار ہے
نہ یاور نہ کوئی مددگار ہے

جو ہے جان بلب اصغر تشنہ کام
تو خود میں چلا ہوں سوی فوج شام

کیا عرض رو رو کے زینب نے تب
کہ اصغر نہو کسطرح جان بلب

نہ پانی کا قطرہ ملا ہے نہ شیر
ہوئی تین دن آہ اور یہ صغیر

سنا شہ نے جسدم بہن کا کلام
تو روئے بہت سرور خاص و عام

بٹھایا اوسے اپنی گودی میں آہ
تو چہرہ پہ کرتے بحسرت نگاہ

گئے سوی لشکر شہ دین پناہ
اوٹھایا اوسے اپنے ہاتھوں پہ آہ

کہا فوج سے شہ نے ای بد شعار
کیئے قتل تمنے میرے جان نثار

نہیں کوئی باقی میرا جان گسار
اکیلا ہوں میں یا یہ ہے شیر خوار

تو اسپر بھی گذرے ہیں اب تین دن
کہ مرتا ہے یہ دودہ اور آب بن

پلا دو اسے پانی کا ایک جام
یہ فرما رہے تھے شہ تشنہ کام

اودہر سے لگایا کسی نے وہ تیر
چھدا حلق اور مر گیا وہ صغیر

بہت روئے اوسدم امام زمان
کہ خون اوسکا پھینکا سوئی آسمان

گئے جانب خیمہ با اضطراب
دیا اوسکی ماں کو کہا ای رباب

حمید ابن مسلم سے ہے اب خبر	ہوا قتل جس دم کہ شہ کا پسر
نظر جا پڑی میری جو ناگہان	تو دیکھا کہ آتی ہے خیمہ سے وہان
کوئی سیدہ نیک مریم جناب	چمک چہرہ کی ہے کہ ہے آفتاب
پریشان ہے افتان و خیزان ہے وہ	تڑپتی ہے نالان و گریان ہے وہ
زبان پر ہے ای میرے نور نظر	شبیہ نبی ہاے لخت جگر
گرے آکے اکبر کی جب نعش پر	کہون کیا کہ تھے کسطرح نوحہ گر
کہا شہ نے پھر جاؤ سوی خیام	کرو شکر اللہ کا تم مدام
گئے خیمہ مین جب وہ مریم جناب	کیا اہل لشکر سے مینے خطاب
کسی نے کہا اسکا زینب ہے نام	یہ ہے بنت حیدر علیہ السلام

شہادت حضرت علی اصغرؑ

رہے جبکہ تنہا شہ نامدار	کہ باقی نہ تھا کوئی بس جان نثار
تو اوسوقت خود اپنی تنہائی پر	بہت رو رہے تھے شہ نامور
زبان مبارک پہ تھے یہ کلام	اکیلے ادھر ہم اودھر فوج شام
نہ مونس نہ ہمدم نہ غمخوار ہے	نہ بھائی بھتیجہ نہ دلدار ہے
در خیمہ پہ آکے اوسدم امام	کہا ہوئے تم سب پہ یہ اسلام
ہوئے سنکے بیتاب اہل حرم	نکل آئی در پر بصد درد و غم

نہ قدرت ہے پانی پلاؤن تجھے
میرے منہ مین تو اپنی دے اب زبان
زبان چوسی اکبر نے جبدم کہ آہ
زبان آگئی خشک ہے جسقدر
شہ دین نے دی خاتم مصطفے
کرو جائے اشک سے پھر کارزار
جو پہونچوگے جنت مین ای مہ لقا
ہمیشہ نہوگے کبھی تشنہ لب
گیا آکے پھر قتل اعدائے دین
لگائی وہ تلوار کاری غضب
گرا غش مین گھوڑے سے وہ نازنین
پکارے کہ اب آئیے اے پدر
مگر پہونچے اوسدم امام انام
جو حضرت نے دیکھا کہ وہ نوجوان
کہا جبکہ مرجائے تجھسا پسر
اگرچہ نہایت اذیت ہوئی
ہمین دشمنون نے یہان چھوڑ کر
کہون کیا جو صدمہ ہے اسدم مجھے
تو شاید ہو تسکین تجھے میریجان
کہا رو کے ای شاہ عالم پناہ
نہین خشک میری زبان اسقدر
کہا منہ مین رکھو اسے تم ذرا
کہ امید ہے مجکو تم اب کی بار
تو وہ پانی دینگے تمہین مصطفے
سنا جب یہ حکم امام عرب
وہ مرہ کہ تھا جو شقی اور لعین
پڑی شاہزادیکی اوپر وہ جب
سنبھل نہ بیٹھے اوسدم بر زمین
یہ سنتے ہی دوڑے شہ نامور
کہا گبر گئے سوی دار السلام
پڑا خاک پر ہے نہین تن مین جان
تو ہے خاک دنیا کی اب زیست پر
مگر جاکی جنت مین راحت ہوئی
گیا جانب باغ جنت سفر

نہ یارت سے محروم اب میں ہوا کہ غمگین و مغموم اب میں ہوا
پراگندہ کر جمع اعدا ے دین بلا کر کئے قتل میرے معین
یہ فرما کے آواز دی اے عمر نہ تجھپر ہو رحم خدا کی نظر
جو تھے میرے اصحاب اور اقربا اونھین قتل جس طور تو نے کیا
عوض اسکے تجھپر ہو ایسا عذاب کہ ہوئے تری قتل گہہ فرش خواب
یہ فرما کے اکبر کو رخصت کیا نظر اونپہ با یاس و حسرت کیا
بہت روئے او سید امام انام ہوا جبکہ رخصت وہ عالی مقام
لکھا ہے کہ تھی عمر اٹھارہ سال چمک رخ کی تھی مثل بدر کمال
گئے جبکہ میدان میں بہر جدل رجز کے پڑھے شعر بھی بر محل
نہ نکلا ادھر سے کوئی اہل شر بڑھے آپ تلوار کو تول کر
جو مارے سواران ناحق شناس لکھا ہے کہ تھے تین سو اور پچاس
ہوئے خشک لب پیاس سے اسگھڑی پڑے حلقہ آنکھوں میں بھی جسگھڑی
پھرے وہاں سے اور آئے پیش امام کیا عرض ای سبط خیر الانام
نہیں ثقل آہن گوارا مجھے کہ تشنہ دہانی نے مارا مجھے
بھلا کوئی پانی کی بھی ہے سبیل سنا اور روئے امام جلیل
کہا روکے اے میرے نور نظر تجھے لادے پانی کہاں سے پدر
خدا کی قسم ہے مجھے ناگوار کہ تو اب مجھسے پانی کا ہو خواستگار

یہ کہتے تھے او سر شہ نامور
شکستہ ہوئی اب ہماری کمر

یہ چارہ اب بند ہے بھائی جان
لیمی نعش گھوڑے پہ پھر بعد ازان

گئے لیکے خیمہ مین عباد ا[ما]م
وہان بیبیون نے کیا اژدہام

کہون کیا کہ کیسا اونہین غم ہوا
علمدار کا جسکہ ماتم ہوا

شہادت حضرت علی اکبرؑ

علمدار کی جب شہادت ہوئی
تو اعدا کی لشکر کو جرأت ہوئی

کہا ہے کوئی جو کرے کارزار
ہوئی ہل مبارز کی جبدم پکار

سنی جبکہ اکبر نے اونکی صدا
بدقت ترم سے ہوئے وہ جدا

کیا عرض بابا اجازت ملے
لڑون جاکے اعدا سے رخصت ملے

اونہین دیکھکر روئے شاہ جہان
کیا فرق اطہر سوئے آسمان

کہا رہیو یا رب تو اسکا گواہ
کہ ہے یہ جو قوم اعدی رو سیاہ

کیے قتل میرے مددگار سب
وہ لڑکا چلا انکی جانب ہے اب

کہ صورت مین سیرت مین گفتار مین
وہ انداز مین اور رفتار مین

مشابہ ہے تیرے نبی کا یہ آہ
نبی کون جو تھے رسالت پناہ

جو مشتاق ہوتا یہ عبد ذلیل
زیارت کا پھر رسول جلیل

تو کرتا تھا صورت پہ اسکی نظر
کہ ہوتی تھی تسکین قلب و جگر

بڑھایا فرس جانب خیمہ گاہ
صدا فوج کو دی کہ ردکار زار
اگر تا بہ شپیر پہونچا یہ آب
نہ لشکر بچیگا نہ یہ فوج جب
سنا جب تو پڑنے لگے تیغ و تیر
کمی گاہ مین تھا کوئی نابکار
لگائی جو تلوار عباس پر
دلیری عباس پر مین فدا
کیا قطع جب دست چپ آہ آہ
کہ تسمے کو دانتون مین تھانبا وہین
چھدی مشک پانی بہا آہ آہ
لگا یا سر خاک پر گرز جب
پکارے کہ مولا سلام علیک
مین کرتا ہون شکر خداوندگار
ہوئے سنکے بیتاب شاہ امم
کہ مین بھائی عباس تمپر نثار
گئے جا کے دیکھا تڑپتے ہین آہ
عمر کی پڑی اوسطرف جو نگاہ
نہین دیر کا یہ محل زینہار
تو پھر تم سبھونکی ہے مٹی خراب
کرو قتل عباس کو ملکے سب
لگاتے تھے نیزہ سنانین شریر
لعینوں نے شقی بتر روزگار
تو دست یمین کٹ گیا سر بسر
کہ بائین پہ مشکیزہ کو رکھ لیا
لیا سینہ پر مشک کو واہ واہ
لگانے لگے تیر وہ اہل کین
کہ اتنے مین آیا کوئی روسیاہ
زمین پر گرے آہ عباس تب
دلو جان زہرہ سلام علیک
کہ قدومی ہوا آپ پر اب نثار
زبان مبارک پر یہ تھا کلام
نہین اب ہمارا کوئی غمگسار
بہت لے دے اوسدم شہ دین پناہ

تڑپتی تھی کوئی جو منہہ پیٹ کر
صدا اتنی مدینہ شہ نے دی ناگہان
ہوئے سُنکے عباس بس بیقرار
وہان رہ گئی بیٹیان سب حرم
کہ گھیرا ہے حضرت کو کفار نے
سوار اسقدر ہین ہان نیزہ دار
علمدار حیدر ہوئے حملہ ور
کیا اونمین سے قتل اکثر کو جب
چلے شیر سے جبکہ سوی فرات
کیئے قتل اس درجہ وہ نابکار
بہت وہ لعین تیغ سے کٹ گئے
کہ دریا پہ پہونچے علمدار شاہ
بھری مشک اور تھے بہت تشنہ لب
لیا ایک چلو تو یاد آگئے سب
اوسیوقت پانی کو پھینکا وہان
کہا دل ہین عباس پانی پیئے
رکھا مشک پر آب کو دوش پر

پچھاڑین کوئی کھاتی تھی خاک پر
کہ عباس جلدی تم آؤ یہان
نکل آئے خیمہ سے وہ ایکبار
یہان آکے دیکھا تو ہے یہ ستم
عمر کے پیادون نے اسوار نے
نیستان کا میدان ہے آشکار
تو چھپتے تھے اعدا ادہر اور اودہر
تو پسپا ہوئے وہ لعین بے ادب سب
تو حائل ہوئے آکے وہ بدصفات
کہ جنکا نہو سکتا تھا کچھ شمار
جو باقی تھے وہ خوف سے ہٹ گئے
پڑی جبکہ پانی پہ اونکی نگاہ
ارادہ کیا پہلین تھوڑا سا آب
کہ پیاسے ہین اطفال شاہ ہدا
چلے آئے دریا سے تشنہ دہان
نہ زہرہ وہ حیدر کا جانی پیئے
نکل آیا دریا سے وہ شیر نر

کیا عرض اے یادگار پدر
میرے بھائی بیکس شہ نامور

یہ کرتے ہو کسکے لیئے تم کلام
کہ اصغر تو ہے پیاس سے اب تمام

بیان اوسکی ماں کا ہوا حوال کیا
نہ پانی میسر نہ ممکن غذا

ہوا دودہ بھی خشک افلاس سے
وہ مرتا ہے بچہ تو اب پیاس سے

گئے سنکے خیمہ سے شاہ انام
پکارے کہ عباس عالی مقام

جو آئے تو فرمایا ای بھائی جان
تمہارے سوا کون ہے اب یہان

میری آرزو تھی یہ ای باوفا
کہ جب ہوئے اعدا کی مجبور جفا

اوٹھا کر ستم جاؤں سوی جنان
تو تم بعد میرے رہوگے یہان

کہ عورات و اطفال کی ہو معین
نہ ایذا انہیں ہوئیگی ہر بالیقین

نہیں چاہتا ہے فلک کجمدار
زمانہ کو یہ بات ہے ناگوار

مناسب ہے اب جاؤ سوی فرات
کہ تا شیرخوارہ کی ہوئی حیات

جو لے آؤ تم وہان سے آب قلیل
تو ان سیکے بچنے کی نکلے سبیل

کیا عرض عباس نے یا امام
اطاعت ہے مولا کی خادم کا کام

ارادہ علمدار نے جب کیا
تو حضرت نے یون حکم اونکو دیا

کہ رخصت کو خیمہ مین تو جاؤ تم
ہر اک سے وہان جاکے مل آؤ تم

ہوئے داخل خیمہ عباس آہ
حرم نے کیا حال اپنا تباہ

سرو پا برہنہ تھے اہل حرم
علمدار کے گرد تھے سب بہم

اوٹھایا اونھین گود مین اپنے آہ — وہان سے گئے جانب خیمہ گاہ
حمید ابن مسلم سے ہے یہ بیان — کہ حضرت تھے ہمدرد بس ناتوان
ادہان کیا ہین احوال ابن امیہ — سنبھالے تھے نعش طفل صغیر
کہ سینہ پہ حضرت کے تھا اونکا سر — لٹکتے تھے دو پاؤن بس خاک پر
اوٹھا لیگئے سب شہ دین پناہ — شہیدون مین جا رکھدیا اونکو آہ

شہادت حضرت عباس

ہوئے جبکہ عباس رخصت طلب — اجازت نہ دیتے تھے شاہ عرب
کہا رو کے تم میرے غمخوار ہو — نشانی لشکر علمدار ہو
سنا جب کہا ای شہ نامدار — مجھے ابتو ہے زندگی ناگوار
مصر ہین نہایت مگر شاہ دین — اجازت محبت سے دیتے نہین
گئے آپ خیمہ مین شاہ انام — لیئے رخصت اہلبیت کرام
کہا اے بہن میری زینب سنو — وصیت جو کرتا ہون مین اب سنو
جہان سے مرا ہووے جب انتقال — تو ان سب کا رکھیو بہن تم خیال
خصوصاً یہ بچہ جو ہے شیرخوار — تمہین اسکے رہنا ہے غمگسار
بہن اب مین جاتا ہون بہر جدال — وصیت جو کی مینے رکھنا خیال
سنی جب وصیت ہوئین بیقرار — لکھا ہے کہ روئین بہت زار زار

کیا آتے ہی قصد نوشاہ جب
نہین دیکھتا ہے تو سوی سمند
نظر اوسنے کی اوسطرف جسگھڑی
ہوا ایک ہی وار مین وہ لعین
علمدار تھا فوج کا جو بشر
جو یک مرتبہ آگرے فوج کین
زمین پر گرے جبکہ نوشاہ آہ
خبر لیجیے اے امام زمان
یہ آواز سنتے ہی شاہ انام
پریشان صفین دم مین حضرت نے کین
کیا قتل قاسم کے قاتل کو جب
ہوا جسم قاسم وہان پائمال
زمین پر رگڑتے ہین وہ ایڑیان
بیان کر رہے تھے شہ نیک خو
کیا قتل جسنے تجھے ای پسر
مدد ہمسے تیری ہوئی کچھ نہ آہ
کہ قاسم گئے سوے باغ جنان

تو قاسم نے فرمایا اوس وقت تب
کہ کھُلنے پہ ہے او لعین زیربند
تو قاسم کی تلوار سر پہ پڑی
صدا آئی افلاک سے آفرین
ہوئے اوسکے جانب عدو حملہ ور
تو قاسم سے خالی ہوئی پشت زین
پکارے کہ ای عمِ رفعت پناہ
کہ خادم کا ہے وقت نزع روان
چلے شیر سے سوی افواج شام
نہایت ہوئے مضطرب اہل بیں
تو بھاگے لعین خوف سے سب کے سب
نظر آیا نوشاہ کا غیر حال
بہت روئے اوسدم امامِ زمان
کرے قتل اللہ اِس قوم کو
جدائی تیری مجھپہ ہے سخت تر
ابھی کہہ رہے تھے شہ دین پناہ
نہایت تھے گریان امام زمان

دلیری میں مشہور ہیں جلد اب — نہ ہونا کبھی یاس سے تنہا تم اب
کرو اسپہ نرغہ تو ہوگی ظفر — کہ ہے شیر کے شیر کا یہ پسر
صدا دی یہ قاسم نے او نابکار — نکل کر کرے تو کوئی کارزار
رجز کو پڑھے شعر پاکیزہ جب — تو خائف ہوئے اسکے رجز سے سب
نکلتا نہ تھا کوئی بہر جدال — عمر نے کئے طعن کے جب مقال
تو لڑنے بڑھا اک شقی بدشعار — کہ دیکھے ہوئے تھا بہت کارزار
ذہین تھا شجاعت کا وہ کسقدر — کہ مشہور کوفہ میں تھا اسقدر
یہ ہے ایک بیشک بجای ہزار — وہ جو ہون دلیر اور جنگی سوار
غرض آیا قاسم کے جانب لعین — تو ہاتی تھی آمد سے اوسکے زمین
جھپٹ کر کیا جبکہ قاسم نے وار — گرا منہہ کے بھل وہ شقی سوی نار
لعین کے جو تھے چار لخت جگر — جو دیکھا کہ مارا گیا ہے پدر
نکل آئے لشکر سے وہ بدشعار — گرے شاہزادے پہ بس ایکبار
کیا اونکو بھی قتل روحی فداہ — ہر ایک شخص کہتا تھا بس واہ واہ
وہ ازرق لعین جو کہ مشہور تھا — بہادر تھا نامی تھا مغرور تھا
شجاعت میں یکتا تھا وہ پہلوان — دلیری میں معروف ضرب اللسان
اوسے آتے دیکھا تو گھبرائے شاہ — لکھا ہے کہ آنسو بھی بھر لائے شاہ
دعا کی کہ اے رافع آسمان — بچے اسکے ہاتھوں سے قاسم کی جان

دولھن کی سنی بات دولھا نے جب — تو دی آستین چاک کر اپنی تب

کہا مجکو پہچان لینا وہان — نشانی یہ دی ہے جو تمکو یہان

تو ہان سے چلے آئے سوئے امام — کہا اذن دین عمّ عالی مقام

سنا اور روئے شہ نامدار — لگایا اونھین سینہ سے ایکبار

گریبان قاسم کا بشکل کفن — کیا چاک حضرت نے وہ پیرہن

جو مانند میّت عمامہ کیا — تو نوشاہ کو نیمچہ اک دیا

لیا گود مین اور کیا خود سوار — بحسرت نظر کرتے تھے بار بار

یہ کہتے تھے اوس دم شہ تشنہ لب — خدا کے حوالے کیا ہمنے اب

گئے جبکہ قاسم سوئے رزمگاہ — تو جرات پہ انکے تھے حیران سپاہ

کیا شاہزادے نے اوس دم خطاب — کہ او بانئی شر عمر دے جواب

کہ تو اور گھوڑے پئین آب نہر — محمدؐ کی اولاد پر ہو یہ قہر

کہ ہون تشنگی سے وہ سب جان بلب — کرے منع پانی سے ہے کیا غضب

ارے سگ بھلا دیگا کیا تو جواب — جو پوچھینگے تجھسے رسالت مآب

کیا ظلم کیون میری اولاد پر — ہوئے کیون نہ اونکے لب خشک تر

سنا اور دیا کچھ نہ مطلق جواب — کیا اپنی لشکر سے پر یہ خطاب

بتاؤ کہ یہ کون ہے مہ لقا — کہا ہم نہین جانتے مطلقا

عمر نے کہا ہے یہ ابن حسن — کہ قاسم ہے یہ اور شجاعت حصین

بچا کو وہ کاغذ دکھایا جو ہین
کہا جو لکھا ہے تمہین ای پسر
مجھے جو وصیت کہ تحریر ہے
پکڑ ہاتھ قاسم کا شاہِ انام
ہوئے داخل خیمہ جب شاہ دین
کہا اے بہن افتخار زنان
جو آیا تو کھولا اوسے شاہ نے
قبا و عمامہ حسن کا لیا
وہ دختر کہ منسوبہ قاسم کے تھین
پڑھا عقد قاسم کے ہمراہ جب
بنی تھے جو نوشاہ ابن حسن
کیا قصد اوٹھنے کا بادرد و غم
یہ تھین فاطمہ بنت شاہ زمن
کیا شاہزادے نے اوس دم کلام
میرا چھوڑ دو دامن اب تم شتاب
دولھن روئی دولھا کا سنکر سخن
کہ جب ہوگا روز قیامت بپا

تو روئے بہت شاہ دنیا و دین
عمل اوسپہ اب تم کرو بیخطر
بجا لاؤن مین بھی یہ تدبیر ہے
لیئے ساتھ عباس کو بھی امام
امام جہان فخر عرش برین
وہ صندوق پوشاک لاؤ یہان
امام زمان و فلک جاہ نے
تو قاسم کے زیب تن وہ سر کیا
لیئے ہاتھ اونکا امام مبین
تو خیمہ سے پھر ہٹ گئے سب کے سب
ہوئے تھے نہ دولھن سے کچھ ہم سخن
دولھن نے لیا دامن ابن عم
نہ بولی مگر شرم سے کچھ دولھن
کہ اے دختر عم عالی مقام
عروسی ہماری ہے روز حساب
بیان کرتی تھی شرم سے یون دولھن
تو مین کہہ [illegible] پاؤن یہ

جو قاسم حسن کے تھے لخت جگر ۔ چمکتا تھا چہرہ مثال قمر
کہ لکھا ہے بالغ بھی وہ تھے نہین ۔ گئے روبروئے امام مبین
کیا عرض اے عم عالی وقار ۔ اجازت کا بندہ ہے امیدوار
کہا شہ نے اے میرے نور نظر ۔ نہ طالب ہو لڑنیکا بس صبر کر
حسن کی نشانی ہے تو اے پسر ۔ تسلی ہے مجکو تجھے دیکھکر
بجا اپنے پاؤن سے سومی اجل ۔ جو کہتا ہون کر اسپہ اب تو عمل
سنا جبکہ قاسم نے شہ کا کلام ۔ ہوئے چپ بپاس و لحاظ امام
جدا ایک جانب تو بس بیٹھکر ۔ رکھا دونو زانو پہ اپنا جو سر
تو اوسوقت دل پر نہ تھا اختیار ۔ کہ روتے تھے مانند ابر بہار
اسی فکر مین تھا وہ عالی نژاد ۔ وصیت پدر کی جو ہین آئی یاد
حسن کا تھا جسدم کہ وقت وفات ۔ تو ارشاد قاسم سے کی تھی یہ بات
مصیبت مین ہوئے جو تو مبتلا ۔ کہ نازل کوئی سخت ہوئے بلا
جو تعویذ بازو پہ ہو تیرے پاس ۔ اوسی کھولیو اوسگھڑی بے ہراس
لکھا جو ہو اوسمین عمل کیجیو ۔ وصیت نہ میری بھلا دیجیو
جو کھولا وہ تعویذ لکھا ہے صاف ۔ کہ جب کربلا مین ہو وقت مصاف
مدد اپنے عمو کی اوسدم تو کر ۔ فدا اپنی جان کیجیو بےخطر
یہ تحریر دیکھی تو فرحت ہوئی ۔ امید حصول اجازت ہوئی

کیا عرض ای پیشوائے انام — فدا ہو نہ حضرت پہ گر یہ غلام
تو کس منہ سے جاؤنگا پیش خدا — مشرف جو ہوون خدمت مصطفیٰ
کہ نرغے مین سبط رسالت مآب — بھلا دینوین کیا ہم نبی کو جواب
ملی جبکہ رخصت تو فرحت ہوئی — کہ چہرے پہ ظاہر بشاشت ہوئی
رجز پڑھ کے جسدم ہوئے حملہ ور — گئے فوج اعدا پہ جون شیر نر
دلیری سے جرات سے کی کارزار — کیے قتل وہان جا سو جب سوار
عمر اور اسد تھے جو دو زور دیا — انہون نے کیا قتل بس بیگناہ
جو شہزادہ آیا برو سے زمین — تو اوس سمت دوڑے امام مبین
نظر آئے جب خاک پر نعش آہ — بہت روئے سبط رسالت پناہ

شہادت حضرت عون

ملا عون کو جبکہ اذن جہاد — کہ تھے ابن عبد اللہ خوش نہاد
یہ جعفر کے پوتے ہین اور نامور — ہوئے فوج اعدا پہ جب حملہ ور
گئے ڈیڑھ سو قتل جسدم سوار — گرے اونپر سب ملکے بس ایکبار
ہوئی آہ کس درجہ جور و جفا — کیا عون کو قتل بس بیخطا

شہادت حضرت قاسم

کھلی آنکھ اوسکی تو دیکھا شرف
کہ ہے زانوے ابن شاہ نجف

تبسم کیا اور جان کو گیا
خدا نے عجب اوسکو رتبہ دیا

بہت روئے اوسپر شہ خاص و عام
اوٹھا لیگئے وہانسے نعش غلام

ملال امام شہادت اصحاب سے

اسی طور سب یاور غمگسار
ہوے جبکہ آقا پہ اپنے نثار

عجب رنج مین مبتلا تھے امام
جو فرماتے تھے جان گزا یہ کلام

کہا ہین تمکو کار پرہیزگار
کہان ہین ہمارے وہ انصار و یار

ندون طول لکھون خلاصہ کلام
رہے سترہ اقربائی امام

وہ ایک ایک اونمین وحید زمن
کہ بعضے تھے اولاد حضرت حسن

حسینی عقیلی تھے اور جعفری
جہان پر تھے ہر ایک کو برتری

جو علوی کہ تھے اونمین ثابت قدم
ثنا اونکی سے لکھے بھلا کیا قلم

شہادت عبد اللہ ابن مسلم

وہ عبد اللہ مسلم کے جو تھے پسر
کہ ماموں تھے اونکے شہ نامور

کیا عرض مولا اجازت ملے
کہ بندہ کو بھی یہ سعادت ملے

کہا شہ نے اے میرے لخت جگر
کہ تمکو تو کافی ہے قتل پدر

غلام آپکا ہے یہ رخصت طلب ہوا شہ کو اونپر نہایت عجب
اجازت ملی جب تو آئے اودھر یزید شقی کا تھا لشکر جدھر
بیان کیا کرون جو کہ کی کارزار کیئے قتل جب تین بیسی سوار
کیا اونپہ اعدانے جور و جفا ہوئے قتل وہ عابد باوفا

شہادت غلام ترکی

لکھا ہے کہ حضرت کا تھا اک غلام وہ ترکی تھا قاری تھا اور نیک نام
محبت تھی مولا کو بھی اسقدر کہ رخصت ندی کی طلب کسقدر
قدم پر گرا جب اجازت ملی کہ دنیا و دین کی سعادت ملی
گیا جانب فوج وہ نیک کار پڑھے پہلے اشعار کچھ آبدار
لعینون پہ جبدم ہوا حملہ ور ندیتا تھا اعدا کو جانے مفر
نہایت ہی جرأت سے کی کارزار کہ پیدل نہ بچتے نہ بچتے سوار
کیا فوج اعدانے جب اژدہام گرا ہائے گھوڑے سے ترکی غلام
صدا دی کہ مولا مدد کیجئے تڑپتا ہون میری خبر لیجئے
یہ آواز سنتے ہی دوڑے امام جو دیکھا تڑپتا ہے وہ نیک نام
عنایت شہ دین کی تھی کسقدر رکھا زانوئے پاک پر اوسکا سر
رکھا اپنا منہ اوسکے چہرہ پہ جب تو گریان تھے اوسدم شہ تشنہ لب

گئے شہ سے رخصت جو لیکر سوید — کیا ایک حملہ مین اعدا کو صید
شجاعت سے کی کسقدر کارزار — کیا قتل اعدا کو جب بیشمار
تو لشکر نے نرغہ کیا اونپہ جب — گری اونپہ ایکبارگی سب کے سب
زمین پر گرے ہوکے جب یہ نزار — بدن مین نہ کچھ حس رہی زینہار
شہادت ہوئی انکو سمجھے لعین — ہوئی اس سبب سے مزاحم نہین
یہ زندہ تھے باحکم پروردگار — کہ ناگہہ پکارے جو وہ اہل نار
ہوا قتل احمد کا لخت جگر — ہوئے سنکے بیتاب یہ کسقدر
بہت اپنا جینا ہوا ناگوار — نہ طاقت تھی اتنی کرین کارزار
نکالی چھری اپنے موزے سے تب — کیا قتل اوسدم بھی اعدا کو جب
اوٹھا کر بہت سی اذیت کئے — شہادت ہوئی باغ جنت گئے

شہادت عروہ غفاری

وہ عروہ غفاری تھے پیر مرد — نہایت تھا ایمان کا اونکو درد
رسول خدا کرتے تھے جو جہاد — تو ہمراہ ہوتے تھے یہ خوش نہاد
تا دا ہن کہ وہ پیر تھے اسقدر — لٹکتی تھین پلکین نہ آتا نظر
خمیدہ کمر سے تھے گو دل جوان — نکر سکتے تھے سامنا پہلوان
کمر اپنے پٹکے سے بس باندھ کر — گذارش کیا ای شہ نامور

ہوا انکے لشکر کو خوف و خطر
مقابل مین آئے نہ وہ فوج شر

عمر نے جو دیکھا کہ یہ فوج کین
مقابل مین عابس کے آتے نہین

کہا ہو نہین سکتی جو کارزار
تو سب ملکے اسکو کرو سنگسار

جو عابس کو یہ حال آیا نظر
تو پھینکی زرہ اپنی او خود سر

ہوا حملہ ور وہ جری اوس گھڑی
تو لشکر مین اعدا کے بھاگڑ پڑی

بیان کرتا ہے اب یہ ابن تمیم
کہ سوگند بر ورد گار عظیم

جو عابس ہوئے فوج پر حملہ ور
تو دو دو سوا اونمین بڑے نامور

کہون کیا کہ تھے کسقدر بدحواس
بہت اونپہ غالب تھا خوف و ہراس

نہین پاتے تھے جرأتِ کارزار
گئے جاتے تھے سامنے سے فرار

غضبناک شیرِ ژیان جانکر
جو سب ایکباری گرے آنکر

تو اوسوقت کاٹا بہادر کا سر
اونہین کی طرف تھی جو میری نظر

تو کیا دیکھتا ہون مین وہ کچھ شریر
لیئے ہین سر عابس بے نظیر

کہ آپسمین لڑتے ہین وہ سب لعین
کیا قتل مینے کہ تو نے نہین

عمر نے سنی جبکہ یہ قیل و قال
کہا تم عبث کرتے ہو یہ جدال

دلیری عابس سے ہے یہ یقین
کرے قتل ایک اونکو ممکن نہین

شہادت سویدؑ

زبان مبارک پہ تھا یہ ملا — ترے قاتلون پہ ہو لعن خدا
کرے لعن اسطور بھی انپر رب — ہوئے مثل خنزیر و میمون جو سب

شہادت عابس شاکری

جو تھے عابس شاکری نیک نام — لکھا ہے کہ شوذب تھا انکا غلام
کہا تو کریگا وہ اب اختیار — کہ جسّے ہو مسرور پروردگار
لڑونگا مین اعدا سے ای باوفا — بیان کر کہ تیرا ارادہ ہے کیا
کہا ہے مناسب نہایت یہ بات — چلو خدمت شاہ والا صفات
اجازت جو وہ دین تو کیا خوب ہے — مجھے تو دل و جان سے مرغوب ہے
یہی ہے روز تحصیل کار ثواب — کہ اجر اسکا پائینگے روز حساب
جو مشتاق فیض شہادت ہوئے — تو حضرت سے خواہان رخصت ہوئے
ملی جسگھڑی اونکو دلکی مراد — گئے جانب فوج بہر جہاد
ہوئے جاکے استادہ جسدم وہان — تو راوی کا ہے اسطرح اب بیان
روایت یہ کرتا ہے ابن تمیم — کہ جب آئے وہ سوے فوج لئیم
اونھین مین نے پہچانا ہین بیمثال — بہادر نہایت ہین وقت جدال
صدا فوج کو دی کہ ہے یہ دلیر — سمجھ لو کہ آیا ہے اسدم یہ شیر
اکیلے نہ کرنا کبھی اس سے جنگ — کہ تمپر یہ کردیگا میدان تنگ

ہوئے جبکہ طالب زہیر ابن قین — کہ خادم کو رخصت ملے یا حسین
اجازت ملی جب ہوئے شادکام — بشاشت سے پہونچے سوئے فوج شام
پڑھے پہلے اشعار کچھ آبدار — شجاعت سے جرأت سے کی کارزار
کیے قتل وہ ایکسو بیس جب — تو پھر آئے سوی شہ تشنہ لب
ادھر آئے جسدم زہیر ابن قین — تو دیکھا کہ فرما رہے ہین حسین
کھلے ہین یہ دروازہ ہائے جنان — وہ حورین ہین آراستہ شادمان
تمہارے ہین مشتاق یہ سب کے سب — نبی کے نواسہ کے یاور ہو اب
یہ فرماتے تھے اور رہے تھے شاہ — گئی جبکہ آواز تا خیمہ گاہ
نکل آئے سب اہلبیت کرام — کیا شہ کے اصحاب سے یون کلام
کہ اہل حرم کی اعانت کرو — نبی زادیونکی حمایت کرو
کہا سب نے جانین کرینگے نثار — کہ ہمکو ہے سوگند پروردگار
نہین کوئی ایسا یہان پر غلام — کہ پیوے نہ اسدم شہادت کا جام
مگر آپ خیمہ مین پھر جائین اب — کہ ہے قلب پر خادمونکے تعب
گئے خیمہ مین اہلبیت کرام — زہیر آئے پھر جانب فوج شام
کیے قتل جو تین سو ساٹھ اب — ہوئے حملہ ور وہ شقی سب کے سب
کثیر و مہاجر تھے جو وہ لعین — کیا قتل ان دونونے بالیقین
ہوئے قتل جسدم زہیر ابن قین — تو غمگین نہایت تھے امام حسین

شہادت عبد اللہ

کہا شہ نے ای غمگسارہ و رشید — زہیر ابن قین و مجاہد سعید

کھڑے ہو میرے سامنے آن کر — کہ تا ظہر مین پڑہ لون اب جلدتر

کیا عرض دونون نے یا ابن رسول — دلو جان سے ہے خادمونکو قبول

کھڑے ہو گئیے دونوں بس سامنے — لگے نیزہ سینونپہ وہ تھامنے

ہوا عدا کے جانب سے آتے سہام — تو آنے نہ دیتے تھے سوی امام

بشاشت سے سینون پہ لیتے تھے وہ — کہ تا شاہ آنے نہ دیتے تھے وہ

ادا کی یہانتک کہ شہ نے نماز — ہوئے جبکہ فارغ امام حجاز

تو عبد اللہ پر تیر اتنے گرے — زمین پر وہ مجروح ہو گر پڑے

کہا لعن کر اے خدای ودود — ان اعدا پہ مانند قوم یہود

نبی پر ترے پہونچے میرا سلام — تو پہونچا دے احمد کو میرا پیام

لگائین ہین مجہپر جو تیر و تبر — صلا دے یہ ہکا مجھے دادگر

کہ نصرت میری ہووے یا رب قبول — ہوا ہون مددگار ابن رسول

یہ کہکر گئیے سوئی ملک جنان — بہت روئے اونپر امام زمان

شہادت زہیر ابن قین

وہاں جا کے آواز دی او لعین ادہر آ جو پایا ہے کدہر تو حسین
شقی جبکہ آیا پئے کارزار ادہر سے ہوا تیغ کا منہہ پہ وار
جو ہین ایک نیزہ پڑا پشت پر انی اوسکی نکلی ادہر سے اودہر
اوسی دم گیا سوئے دوزخ پلید سدا دی جہنم نے ہل من مزید
اوسے قتل کرکے ہوئے حملہ ور چلے شیر سے جانب فوج شر
کیا ایک سو ساٹھہ کو قتل جب پریشان ہوئی فوج اعدا کی سب
پھر آئے سوے لشکر شاہ دین ہوئے خوش نہایت امام مبین
قدم چومے مولا کے رقت ہوئی جدائی سے اندوہ و حسرت ہوئی
لکھا ہے کہ روے امام انام غرض یہ چلے پھر سوئے فوج شام
بیان کیا کرون جو کہ کی کارزار کہ مارے گئے چار سو جب سوار
ہوا نرغہ اہل کین اونپہ آہ کیا قتل آخر اونھین بیگناہ
ہوا قتل جسدم کہ وہ شیر نر تغیر ہوا چہرۂ شاہ پر
یہان تک تھے غمگین امام انام کہ کرتے تھے رو رو کے ایسا کلام
خدا رحم تم پر کرے ای حبیب شفاعت محمد کی ہووے نصیب
کہ عابد تھے زاہد تھے پرہیزگار بڑے متقی اور طاعت گذار
جو پڑھتے نماز خدا صبح و شام تو رکعت مین قرآن کرتے تمام
سنا اہل عصمت نے ماتم کیا کہ اہل حرم نے بہت غم کیا

تمنا ہے اسدم سعادت ملے — ثواب نماز جماعت سے ملے
ہوئے اور بھی خوش امام حجاز — جو دیکھا کہ ہے اشتیاق نماز
پکارے یہ او سدم شہ نامور — کہ غالب ہے شیطان تجھپر عمر
بھلایا ہے انداز اسلام اب — کہ ہے ظہر کے وقت بھی حرب و ضرب
نہین بند کرتا ہے اسدم جدال — ادا کرنے دے طاعت حق تعال
سنا اور دیا کچھ نہ مطلق جواب — حصین شقی نے کیا یون خطاب
قبول خدا ایسی طاعت نہین — کہ مقبول حق یہ عبادت نہین
حبیب مظاہر نے کہا پیچ و تاب — حصین لعین کو دیا یون جواب
کہ او زانیہ کے پسر نابکار — سدا تجھپہ ہو لعن پروردگار
ترے زعم باطل مین او زشت خام — نہ مقبول ہوئی نماز امام
تجھ ایسے شرابی کی ہوئی قبول — عذاب خدا کا ہو تجھپر نزول
ہوا خشمگین اور کہا ای حبیب — کدہر ہو ذرا آؤ میرے قریب
بہادر بڑے ہو تو آؤ یہان — کہ قاتل تمہارا ہون مین بیگمان
حبیب مظاہر نے جب یہ سنا — کیا عرض ای سبط خیر الوریٰ
اجازت مجھے دین امام حجاز — پڑہون جا کے جنت مین اب یہ نماز
ہوئے شاد جب دم اجازت ہوئی — کہون کیا کہ کیسی بشاشت ہوئی
بہ تکبیر ہو کے یکے کیا دلیر — گئے جانب فوج مانند شیر

یورش اعدا

لڑے جبکہ اصحاب سردار دین … کہ پسپا ہوئی فوج شمر لعین
تو اوسوقت شمر لعین اور عمر … کہوان کیا کہ خائف ہوئی کسقدر
سبب یہ تھا لکھتا ہون میں صاف صاف … بڑھا اسطرف سے جو بحر مصاف
وہ اصحاب میں سے ایک جرار تھا … مگر روکنا اونکو دشوار تھا
صفونکو اولٹتا تھا جرأت یہ تھی … پرے خالی کرتا شجاعت یہ تھی
کیا مشورہ ہوکے مجبور جب … کہ نرغہ کرین انپہ اب ملکے سب
ندا شمر نے دی کہ ای فوج شام … لڑینگے جو یون ہوگا لشکر تمام
کرو انپہ حملہ جو تم ایکبار … تو البتہ کرسکتے ہو کارزار
یہ سنتی ہی امنڈی جو فوج لعین … تو ہلتی تھی اوسوقت ساری زمین
نہ تھا کوئی اصحاب و انصار سے … کہ زخمی نہو تیر و تلوار سے
کہون کیا جو برپا قیامت ہوئی … کہ اسمین کئی کی شہادت ہوئی

شہادت حبیب ابن مظاہر

جو باقی تھے اصحاب نعمت پناہ … کیا عرض سبط رسالت پناہ
کہ مولا یہ آیا ہے وقت زوال … نہین آج بچنے کا اپنے خیال

اِس اثنا مین اعدا ہوئے حملہ ور
کیا قتل بیکس کو اعدا نے آہ
تو روتی ہوئی آئی وہ نعش پر
کیا اوسکے چہرے سے گرد و غبار
کہون کیا کہ کسقدر تھی بیقرار
جون ہی شمر نے اسطرف کی نظر
پکارا کدہر ہے ہمارا غلام
یہ سنتی ہی آیا لیئے گرز آہ
کیا قتل زوجہ کو جب بیخطر
جو بھیکا سوی لشکر شاہ دین
رخ پاک پر اوسکے جب کی نگاہ
تیرے قتل ہونے سے مین ای وہب
کہ پھر بعد ازان سر کو پھیکا ادہر
کہا راہ حق مین جو دیتی ہین ہم
چلی کہ اوسکے یہ جانب فوج شام
ہوئی حملہ ور فوج کفار پر
غرض تیغ لائی او جب تمام

وہب جب پڑے تھی ہر طرف سے تبر
جو زوجہ نے دیکھا یہ حال تباہ
لیا اپنے آغوش مین اونکا سر
بحسرت نظر کرتی تھی بار بار
وہ گریان تھی مانند ابر بہار
ہوا خشم گین وہ شقی دیکھہ کر
ابھی جا کرے اسکا قصہ تمام
ہوئی قتل وہ مومنہ بیگناہ
وہب کے سر پاک کو کاٹکر
تو مادر نے اوسکے اوٹھایا وہین
کہا شکر کرتی ہون تیرا اِلٰہ
ہوئی سرخ رو سیدہ مین آب
عمر کا وہ لشکر شقی تھا جدہر
تو اوسکو نہین پھیر لیتے ہین ہم
لیئے ہاتھہ مین ایک چوب خیام
کیا قتل قاتل کو بس ڈھونڈکر
ہوئی آئی سوی خیام

میری ہوئیگی اوسگھڑی ہان رضا | کہو سبط احمد پہ تو جب فدا
سنا جب وہب نے یہ ماںکا کلام | چلے ولولے مین سوئے فوج شام
کہ زوجہ نے دامن پکڑ کر کہا | چلے تم ٹھکانا نہ میرا رہا
خدا کے لیئے مجکو رلوا نہ تو | سوی لشکر شام اب جانہ تو
کہا ماں نے بیٹا نہ سن یہ کلام | چلا جا سوئے جنگ افواج شام
جو حائل کریگا نہ میری رضا | شفاعت کرینگے نہ خیر الورا
وہب آتے پھر جانب کارزار | کیا قتل اعدا کو پھر بیشمار
لڑائی مین مشغول تھے ناگہان | کمینگاہ مین تھا شقی اک نہان
جھپٹ کر لگائی وہ تلوار آہ | کٹے ہاتھ دونو گرا خیر خواہ
یہ دیکھا جو زوجہ نے بس ناگہان | سروپا برہنہ وہ آئی وہان
کہا جان میری ہو تجھپر نثار | نہ اب دیر مرنے مین کر زینہار
وہب نے جو زوجہ کو دیکھا وہان | کہا تم نہ دم بھر بھی ٹھہرو یہان
بہت چاہا تا جاسے سوئی خیام | مگر اوسنے دامن لیا اوسکا تھام
کہا مین نجاؤنگی خیمہ مین اب | فدا ہونگے مولا پہ مین اے وہب
جو حضرت نے دیکھا صدا دی وہان | چلی آؤ اے نیک زن تم یہان
خدا اس محبت کی دیگا جزا | کیا حق الفت جو تمنے ادا
سنا جبکہ حضرت کا اوسنے کلام | تو جلدی چلی آئی سوی خیام

تو استادہ ہو پھر جنگ و جدال — ابھی جاکے کر دشمنوں سے قتال
یہ سنتے ہی جلدی اوٹھے جو وہب — ہوئے جاکے حضرت سے رخصت طلب
کہا شہ نے اوسوقت ای نوجوان — کہ شاید اجازت نہ دے تیری ماں
بھلا کس طرح مین کہون جنگ کر — کہ ہوگا تیری ماں پہ دشوار تر
وہب نے کہا ای امام زمان — اوسی نے تو بھیجا ہے مجکو یہان
سنا جبکہ مولا نے اونکا کلام — اجازت پہ راضی ہوئے تب امام
وہب جب گئے جانب کارزار — پڑھے پہلے اشعار کچھ آبدار
کہ ای قوم تم سن لو میرا نسب — کہ عبد اللہ کلبی ہے میرا اب
وہب نام میرا ہے اور ہون اسد — کرونگا امام امم کی مدد
ابھی دیکھ لوگے میرے کارزار — بدل کیجیو ہوکے تم ہوشیار
سمجھنا نہ یہ جنگ لہو و لعب — نہیں اور کوئی کہ مین ہون وہب
پڑھا یہ رجز پڑھکے جب وہ دلیر — کیا حملہ جیسے غضبناک شیر
جدھر ہی جاتے تھے بھاگتے تھے سپاہ — ہوئے قتل کتنے ہی اور روسیاہ
وہب نے جو دیکھا کہ یہ نابکار — نہیں آتے ہین اب پئے کارزار
کہا آکے ماں اور زوجہ سے حال — کہو کیسی کی مینے جنگ و جدال
بیان کیجئے ای مادر مہربان — کہ اب آپ مجھسے ہوئین شادمان
کہا اوس زن نیک سیرت نے تب — کہ واللہ راضی نہیں مین وہب

میرا ہائے غمخوار مارا گیا — معین و مددگار مارا گیا
تیری مان نے اچھا کہا حر تھا نام — کہ آزاد دوزخ سے ہے لاکلام
تجھے بے تامل ملیگا جنان — خدا تجکو بخشے میرے میہمان

شہادت حضرت برید

لکھا ہے گئے جبکہ حضرت برید — سمجھتے تھے اون اشقیا کو وحید
حضیر ہمدانی پارسا — کہ تھے انکے والد یہ مینے سنا
ہوئے حملہ ور اور رئیس پا کیا — یہان تک کہ اعدا نے نرغہ کیا
جدا سر کیا اونکا بھی آہ آہ — بہت روئے سبط رسالت پناہ

شہادت حضرت وہب

بیان ہوئے اِس جا یہ حال وہب — کتابون مین دیکھا ہے مینے یہ اب
جو تھین اونکی مادر بھی و جہ بھی پاس — کہون کیا کہ کیسی تھین وہ حق شناس
کیا اپنے نور نظر سے بیان — کہ اے میرے لخت جگر میری جان
نہین دیکھتا تو کہ کیا حال ہے — مصیبت مین [illegible] یہان لال ہے
یہان دکھ مین مولا ہوئے ہین اسیر — کہ نرغہ کئے ہے یہ فوج شریر
تجھے چاہئے اب اعانت کرے — کہ فرزند احمد کی نصرت کرے

بکیر جری اور حرِ نامدار
پدر کو پسر سے جدائی ہوئی
پسر پر لگے نیزہ و تیر آہ
سنان لگائین اونھین اسقدر
نہ آئے وہ گھوڑے پہ جسدم نظر
یہان آکے دیکھا تو یہ حال تھا
کہا شکر تیرا میرے دادگر
کہ نالہ تھا مثل زن سوگوار
کہان کیسی جرات سے حر تھے لڑے
بچہ ہین گر پڑے حر بروی زمین
برستی تھی تلوار بیکس پہ آہ
نہ پہونچے تھے حضرت ابھی آہ آہ
جدا کر کے پھینکا سوی شاہدین
سر حر کو رومال سے پونچھکر
زہے قسمت حرِ عالی مقام
رخ حر پہ حسرت سے کرتے نگاہ
کہ افسوس شیر ژیان مر گیا

ہوے انمین حائل جو وہ نابکار
تو اوسدم ستم کی لڑائی ہوئی
ہوا ضعف سے حال اونکا تباہ
نہ سنبھلا گیا گر پڑے خاک پر
تو اب آگیا حر کا مُنھہ کو جگر
کہ گھوڑونکے نیچے وہ پامال تھا
کہ راضی ہون جو ہو قضا و قدر
مگر اوسپہ کرتے رہے کارزار
جو گھوڑے کو پے کر دیا گر پڑے
سنانین لگانے لگے اہل کین
پکارے کہ امداد ای دین پناہ
کہ سر کٹ گیا حر کا یہان بیگناہ
گرا آکے جسدم بروی زمین
اوٹھا کر رکھا زانوی پاک پر
کہ روتے تھے اونپر امام انام
امام امم کہتے تھے آہ آہ
غضب ہوگیا میہمان مر گیا

اگر توبہ کرتا ہے ہے رستگار
کیا رو کے اوٹھکر سوی آسمان
یہ بندہ جو تیرا ہوا شرمسار
پسند آئی توبہ خدای کریم
کیا عرض حر نے کہ شاہ انام
کہا شہ نے تعجیل اتنی نکر
سبب یہ ہے تو ہے میرا میہمان
تمنا ہے یہ اے شہ نامدار
نہ اصحاب حضرت پہ کچھ آنچ آئے
جو اول میں روکا تھا ای دین پناہ
کہ شاید کرے رحم پروردگار
کہا شہ نے اچھا اجازت ہے ہاں
چلے حر سوی لشکر اہل شر
ہوے حملہ زن دونو با آن بان
بہادر تھے کس درجہ وہ دونو نیک
یہاں تک لڑے دونو وہ نیک کار
شجاعت سے اسطرح کے کارزار

کہ ناجی ہوا جو ہوا شرمسار
کہا ای خداوند ہر دو جہان
ترے فضل کا اب ہے امیدوار
کہ ہے ذات تیری غفور الرحیم
اجازت کے خواہاں ہیں دونو غلام
ابھی قتل ہو لیں یہ رفیق و پسر
کیا عرض ہوئے فدا میری جان
کروں روبرو آپکے کارزار
کہ خادم ہے پہلے ابھی سر کٹائے
تو پہلے تصدق بھی ہوون یہ جان
اجازت کا شاہا ہوں امیدوار
مبارک کرے تجکو رب جہان
کہ ہمراہ تھا اوسکا نور نظر
نہ آسکتا تھا روبرو پہلے وار
کہ ایسے تھے قتل اوسکے اعدا ایک
کہ بچے تھے پیدل نہ بچتے سوار
کہ کشتوں کے پشتے ہوئے بیشمار

مجھے نار دوزخ کی طاقت نہین / کہ یہ جانشا اللہ جرأت نہین
جو ہون میرے دشمن رسول خدا / عدا دوست کرین حضرت مرتضیٰ
سُنا جب تو بولے بکیر سعید / نہین ہم سے اور تم سے حضرت بعید
مجھے بھی وہان لے چلو ای پدر / کہ جس سمت کو ہین شہ نامور
نہین بعد شبیر لطف حیات / ہوئے شاد حر سُنکے بیٹے کی بات
نکل آتے وہ اور اونکا پسر / مگر سمجھے اوسوقت یہ اہل شر
وہ جاتے ہین لڑنیکو سوی امام / مگر تھے خیال اون لعینونکے خام
غرض چھیڑ کر دونون رہوار / گئے جانب شاہ عالی وقار
کہ ہے سے گئے واہ یہ کس طرف / قدم چومے مولا کے پایا شرف
سر اونکے اوٹھا کر کہا شاہ نے / وہ سِرّ رسالت سے آگاہ نے
کہ تم کون ہو اور کیا کام ہے / کہا عرض خادم کا حر نام ہے
یہ عبد وہی وہ مجرم ہے اور پیسا / کہ روکی تھی اب جسنے حضرت کی راہ
لے آیا ہون مین جانب کربلا / مگر اسنے میرے سید و پیشوا
نہ سمجھا تھا ایسا کرینگے ستم / ندامت ہے مجکو خدا کی قسم
اگرچہ ہوا ہے نہایت قصور / خطا کو میری بخشدین اب حضور
ارادہ ہے ای سبط خیرالانام / کہ جانین تصدق کرین دو غلام
میری توبہ ہوویگی آیا قبول / ہوا اسطرح حکم سبط رسول

اگر جھوٹ سمجھے ہو ای بد صفات — تو تم اونسے دریافت کرلو یہ بات
جنھون نے سنا خود کلام رسول — گواہی وہ دینا کرینگے قبول
غرض پوچھنا جنسے ہے تمکو سہل — وہ زید اور جابر ہے اور وہ سہل
انس ابن مالک ہے اور بوسعید — نہیں ہے یہ کچھہ بات سخت و شدید

جواب اعدا سے

بدل سنا جب کلام امام — تو بولے کہ ثابت ہے سب لاکلام
مگر قتل سے ہم نہ باز آئینگے — کہ اسکے عوض مال و زر پائینگے

کلام امام باصحاب علیہم السلام

سنا جبکہ حضرت نے اونکا جواب — کیا اپنے اصحاب سے یون خطاب
کھلے ہین در باغ جنت تمام — وہ پیش نظر ہین تمہارے مقام
وہ حوران جنت ہین آراستہ — مکلل جواہر سے پیراستہ
جو سبط نبی کی حمایت کرو — تو جلدی حصول سعادت کرو

شہادت حضرت حر علیہ السلام

سنا حر نے جسدم کلام امام — کیا اپنے فرزند سے [illegible]

جواب انکو دینا گوارا نہین — کوئی ہم سخن ہوئے یارا نہین
مقابل ہوا نسے یہ کسکی مجال — یہ ہین مصحف ناطق حق کی آل
کہ شمر لعین نے کہا آنکر — کہو کیا غرض ہے شہ نامور
جو کرتے ہو اس نہج کا تم خطاب — کہو اپنا مطلب تو دین ہم جواب

ارشاد امام علیہ السلام

سنا جب ہوئے درفشان یہ امام — کہ خوف خدا تم کرو لا کلام
ہمارا تمہارا وہ مختار ہے — کہ مالک ہے قادر ہے قہار ہے
میرے قتل ناحق سے ہان باز آؤ — نہین تمکو لازم کہ مجکو ستاؤ
میری ہتک حرمت نہین چاہیئے — بجز عز و رفعت نہین چاہیئے
کہ فرزند حیدر ہون سبط رسول — جگر گوشہ بنت احمد بتول
جہان مین نہین کوئی میرا نظیر — کرو قتل مجکو نہ تم ای شریر
نہین تمنے آیا سنی یہ خبر — کہ فرماتے تھے جو کہ خیر البشر
حسین و حسن میرے دلدار ہین — جوانان جنت کے سردار ہین
اگر اسمین سمجھے ہو تم رست گو — جو کہتا ہون مین بات دل سے سنو
خدا کی قسم مجکو ہے یہ یقین — کہ کاذب سے اللہ ہے خشمگین
کبھی مین نہین بولتا ہون دروغ — کہ جھوٹے کو ہوتا نہین ہے فروغ

جو مائل ہے اسپر وہ مغرور ہے — حیات دو روزہ پہ مسرور ہے
نہ دہوکے مین دنیا کے تم آؤ اب — سوی جادۂ راستی جاؤ اب
جو لیتا ہے دنیا کے اوپر قرار — نہین اوسکو کچھ خوف روز شمار
نظر آتا ہے مجکو یہ حال اب — کہ ہو مستعد قتل پر میرے سب
ارادہ کیا ہے تمنے اوس امر کا — ہمیشہ ہے ناراض جس سے خدا
غضب مین جو لائے ہو قہار کو — نہین یاد کرتے اوس اقرار کو
جو لائے ہو ایمان پروردگار — کہ ایمان نبی کا کیا اختیار
کیا جبکہ اسلام تمنے قبول — تو کرتے ہو پھر قتل آل رسول
بھلایا ہے ذکر خدا تمنے واہ — جو کرتے ہو ایسا بڑا اب گناہ
رجوع جہان ہے بسمت خدا — مگر تمکو شیطان نے اغوا کیا
رہ نیک تمنے نہ کی اختیار — ہوئے ظالم و خائن و اہل نار

جواب اعدا

سنا جبکہ اعدا نے شہ کا کلام — ہوئے سرنگون پھر تو سب خاص و عام
نہ قدرت ہوئی تا کہ دیوین جواب — مگر تھا عمر جو کہ خانہ خراب
کیا اپنی لشکر سے اوسدم کلام — کہ واقف نہین تم کہ ہین یہ امام
یہ ہین ابن حیدر خدا کی قسم — فضیلت [illegible]

جو ملہوف مین یہان پہ لکھا ہے حال	وہ کرتا ہون اب عرض با صد ملال
پیادہ تھے سو ہاے قلت یہ تھی	ادھر تھے کئی لاکھ کثرت یہ تھی
سواران حضرت کہ تھے حق شناس	لکھا ہے کہ تھے پانچ کم بس پچاس
ہوا جب کہ حکم امام جلیل	کہ ہوئی درستی فوج قلیل
گئے میمنہ پر زہیر ابن قین	حبیب مظاہر بحکم حسین
ہوئے میسرہ پر وہ گردون حشم	کہ عباس کو مل گیا بس علم
مقام علی اکبر نوجوان	ہوا قلب لشکر مین با عز و شان
امام جہان سید با وقار	ہوئے اسپ بالا پہ حضرت سوار
نظر آئی جس وقت اعدا کی فوج	تو دیکھا کہ وہ فوج ہے مثل موج
عمر کا ہے وہ دبدبہ کر و فر	لگا ہے سر نحس پر چتر زر

کلام امام علیہ السلام

کہا شاہ نے با صدائی بلند	تمہین وعظ کرتا ہون گر ہو پسند
نہین بات ایسی کہ ہووے گی شاق	سنو با توجہ تم اہل عراق
سزاوار حمد و ثنای خدا	کہ جسنے کہ دنیا کو پیدا کیا
مقرر کیا اسکو دار فنا	نہین ایک احوال رہتا سدا
تغیر جہان کا تو ہے آشکار	نہین ایک صورت پہ اسکو قرار

شب تار ہے یہ نکل جاؤ یان — اکیلا مجھے چھوڑ دو تم یہان

اکیلے نہ جاؤ تو ہان ساتھ لو — حرم مین سے ایک ایک کا ہاتھ لو

کسی سے سوا میرے مطلب نہین — انہین سے ہے جو یہ لشکر اہل کین

میرا قتل خواہان ہین یہ سب کے سب — سوا میرے ہرگز نہین کچھ طلب

اوٹھے بھائی اور بھانجے اور پسر — گذارش کیا اے شہ نامور

ندکھلاے اللہ ہمکو وہ دن — کہ زندہ ہون دنیا مین ہم آپ بن

خدا کی قسم اے شہ نامدار — نہوگا کبھی ہم سے یہ زینہار

لڑینگے ہم اعدا سے ای شاہ دین — مرینگے فدا ہونگے ہم بالیقین

لکھا ہے جو پہلے کیا یہ کلام — سنو تھے وہ عباس عالی مقام

نہ اونمین سے کوئی بھی چپ رہا — اسی طور ہر ایک نے تھا کہا

عجب باوفا تھے وہ انصار و یار — دل و جان سے حضرت پہ تھے سب نثار

دعا دی اونہین شاہ ابرار نے — وہ دین اور دنیا کے سردار نے

ہوئے شاہ مشغول راز و نیاز — کبھی تھے تضرع کبھی تھے نماز

حال صبح عاشور

ہوئی صبح عاشور جب آشکار — مصلے سے اوٹھے شہ نامدار

درستی لشکر مین تھے شاہ دین — شمار اونکا بتلاؤن کیا بالیقین

ہوئی شب جو عاشور کی آشکار
دیا حکم حضرت نے بس ایکبار

کہ اولاد و اعوان و انصار و یار
میرے پاس آجائیں ہے مجکو کار

اگرچہ ہیں بیمار تھا خستہ جان
گیا وہان جہان تھے شہ انس و جان

جو دیکھا تو اوس جا پہ حاضر ہیں سب
بجا لائے ایک خطبہ شاہ عرب

کیا اِسطرح با فصاحت بیان
کہ میں حمد کرتا ہون رب جہان

عجب نعمتیں تو نے کی ہیں عطا
بزرگی ہمیں دی ہے سب سے سوا

ہمیں علم قرآن سے ماہر کیا
جو تھا سر پوشیدہ ظاہر کیا

تری ہمیشہ ہر طور رحمت ہوئی
ہمیں چشم بینا عنایت ہوئی

میرے غنچۂ دل ہر اک کھل گئے
ہمیں گوش شنوائی حق مل گئے

ترے فضل سے ہیں ہم امیدوار
فقط اب ہیں رحمت کے بس خواستگار

کہ ہم ہوئیں منجملۂ شاکرین
ادا حمد ہو تیری ممکن نہیں

ملے اقربا اور انصار و یار
کہ ہیں پارسا متقی غمگسار

جو پہلے تھے پیغمبر و مرسلین
ملے اونکو اصحاب ایسے نہیں

جزا دے خدا اسے میرے دوستو
جو کہتا ہون اب سے اوسکو سنو

نہیں ہے گمان مجکو اب زینہار
کہ نیکی کرین یہ ضلالت شعار

یقین ہے کہ پہونچیگا انسے ستم
تو کہتے ہیں تم سب سے اسوقت ہم

یہان سے چلے جاؤ اب جابجا
نہو تا کہ تم پر تو جور و جفا

طلب کرنا ایک رات کی مہلت کا

پکارا شہ دین نے عباس کو ۔ کہ ای بھائی گھوڑے پر اسوار ہو
کہو فوج سے کیون ہے تعجیل اب ۔ مین کرتا ہون اس شب کی مہلت طلب
سحر یا تو بیعت کرون اختیار ۔ دیا تمسے ہوئیگی بس کارزار
کہا جا کے عباس نے جب پیام ۔ عمر نے کیا شمر سے یون کلام
تری رای اس امر مین ہو سو کر ۔ کہ ہون تابع حکم مین سر بسر
نہ راضی ہوا جبکہ شمر لعین ۔ کہا عمر حجاج نے بس وہین
اگر ترک و دیلم ہو مہلت طلب ۔ تو دیتے ہین اونکو بھی اہل عرب
جو ہو سبط احمد شہ مشرقین ۔ دل و جان زہرا امام حسین
طلب ایک شب کی وہ مہلت کرے ۔ گوارا یہ تیری حمیت کرے
کہ مہلت نہ دے تو او سے ہے غضب ۔ بتادے قباحت ہے کیا اسمین اب
سحر ہوگی جسگھڑی آشکار ۔ کرینگے وہ بیعت و یا کارزار
ہوئی جبکہ اس طور کی گفتگو ۔ تو مہلت پہ راضی ہوئے وہ عدو

حال شب عاشورہ

یہ فرماتے ہین سید ساجدین ۔ امام امم رہبر اہل دین

سنا اور نادم ہوا وہ لعین | کہ عباس آئے سوئے شاہ دین

قصد جنگ

عمر نے دیا حکم یون قرب شام
چلی فوج سب بہر قتل امام

سنا جبکہ فرمان چلے سب سپاہ
پئے قتل سبط رسالت پناہ

سنو حال سبط رسول خدا
کہ تھے آپ کرسی پہ جلوہ نما

جو دست مبارک مین تھے ذوالفقار
اوسے پونچھتے تھے شہ نامدار

سنا شور لشکر کا زینب نے جب
چلے آئین نزدیک شاہ عرب

کہا آپ سنتے نہین بھائی جان
قریب آن پہونچی ہے فوج گران

اوٹھایا سر پاک گریان تھے آہ
کہ فرمائی خواہر کی جانب نگاہ

کہا ای بہن مین جو سویا ابھی
کہ اک خواب دیکھا تو رویا ابھی

یہ کہتے ہین مجھسے شہ خافقین
کہ ہوئیگا کل پاس میرے حسین

سنا جبکہ زینب نے شہ کا بیان
تو او نیر گرا کوہ غم نا گہان

گریبان کیا چاک منہہ پیٹ کر
کئے جا نگزا بین اِس طور پر

کہ ای میرے مان جائی تیرے نثار
نکل جائے اسدم مرے جان زار

بہن کا جو یہ حال آیا نظر
تو کرسی سے اوٹھے شہ نامور

پہ اٹھہ کر دلاسا دیا
کہ سر جو بہنا سینہ سے لپٹا لیا

رہیگا تمہین اسمین غلبہ مدام / سمجھ لے کہ کرتا ہون کیسا کلام
کہا راسے تیری یہ مرغوب ہے / پسند آئے مجکو بہت خوب ہے
دیا ایک سرہنگ کو حکم جب / اسیدم روانہ ہو اس جا سے اب
عمر سے میرا جاکے دے تو پیام / اطاعت ہماری کرین گر امام
تو بہتر ہے ورنہ اونہین قتل کر / ابھی بھیجدے کاٹ کر سب کے سر
نہ مانے اگر حکم میرا عمر / تو پھر کاٹ تو بھیجیو اوسکا سر
عمر نے غرض جب سنا یہ پیام / اوسیدم کیا قصد قتل امام

آنا شمر ملعون کا کربلاے معلی مین

لکھا ہے محرم کی تھی وہ نوین / جو آیا ہے وہان شمر مرتد لعین
کہ شمر شقی نے صدا کی بلند / کہا ہین میرے بھانجے ارجمند
سنی جبکہ عباس نے یہ صدا / کہا کیا ہے مجھ سے غرض اب بتا
کہا تم ہو میری بہن کے پسر / نہین چاہتا ہون کہ پہونچے ضرر
ادہر بس چلے آؤ ای میری جان / کہ دیتا ہون مین تمکو امن و امان
ہوئے سنکے عباس بس خشمگین / کہا تجھ پہ لعن خدا ای لعین
جو میرے ہین آقا و سرور حسین / اونھین ہو اگر چین مجکو ہو چین
فدا اونپہ ہونیکی ہے آرزو / نہ کر مجھسے کچھ اور اب گفتگو

غضبناک پھر آئے شاہ انام
کہ بس صبر کو شہ نے فرمایا کام

خط عمر ابن زیاد کو

اگرچہ تھا ملعون عمر بد نہاد
مگر خط لکھا سوے ابن زیاد

کہ فرماتے ہین اسطرح اب امام
کرونگا نہ ہرگز مین اسجا مقام

جہان سے ہون آیا وہان جاؤنگا
دیا گھر کہین اور بنواؤنگا

عمر کا خط آنا ابن زیاد پاس

یہ پہونچا جو خط سوے ابن زیاد
بہت ہوگیا وہ لعین شاد شاد

کہا اپنے اصحاب سے برملا
اطاعت مین آئے ہین شاہ ہدی

یہ عبرت کسو کو کافی ہے اونکا کلام
کرون گا کہین اور اب مین قیام

سنی شمر ملعون نے جبکہ یہ بات
تو بولا کہ ای حاکم خوش صفات

سنو دل سے کرتا ہون جو مین کلام
حکومت مین آئے ہین تیرے امام

نہ بیعت کرین اور چلے جائین گھر
تو ہوئیگی یہ بات بھی منتشر

رہا اونکو غلبہ ہوئے تم ذلیل
سوا اسکے کوئی نہین اب سبیل

نہ دے اونکو جانیکا اب اختیار
کہ بیعت کرین یا کرین کارزار

کرین بیعت حاکم شام وہ
رکھین تیری طاعت سے بھی کام وہ

محمد میرے جد ہین واقف ہے تو
کرون اور کیا تجھسے مین گفتگو

چلا آ اودہر اوراونہین ترک کر
خدا کی خوشی اسمین ہے کسقدر

کہا آپ سے گر ملون یا امام
تو کہد جائے کوفہ کا گھر لا کلام

کہا شہ نے بہتر مین دونگا مکان
کیا عرض ای سید انس وجان

کرون آپ سے اب جو پیدا مین ربط
مکانات و اسباب ہوئیگا ضبط

کہا شہ نے اوسوقت سن ای لئیم
بغیبغ جو میرا ہے چشمہ عظیم

ندیسرخ دو لاکھ دینار تھا
کہ سفیان کا بیٹا خریدار تھا

تجھے وہ ہبہ مین کرونگا مدام
نہ بیچا تھا مینے اوسے لا کلام

ہوا جبکہ خاموش وہ بیحیا
کہا شہ نے اوسوقت ہے قصد کیا

میرے قتل کا عزم ہو کر بیان
شقی نے کہا ہے یہی قصد ہان

کہ جب فتح کر یہان سے گھر جاونگا
تو انعام مین ملک رے پاونگا

حکومت ملیگی مجھے بیشمار
سواران جنگی وہ ستر ہزار

شقی سے سنا اسطرح کا جواب
کیا غیظ سے شاہ نے یون خطاب

تجھے ہو خدا کی نہ رحمت نصیب
کیا جائے بس ذبح تو عنقریب

مجھے حق تعالی سے امید ہے
نہ تجکو ملے گندم ملک رے

تمسخر سے اوسنے دیا یون جواب
نہو گا جو گندم مجھے دستیاب

کہ جو اوسکے بدلے تو ملجائیگا
میرا غنچہ قلب کھل جائیگا

مسخر کیا ہاتھ پر ہاتھ مار
یہ کلمہ کہا اوس لعین نے پکار

حسنین آپنے کی ہے عجلت عظیم
طرف نار دنیا کے قبل از جحیم

ملا جب ہوا شاہ کو ناگوار
تو فرمایا ای دشمن کردگار

ہم ایسو پہ دنیا و عقبیٰ کے نار
کرے مس نہوئیگا یہ زینہار

بحکم خدا ہے وہ ہمپر حرام
محمد ہمارے ہین جد لا کلام

کیا شہ نے اصحاب سے پھر خطاب
کہ ہے کون یہ شخص خانہ خراب

کیا عرض ہے یہ جبیرہ شریر
سنا جب کہا ای خدائی قدیر

مددگار ہے اور قہار تو
اسے کھینچ لے جانب نار تو

یہ کرتا ہے اس جا پہ راوی کلام
دعا بھی نہ شہ کی ہوئی تھی تمام

کہ گھوڑے سے وہ سر کے بھل گر پڑا
جو ناری تھا خندق مین آکر گرا

عذاب الٰہی کی آفت پڑی
کہ پہونچا وہ دوزخ مین بھی اوسکی گھڑی

حاضر ہونا عمر کا خدمت امام مین

غرض تھی کہ اتمام حجت ہو اب
عمر کو کیا شاہ دین نے طلب

جو حاضر ہوا وہ شقی زشت کار
لئے اپنے ہمراہ بس دس سوار

بدستور سے شاہ گردون مقام
ہوا الغرض ایک جا پہ کلام

کہا شہ نے مین دیکھتا ہون عمر
کہ ہے قتل پر میرے باندھے کمر

شقاوت ابن زیاد

کہون کیا کہ کیسا تھا ابن زیاد ۔ عذاب خدا ہووے اوس پر زیاد
منادی پھرائی کہ سب خاص و عام ۔ روانہ ہون از بہر قتل امام
رہا آج جو مرد اس شہر مین ۔ تو ہوگا گرفتار وہ قہر مین
یہ سنتے ہی سب کربلا کو گئے ۔ کہ قتل امام ہدا کو گئے
لکھا ہے کہ چھہ لاکھہ سے تھے زیاد ۔ پیادہ و اسوار وہ بدنہاد
جو حضرت کو کثرت یہ آئی نظر ۔ تو فرمایا یہ آئے کیون اِسقدر
مسلح پیادہ جو ہین اور سوار ۔ انہین کس سے منظور ہے کارزار
کیا عرض ای شاہ دنیا و دین ۔ لڑینگے یہ حضرت سے سب اہل کین

اعجاز امام

سنا شہ نے جسدم کہ ایسا کلام ۔ تو فورًا اوٹھے وہان سے شاہ انام
کہا اوٹھہ کھڑے ہو میرے ساتھہ آؤ ۔ یہان کھود کر ایک خندق بناؤ
کرو آگ بھی اوسمین یہ دشمن تمام ۔ ہوا جبکہ یہ حکم شاہ انام
کھدی دو گھڑی بس وہ خندق عمیق ۔ کہ انصار تھے جان و دل سے رفیق
ہوئی آگ خندق سے جب شعلہ ور ۔ وہان آگیا اک سوار عسمہ

وہی اشقیا ہین جلیس عمر　　کہ جنکے سبب سے ہوا ہے یہ شر
گیا اور کیا سب عمر سے بیان　　سنا جب پیام شہ انس و جان

خط عمر ابن زیاد کو

اگرچہ عمر تھا لعین بد نہاد　　لکھا ایک خط سوئی ابن زیاد
کہ فرماتے ہین اسطرح پر امام　　طلب مین میرے تھا بڑا اہتمام
اگر میرا آنا ہوا اب ناگوار　　اوٹھاؤن ابھی اپنا اس جا سے بار
یہ حسان قائد کا ہے اب بیان　　مین بیٹھا تھا نامہ جو آیا وہان
پڑہا شعر مکتوب کو دیکھکر　　کہ مضمون تھا اوس بیت کا اسقدر
رہائی کے طالب ہین سردار دین　　مگر ہم سے یہ بات ممکن نہین
سلامت وہ پھر جائین ہوگا نہ اب　　کرینگے او نہین قتل ہم تشنہ لب

خط ابن زیاد عمر کو

عمر کو لکھا پھر یہ اوسنے جواب　　کہ کر شاہ سے اسطرح پر خطاب
کہ منظور وہ یا تو بیعت کرین　　والا گوارہ شہادت کرین
عمر کو ہوا جبکہ معلوم حال　　نہ بیعت کا شہ سے کیا کچھ سوال
کہ تھا خوب واقف شقی لعین　　کرینگے نہ بیعت کبھی شاہ دین

پیام اوسنے بھیجا بوقت سحر | جو سردار لشکر تھا ملعون عمر
شقی بس کہ مردود تھا اور شریر | کہا اوسنے سنتا ہے تو ای کثیر
ابھی میرا پیغام لیکر کے جا | نبی کے نواسے سے تو پوچھ آ
ہماری طرف آپ آئے جناب | سبب اسکا کیا ہے بتائیں شتاب
ارادہ ہے کیا کچھ بیاں کیجیے | جو پوشیدہ ہے وہ عیاں کیجیے
گیا یہ شریر نکوہیدہ کار | گیا جانب شاہ گردوں وقار
غرض جبکہ پہونچا قریب خیام | کہا بو ثمامہ نے جا کر پیام
کہ مولا وہ آیا اشقر شریر | کہ ہے نام مشہور جسکا کثیر
کہا بو ثمامہ نے آ کر ادھر | جو آتا ہے تو ہے ارادہ کدھر
اگر قصد درگاہ ذیجاہ ہے | نہیں در اب شاہی سے آگاہ
ہمیں اپنی تلوار دیدے تو جا | مسلح بھلا جا سکیگا کجا
کہا جانے دیتے ہو مجکو اگر | تو میں جاونگا بس اسی طور پر
گوارا نہیں تو نہ بس آؤں میں | ابھی اپنے لشکر کو پھر جاؤں میں
رکھا اوسکے قبضہ پہ جسوقت ہاتھ | لیا بو ثمامہ نے ملعون کو ساتھ
پیام عمر غرض شہ سے کیا | جواب اوسکو مولا نے اوسدم دیا
بلایا مجھے اہل کوفہ نے جب | تو اوس ہمت سے بہانہ آیا میں تب
سنا جب کیا عرض ای دین پناہ | لکھے ہیں جنھوں نے وہ ہیں روسیاہ

شقی ایسکے ہمراہ تھے چھہ ہزار
لیا کربلا پر لعین نے قرار

محمد تھا جو ابن اشعث لعین
لیئے چار ہزار اوسنے بھی بالیقین

روانہ ہوا کربلا کے طرف
سمجھتا تھا ملعون جو اپنا شرف

جو تھا شیث ربعی شقی بدمال
روانہ ہوا پھر جنگ وجدال

کہ چالیس سو اسکے ہمراہ تھے
شقی تھے لعین تھے وہ گمراہ تھے

حصین ہے جو مشہور ابن تمیم
روانہ ہوا کربلا کو لئیم

ہوئے اِسکے ہمراہ بھی اسقدر
لعین شیث کے ساتھ تھے بتفاق

سنان انس بھی ہوا پھر روان
کہ اتنے ہی ہمراہ اوسکے تھے ہان

لکھوں کیا میں اون اشقیا کا شمار
کہ تھی ساتوین تک وہ ستر ہزار

غرض آچکی اسطرح فوج فوج
امنڈتی ہے جسطور دریا کی موج

ہوا اسطرح حکم ابن زیاد
کہ تھا بانی جور ظلم وفساد

پیادہ ہو جو کوئی یا ہو سوار
کہ ہوا ایک یا دو و یا تین چار

کمک کو چلا جاے پھر عمر
ہوئی کثرت فوج بس اسقدر

کہ جس جا تلک کام کرتی نگاہ
نظر آتے تھے سب ہی روسیاہ

ہر اک شامی و دشمن پیمبر کا تھا
وہ بن کربلا کا شب تار تھا

بیان تتمہ خدمت امام

وہ تھی دوستدار شہ ذوالفقار ۔ کہ تھے صاحب عقل اور خوش شعار
کیا مشورہ اسنے اوس سے طلب ۔ اونھون نے کہا ہے یہ کیسا غضب
ترا باپ وہ سادس اسلام ہے ۔ کہ ہے نیک اور نیک انجام ہے
جو لائے ہین ایمان خیر البشر ۔ چھٹا ہے اونھین مین کا تیرا پدر
بڑا سخت دل تو ہوا ای لئیم ۔ کہ کرتا ہے ایسا گناہ عظیم
یہ ہے کون مرد خدا ای لعین ۔ بھلا تو اونھین جانتا کیا نہین
کہ جاتا ہے تو قتل کو جسکے آہ ۔ ارے ہے وہ سبط رسالت پناہ
خدا کی قسم ہو جو مجکو یقین ۔ کہ ملجائیگی ساری دنیا یہین
کرون قتل مسلم نہ مین زینہار ۔ چہ جائے کہ ہون جسپہ احمد نثار
بھلا مین یہ کرتا ہون تجھسے خطاب ۔ کہ محشر مین دیویگا کیا تو جواب
جو جائیگا احمد کے تو روبرو ۔ کرینگے وہ اس طور سے گفتگو
کیا قتل کیون میرا نور نظر ۔ کیا ہتک حرمت بھی ای خیرہ سر
نصیحت سنی اور چپ ہو رہا ۔ خموشی سوا کچھ نہ اوسدم کہا
ہوئی صبح اولاد و انصار و یار ۔ اوسے آکے سمجھاتے تھے باربار
ہر اک سے کیا اوسنے انکار جب ۔ مگر دل سے شورہ کیا اوسنے تب
سماتی تھی اوسکی جو دلمین بدی ۔ تو اس ظلم کو دل سے ترجیح دی
علم ظلم کا لے لیا بر ملا ۔ روانہ ہوا جانب کربلا

سنو دوسری شرط ہوئی بیان / زیارت کو آئے جو کوئی یہان
اوسے تین دن میہمان کیجیو / جہانتک ہو آرام تم دیجیو
سنا جبکہ حکم شہ نامور / گوارا کیا اور گئے اپنے گھر
خریدی ہے حضرت نے جب وہ زمین / محرم کی تھی دوسری مومنین

خبر پانا ابن زیاد کا تشریف آوری امام سے

ہوا جبکہ معلوم ابن زیاد / رہے کربلا مین شہ خوش نہاد
کہا سر جو شبیر کا لائے گا / وہ انعام و خلعت بہت پائیگا
کیا فوج کے افسرون سے خطاب / کسی نے دیا کچھ نہ مطلق جواب
کہ پھر اس شقی نے بیان یون کیا / حکومت کا رے کی جو لالچ دیا
رہیگی حکومت اوسے بیس سال / علاوہ برین پائیگا عز و مال
عمر نے کہا لاؤنگا مین امیر / سر پاک ابن شہ قلعہ گیر
ہوا شاد یہ سنکے ابن زیاد / کہا حوصلہ ہووے تیرا زیاد
ابھی جا گرفتار کر لیجیو / کہ مہلت نہ ساعت کی بھی دیجیو
سر اونکا میرے پاس لانا ضرور / کہ تا حاکم شام کو ہو سرور
عمر نے کہا گو ہے عجلت مجھے / مگر ایک شب کی ہو مہلت مجھے
غرض گھر مین اپنے وہ آیا لعین / بلا بھیجا کامل کو اپنے قرین

بیاں جب ہوئے کربلا مین خیام
زمین دار بھی آئے حسب الطلب
جو آب و ہوا یہانکی مرغوب ہے
ہماری خوشی چاہتے ہو اگر
کیا عرض ای سبط خیر الانام
بزرگون نے ہم سے کیا ہے بیان
براہیم اللہ کے تھے خلیل
مصیبت مین یہان مبتلا ہو گئے
کہین اور مسکن کرین شاہ دین
سنا اور کیا اسطرح سے بیان
خدا نے یہ مسکن ہمارا کیا
کہین اور جائین گوارہ نہین
غرض سو زمین ہے جو خاک شفا
ہوے مشتری جسکے شاہ جلیل
دیئے ہین جو درہم بتاؤن شمار
ہبہ آپنے کی اونہین کو زمین
رہی شرط اول تمہین یادگار

کیا شاہ عالم نے اوس جا مقام
ہوا اونسے فرمان شاہ عرب
زمین ہمکو کچھ دو کہ مطلوب ہے
تو بیچو زمین اور لو ہم سے زر
زمین آپکی ہے نہین کچھ کلام
کہ آتے تھے جو آدم و نوح یہان
اسیطور سب انبیاے جلیل
گرفتار رنج و بلا ہو گئے
ٹھہرنے کہ قابل نہین یہ زمین
ہوا جب سے پیدا زمین آسمان
سدا یہان یہ رہنا گوارا کیا
سو ایہانکے رہنے کے چارہ نہین
خریدی ہوئی جبکہ اونکی رضا
لکھا ہے کہ ہے وہ زمین تا بہ میل
کتابون مین ہین تین بیسی ہزار
لکھا ہے کہ شرطین بھی حضرت نے کین
زراعت نکرنا یہان زینہار

کہا رہنے والون نے اے مقتدا
چلے جائے یہان سے بھر خدا

کہین اور فرمائیگا مقام
امام امم یہانکا پوچھین نہ نام

کہا شہ نے تمکو خدا کی قسم
بتاؤ تمہین مصطفیٰ کی قسم

ہوا جبکہ اصرار شاہ ہدیٰ
کیا عرض کہتے ہین سب بینوا

کہا اور بھی کوئی اسکا ہے نام
گذارش ہوا ای شہ خاص و عام

نہین جھوٹ ہم عرض کرتے ہین بات
اسے لوگ کہتے ہین شط فرات

ہوا حکم کچھ اور بھی نام ہے
بتادو ضروری ہمین کام ہے

کیا عرض ای سبط خیر الوریٰ
کہ البتہ کہتے ہین سب کربلا

سنا نام اور آہ کی شاہ نے
دیا حکم اوس نور اللہ نے

اوٹھادو مجھے خاک تھوڑی سی اب
کہ لے آئے سنتے ہی یہ حکم جب

لکھون کیا کہ ہے غم سے دل چاک چاک
جو لی دست اقدس مین وہ مشت خاک

نکالی اسیطور کی جیب سے
معطر و پاکیزہ تھی عیب سے

بیان تھا کہ پیدا ہوا ہون مین جب
تو اس خاک کو لائے جبرئیل تب

کہ یہ قبر مولود کی خاک ہے
یہ اسرار یہ پاکیزہ و پاک ہے

ملایا جو مینے تو ملتی ہے سب
اوترآئی یہ کہکے شاہ عرب

خریدنا زمین کربلاے معلی کا

دیا طیش مین آکے حر نے جواب
سو آپ کے اور کرتا خطاب

تو مین بھی اوسے کہتا بسطوت
یہ مینے سنی بات حسبطور سے

مگر آپکی مان ہین مریم مثال
نہین اونکو کہنے کی مجکو مجال

نہین مجھہ مین طاقت کرون گفتگو
کہ لون نام اونکا بغیر وضو

کہا شہ نے مطلب کر اپنا بیان
کہا اے چلیگا یہ خادم وہان

کہ جس جا پہ رہتا ہے ابن زیاد
کہا شہ نے سوگند رب عباد

مجھے قید ہونا گوارا نہین
کہا گفتگو کا تو یارا نہین

مناسب ہے بس یہ شہ نامدار
کہ حضرت کرین راہ وہ اختیار

نہ سوی مدینہ نہ کوفہ ہو راہ
کسی اور جا لیجئے اب پناہ

کیا عرض حر کو جو شہ نے قبول
بڑھے اور ہوئے ایک جا پر نزول

تشریف لانا جناب امام حسین کا کربلاے معلی مین

سفر مین ابھی تھے شہ نامدار
کہ چلنے سے بس رکھ گیا راہوار

کسی طور اوسنے اوٹھایا نہ کام
اوتر آئے گھوڑے سے شاہ انام

ہوئے دوسرے گھوڑے پر بھی سوار
اوسیطور یہ بھی رکا راہوار

کہ چھہ گھوڑے حضرت نے بدلے وہین
قدم پر اوٹھایا کسی نے نہین

ہوئے جبکہ مجبور شاہ انام
تو فرمایا کیا اس زمین کا ہے نام

اذان ہو چکی جب تو شہ نے کہا | کہ ای حُر پڑھے گا تو آیا جدا
کیا عرض میری یہ طاقت نہین | الگ مین پڑھون ایسی جرات نہین
پڑھائی امام امم نے نماز | غرض عصر کی بعد شاہ حجاز
مخاطب ہوئے لشکر حر سے جب | کہ آیا مین گھر سے ہون حسب الطلب
بہت خط شوقیہ جب آئے ہین | بلا بھیجا ہے ہمکو تب آئے ہین
اگر میرا آنا ہے اب ناگوار | مدینہ مین جا کر کرون پھر قرار
کہا حر نے واقف نہین مین امام | ہوا جو کہ حضرت سے نامہ پیام
ملازم ہے جسکا کہ یہ خانہ زاد | وہ ہے حاکم کوفہ ابن زیاد
دیا حکم حضرت کو لے آؤن مین | کہ بس رو برو اوسکے لیجاؤن مین
سنا شاہ نے جب یہ حر کا بیان | کہا قید سے موت بہتر ہے یہان
دیا حکم اعوان و انصار کو | رفیقان دیندار و غمخوار کو
کہ خیمین اوٹھین اور ہون سب سوار | ہوا جبکہ حکم شہ نامدار
رفیقون نے چلنے کا سامان کیا | مگر فوج حر نے نہ جانے دیا
وہ اعوان و انصار تھے با وفا | کیا عرض حضرت سے یہ ماجرا
کہ مانع ہے یہ لشکر حر حضور | اگر حکم ہو کر دین دم بھر مین دور
ہوا شاہ کو اوسگھڑی پیچ و تاب | کیا اسطرح حر سے اوسدم خطاب
کہ مان تیری ماتم مین بیٹھے تیری | ارادہ یہ کیا تیرا مجھ سے کرے

سراسر ہے دنیای دون بیوفا | کہ منظور اوسکو ہے جور و جفا
نہین خیر اسمین رہی اسقدر | مگر ظرف مین ہو تری جسقدر
ہوئے تارک حق یہ اہل جہان | کہ مائل ہین باطل پہ اب بیہان
جو مومن ہین لازم ہے اونکو یہ بات | رہین مرگ کے منتظر خوش صفات
کہون حال اپنا مین اب سر بسر | نہین مجکو مرنے سے خوف و خطر
کہ جو دشمنو نمین ہو میرے حیات | سمجھتا ہون اوس سے مین بہتر ممات
تمہین مینے ہمراہ جو لے لیا | یہی دہیان دل مین فقط تھا کیا
کہ شاید حکومت ملیکی جہان | تو تم سب کو بھی نفع ہوگا وہان
مگر اور عالم اب آیا نظر | کہ مسلم ہوئے قتل آئی خبر
کیا قتل ہانی کو بھی بیگناہ | ہوا ابن یقطر بہ تیغ آہ
کیا شیعو نے بھی ہمین ترک اب | مدد سے جدا ہو گئے سب کے سب
برغبت یہ تمسے ہے میرا کلام | چلا جائے جو گھر بشوق تمام
نہین اوس سے آزردہ مین نہار | اوسے میری جانب سے ہے اختیار
ہوئے سنتے ہی سب یمین و یسار | معیت مین تھے چند انصار و یار

منزل زبالہ

زبالہ پہ شب جب بسر ہوگئی | گئی رات آخر سحر ہوگئی

که اپنی بی بی سے با اشتیاق   که بس اب دیا مینے تمکو طلاق
نه ایذا مرے ساتھ اب پاؤ تم   عزیزون مین اپنے چلی جاؤ تم
دیا اوس زن صالحه نے جواب   تجھے مینے دکھلائی راه ثواب
اگر تیرا یه قصد ہے بے ریا   که ہووے نه خدمت سے شه کے جدا
میری آرزو یه ہے اے خوش صفات   رہون پاس زینب کے بس تا حیات
جو دونو تھے از بسکه اہل جنان   رہی ہمره سید دو جہان

خبر قتل ابن یقطر

غرض جبکه مسلم کی آئی خبر   ہوئی ثعلبه پہ شه کو سحر
دیا حکم اوسوقت اصحاب کو   که پانی پیو اور سیراب ہو
جہان تک که ممکن ہو ہمراه لو   که مشکیزه اور چھاگلین سب بھرو
لیا وہان سے پانی کیا پھر سفر   زباله پہ پہونچے تو آئی خبر
ہوئی قتل عبدالله نیک نام   بہت روئے یه سنکے شاه انام
پڑھا ایک خطبه وہان شاه نے   امام امم شرع آگاه نے
که اے مسلمین دیکھتے ہو بھلا   که نازل ہوئی ہمپه کیسی بلا
ہو دنیا کا بدلا ہوا رنگ ہے   نیا رنگ ہے اور نیا ڈھنگ ہے
مخالف ہے ہمسے زمانه ہوا   کجی پر ہے سب کارخانه ہوا

نہین ہلتے ہوتا ہے خوف و خطر
جو زوجہ نے دیکھا یہ حال زہیر
کیا اپنے شوہر سے اوسدم کلام
طلب جسکو سبط محمد کرے
بشاشت نہین اور فرحت نہین
طلب کرتے واللہ مجکو حسین
جو ارشاد کرتے وہ عالی جناب
سنا جبکہ شوہر نے خفت ہوئی
ندیری ہوئی اوسگھڑی راہ مین
ہوا سامنا جب تو دہشت ہوئی
شہ دو جہان کا وہ اجلال تھا
ہوا جو کہ حکم امام حسین
زہیر آئی پھر کر بفرح و طرب
دیا حکم آتی ہے خیمہ اوٹھے
اوٹھا لیچلو میرا اسباب سب
کیا پھر رفیقوں سے اپنے بیان
رہے وہ نہ منظور ہے یہ اگر

کہ اوڑ جائیگا سر سے یہ جانور
کہ ہم سب کا اسدرجہ ہے حال غیر
کہ اے واہ یہ ہے عجب کا مقام
سکوت اسطرح سے وہ بیجد کرے
حمیت نہین تجکو غیرت نہین
تو بیجائے مجکو تو ہوتا نہ چین
اوسیطور کرتے مین اوسکو شتاب
خجالت ہوئی اور ندامت ہوئی
اوسیدم گیا خدمت شاہ مین
بدن کانپا اسدرجہ ہیبت ہوئی
ہوا زرد چہرہ یہ احوال تھا
کیا اوسکو منظور باراس وہین
کہ چہرہ سے ساطع تھا اک نور رب
قریب امام امم جار ہے ہے
رہیگا یہ خادم وہین جاکے اب
جسے ہو میرا ساتھ دینا یہان
چلا جائے اب سب [illegible] اپنے گھر

کہا ہاں اونھین تو شہادت ملی　نعیم خدا اسیر جنت ملی
کہون جو کہ اب دل سے تو مانیو　مجھے آج سے باپ تو جانیو
بہت روے یہ حال سنکر یتیم　ہوئے غش جو صدمہ ہوا تھا عظیم
حرم مین طلاطم بپا ہو گیا　کہ ہے ہے یہ مسلم کو کیا ہو گیا
گوندھے بال سب کھل گئے آہ آہ　ہوا خیمہ مین شور وا مسلماہ

شراکت حضرت زہیر ابن قین

جماعت بجلیہ کے تھے عرب　بیان اسطرح سے وہ کرتے ہین اب
جو ہم کر چکے حج بیت الحرام　زہیر اور سب نے کیا جب مقام
ملے ایکجا اتفاقاً حسین　دل احمد و جان زہرہ کے چین
معیت ہمین اونکی تھی ناگوار　کہ ہو جائے لازم کہین یہ نہ بار
جدا اسلیئے کرتے تھے ہم خیام　ہوا اتفاقاً وہان پر مقام
کہ نزدیک حضرت کے تھی بارگاہ　ملے دور ہمکو نہ جائے پناہ
غذا کر رہے تھے زہیر ابن قین　کہ اتنے مین آیا پیام حسین
بلاتے ہین حضرت تمہین اے زہیر　ہوا سنکے ہم سب کا احوال غیر
گرا لقمہ ہر شخص کے ہاتھ سے　ہوا اسقدر خوف اس بات سے
غرض جب ہوئے اسطرح سب کے سب　کہ سر پر پرندہ ہو آ بیٹھا اب

کہون پھر مین حال امام مبین
سنی قتل مسلم کی جسدم خبر
بڑہا من قضی نحبہ وشاہ نے
دو مسلم کے بیٹے جو ہمراہ تھے
امام امم سکے تھے وہ روبرو
سنی تمنے قتل پدر کی خبر
کہون گر سوئے مکہ ہم پھر چلین
کیا عرض یوں سدم کہا کر قسم
مقدم ہے فرمان ہمین آپکا
ویا ہوئین ہم قتل بس اسطرح
سنا شہ نے جسدم کہ او نکا بیان
کہ مرجائین جب اسطرح اقربا
ہوئے داخل خیمہ پھر شاہ دین
غرض نسبت مسلم پہ رافت ہوئی
جو ابن ید اللہ نے دست کرم
کیا عرض ای عم ولا تبار
گمان ہے مجھے مر گئے ابن پدر

ابھی ثعلبیہ پہ تھے شاہ دین
ہوا غم بہن زہرہ کا لخت جگر
کیا صبر ابن ید اللہ نے
کہ حضرت کے ہمدم ہوا خواہ تھے
تو مولا نے اونسے یہ کی گفتگو
بتاؤ مناسب ہے جائین کدہر
ویا اب جو آئے ہین آگے بڑہین
کہ مولا نہ پیچھے ہٹینگے قدم
مگر لینگے ہم تو عوض باپ کا
پدر کو شہادت ملی جسطرح
تو فرمایا سچ کہتے ہو مری جان
نہین بعد پھر زندگی کا مزا
بلا کر بھتیجی سے کچھہ باتین کین
کہ سینہ سے لپٹا یا شفقت ہوئی
سر بنت مسلم پہ پھیر العنم
سبب کیا جو کرتے ہو اب یا پیار
سنا یہ تو رو دے شہ نامور

نہ دکھلائے خالق مصیبت تمہین | ہمیشہ رہے عیش و راحت تمہین
گذارش جو کرتے ہون تم بتلائیے | نہین حق پہ ہم کیا ہین فرمائیے
کہا حق پہ ہم ہین خدا کی قسم | کیا عرض اکبر نے پھر کیا ہے غم
سنا جبکہ اکبر کا شہ نے بیان | دعا دے جزا دے خدای جہان

حال منزل حاجز

یہان سے جو حاجز پہ آئے حسین | وہان بھی اوٹھایا نہ حضرت نے چین
جو بھائی رضاعی تھے عبداللہ نام | دیا اونکو حضرت نے خط کا کلام
لکھا اہل کوفہ کو تھا شاہ نے | امام امم شاہ آگاہ نے
غرض ابن یقطر جو پہونچے وہان | کہ ہے منزل قادسیہ جہان
حصین جسکو کہتے ہین ابن نمیر | مع اپنی لشکر کے وہان تھا شریر
مقید کیا ابن یقطر کو آہ | وہان بھیجا جس جا کہ تھا روسیاہ
جسے لوگ کہتے ہین ابن زیاد | خدا کا غضب ہو سئے اوس پر زیاد
طلب ابن یقطر سے خط جب کیا | انہون نے شقی کو نہ ہرگز دیا
کہون مختصر ابن یقطر کو آہ | کیا قتل مردود نے بیگناہ

منزل ثعلبیہ

ادا کرنے پائے نہ حج بھی حسین | نہ لینے دیا ہائے حضرت کو چین
غرض محض اتمام حجت ہوئی | نہ منظور کچھ اپنی راحت ہوئی
خبر قتل مسلم کی پائی نہ تھی | سوئے کوفہ جانا برائی نہ تھی
وہ شدت کی گرمی کہ یارب پناہ | وہ راہون مین کوسون نہ چشمہ نہ چاہ
غرض آپ پہونچے جو بین ذات عرق | مگر شوق حضرت مین تھا کچھ نہ فرق
ملا جب بشیر ابن غالب وہان | کہا حال کوفے کا کر کچھ بیان
کیا عرض اے مصطفے کے خلف | دل اہل کوفہ تو ہین اسطرف
مگر اونکی تلوارین ہین سب ادہر | امیہ کی اولاد بس ہے جدہر
کہا شہ نے اللہ مختار ہے | غرض اب یہ راوی کا اظہار ہے
کیا جا کے پھر ثعلبیہ مقام | ہوئے نصب حضرت کے اوسجا خیام
ذرا سو رہے وہان پہ سبط نبی | کہ بس دفعتہ چشم اقدس کھلی
جو انا الیہ سے شہِ نامدار | اوٹھے کہتے دو بار یا تین بار
کیا عرض اکبر نے ای بابا جان | محل اسکا کیا تھا سبب ہو بیان
کہا خواب مین آئی مجکو صدا | کہ ہاتف نے ہطور سے دی ندا
تمہین اس سفر مین ہے سرعت کمال | تمہاری طرف موت کو ہے خیال
کہ جنت مین جلدی وہ لیجائینگے | وہ سیر جنان تمکو دکھلائینگے
سنا جبکہ اکبر نے ارشاد شاہ | کیا عرض اے والد دین پناہ

میری نعش حاکم سے لے لیجیو — کسی جا اوسے دفن کر دیجیو
سنو تیسری یہ وصیت ہے اب — کہ جسکی زیادہ ضرورت ہے اب
کہ مولا ہمارے امام حسین — خدا اونکو دے دین و دنیا کا چین
گمان ہے کرین آجکل مین سفر — میرے قتل کی اونکو کرنا خبر
لکھا ہے عمر تھا جو بانی شر — کہا جا کے حاکم سے یہ سر بسر
تو بولا کہ ہے اور سب اختیار — مگر یہ نہین ہوئیگا زینہار
جو شبیر ہاتھون سے چھوٹین کبھی — کرینگے یوہین قتل اونکو سبھی
بہت روے مسلم سنی جب یہ بات — کہا ہای ای سرور خوش صفات
غرض حکم ملعون نے جبدم دیا — غضب کا ستم ہای اونپر کیا
اونہین قلعہ پر لیگئے روسیاہ — گرایا وہان سے مسلم کو آہ
ستم کسطرح کا وہ سب کرتے تھے — یہ اوسوقت بھی ذکر رب کرتے تھے
غضب کی ستم بیگمان ہوگیئی — گری چور سب استخوان ہوگئی
کہ فرق منور جدا کر لیا — یزید شقی کو ہدیہ کیا
گلی کوچے مین نعش تشہیر کی — یہ سید کی بیکس کی توقیر کی

روانگی امام حسین کعبہ سے

چلے کعبہ سے قبلہ اہل دین — کہ تھی ماہ ذیحجہ کی آٹھوین

پیا چاہتے تھے جو وہ جام آب | کہ جاری ہوا خون منہہ سے شتاب
بھرا خون سے جب دم کہ پایا اوسے | حوالہ کیا جو کہ لایا اوسے
کہا شکر اللہ کا اب یہ آب | جو قسمت میں ہوتا میں پیتا شتاب
نہیں آب دنیا مقدر میں اب | غرض لیگئے اونکو وہ سب کے سب
دیکھایا جو دربار ابن زیاد | کہا کیا نہیں تمکو اوداب یاد
بجا لاؤ تسلیم بھر ادب | کہ کرتے ہیں توقیر حاکم فقیر
کہا انپہ لعنت خدا کی مدام | سمجھتے ہو فاسق کو اپنا امام
نہیں کوئی آقا سواے حسین | اونہیں کی اطاعت ہے بس فرض عین
غرض بولا تب ابن زیاد | کہ مسلم رہے بات میری یہ یاد
کرونگا تمہیں قتل اب میں ضرور | کہ تا ہووے حاکم کو سنکے سرور
کہا قتل گر تو کریگا مجھے | تو اک امر کرنا ہے لازم تجھے
جو کوئی میری قوم سے ہو یہاں | بتا دے وصیت کروں میں بیان
غرض حکم سے اور سکے آیا عمر | تو مسلم نے فرمایا اس طور پر
یہاں جب سے کوفہ میں آیا ہوں میں | تو سب خرچ قرضہ سے لایا ہوں میں
کہ درہم وہ ہیں سات سو مجھ پہ قرض | ادا اوسکا کرنا ہے بس مجھ پہ فرض
میری درع تلوار کو بیچکر | ادا قرض کردیجیو اے عمر
وصیت کروں دوسری اب بیان | کیا جاؤں جب قتل میں نیم جان

کہ آتے نہیں آپہونچے وہ سب شریر — جو ہین چاہا مسلم کو کرلین اسیر
دلیری اسے کہتے ہین واہ واہ — نکل آئے حجرہ سے وہ دین پناہ
اوٹھائی جو ہین تیغ آتش فشان — ہوئے دم مین پسپا وہ سارے جوان
ہوئے قتل اور بچ گئے جو شریر — وہ بھاگے کہ آپہونچے فوج کثیر
اوسی طور پر تھے حملہ ور وہ جناب — جو سمجھے شقی اب نہین ہم مین تاب
چڑھے بام پر وہ نکو ہیدہ کار — جو برسائی تیر اور کیا سنگ بار
کہ سینٹھو نکو اور گھاس کو جمع کر — جلایا تن مسلم نامور
نکل آئے گھر سے وہ رفعت پناہ — یہان تک کئے قتل وہ روسیاہ
صدا ہر طرف تھی امان دیجیے — خدا کے لئے رحم اب کیجیے
ہوئے آپ اوسوقت یون در فشان — نہین تمکو ملنے کی امن و امان
جو کفار سمجھے کہ بس ہارین ہم — تو کچھ مشورہ کرکے اوسدم بہم
گڑھا ایک کھودا وہان بین راہ — کہ موہنہ اوسکا ڈھانکا بہ برگ و گیاہ
برابر کیا خاک بھی ڈالکر — لگا لائے مسلم کو بس ٹال کر
غضب کا یہ دہوکا دیا آہ آہ — گرا موہنہ کے بھل ہائے وہ دین پناہ
نہ سنبھلے تھے نیزہ لگا پشت پر — مقید ہوا ہائے وہ شیر نر
در کوفہ پر اونکو لے آئے جب — کہ پانی کیا تشنگی مین طلب
جو اک شخص نے رحم اونپر کیا — تو اک چوبی کانسے مین پانی دیا

کہا ایک لمحہ مین سویا تھا ہان
تجھے کرتے ہین ہم طلب جلد آ
تو ای طوعہ مجکو ہوا ہے یقین
ہوا دل کو اوس مومنہ کے ملال
سمائی تھی ملعون کے دلمین بدی
ہوا جبکہ آگاہ ابن زیاد
محمد بن اشعث سے جنیا
کئے ساتھ اوسکے بلا کر سوار
پیادہ دے پانسو اور کہا
گرفتار مسلم کو کر لا یہان
سوار و پیادہ بھی ہمراہ تھے
سنو جرأت مسلم نامدار
کمر کو کیا جنگ پر استوار
جو طوعہ کو یہ حال آیا نظر
سبب کیا کہ مرنے پہ آمادہ ہو
کہا مجکو ہوتا ہے اسدم یقین
گرفتار ہونا جو ہے ننگ و عار

علی نے کیا خواب مین یون بیان
کہ مسلم میرے پاس اب جلد آ
کہ ہے آج کا دن دم واپسین
گیا گھر سے باہر نکل کر بلال
خبر حاکم کوفہ کو جا کے دی
لعین دلمین اپنے نہایت تھا شاد
جو بوبکر ملعون کا تھا بھانجہ
لکھا ہے کتابون مین تھے وہ ہزار
کہ مسلم ہے طوعہ کے گھر مین پنہان
یہ سنتے ہی مردود پہونچا وہان
علی کے گھر آنکلے بدخواہ تھے
قریب آ گئے جبکہ گھوڑے وہ سوار
پہن لی زرہ سیف لی آبدار
کیا عرض ای مرد نامور
مسلح پئے جنگ استادہ ہو
کہ آتے ہین میرے لیے یہ لعین
ہوا ہون مین آمادہ کارزار

تو سنتا نہین بندہ اللہ کے
تقاضا کیا اوسنے جب بار بار
مین تیرے تقاضا سے اوٹھا تو ہون
کہان جاؤن میرا ٹھکانا نہین
نہین شہر میرا یہ ای نیک زن
بھلا ہو یہ سکتا ہے تجھسے بتا
جو کل ہوئیگا روز محشر بپا
سنا اوس ضعیفہ نے جب یہ کلام
بتایا کہ ہون مسلم ابن عقیل
اونھین گھر مین لیجا کے بستر کیا
تناول نہ کچھہ آپنے کی غذا
ہوئی شب زیادہ تو آیا وہین
جو دیکھا کہ وہ مادر نیک کار
سبب ماں سے پوچھا بتایا نہ جب
غرض طوعہ سرگرم طاعت رہی
ہوئی صبح کی عرض حاضر ہے آب
سبب کیا ہے ای سید پیشوا

کہ جا اپنے گھر کی لیس اب راہ لے
تو فرمایا اس طور با انکسار
مگر حال کیا اپنا تجھہ سے کہون
یہان گھر نہین اور یگانہ نہین
کہ ہون رنج مین اور غریب الوطن
کہ مجھسے یہ نیکی تو اب پیش آ
شفاعت کرینگے تیری مصطفیٰ
کہا آپ بتلائے اپنا نام
سنا جبکہ حضرت کا اسم جلیل
تکلف کی جا اور کھانا دیا
کہ تھا ابر غم دلپہ چھایا ہوا
پسر طوعہ کا وہ ہلال لعین
سوئی حجرہ جاتی ہے بس بار بار
مصر ہا کے اوسے لیا عہد تب
دل و جان سے معروف خدمت رہی
وضو کیجئے ای ملائک مآب
نہ آرام اک لمحہ شب کو کیا

کہا کیا نہیں تجکو حاکم کا ڈر — چھپایا ہے مسلم کو جو اپنے گھر
دیا ابن عروہ نے ایسا جواب — نہیں ہیں مرے گھر میں وہ عالی جناب
غرض جسقدر اوسکو اصرار تھا — تو اوتنا ہی ہانی کو انکار تھا
یہانتک کہ غصہ میں آیا لعین — کیا قتل ہانی کو ای مومنین
ہوئی جبکہ مسلم کو اسکی خبر — او سیدم نکل آئے بیرون در
عجب اوسگھڑی عالم یاس تھا — نہ مونس نہ ہمدم کوئی پاس تھا
نہیں ملتی تھی جائے امن و امان — ٹھکانا نہ پاتے تھے جائیں کہاں
اسی طور پھرتے رہے تا بہ شام — نظر آئی اک مومنہ طوعہ نام
کہ دروازے پر وہ تھی اپنے کھڑی — جو اوسپر نظر آپ کی جا پڑی
کیا اوس ضعیفہ کو پہلے سلام — کہا میں ہون اسدم بہت تشنہ کام
مجھے تھوڑا پانی پلادے شتاب — کہ ہوویگا اسکا تجھے بھی ثواب
غرض جب ضعیفہ نے پانی دیا — لیا ہاتھ سے اوسکے اور پی لیا
گئی اپنے گھر میں پلا کر وہ آب — رہے آپ در پر بصد اضطراب
دوبارہ ضعیفہ جو آئی وہان — تو دیکھا کہ ہیں آپ بیٹھے یہان
کہا کیا نہیں تونے پانی پیا — تو فرمایا ہان پانی تونے دیا
پیا اور رہا ہون میں سیراب آب — کہا جاؤ بس اپنے گھر تم شتاب
سنا اور دیا کچھ نہ مطلق جواب — کیا پھر ضعیفہ نے اوس سے خطاب

ہوئے قتل مسلم پہ آمادہ آہ — بنے دشمن جان و سب و سیاہ
جو مسلم پہ احوال روشن ہوا — کہ کوفی ہر اک میرا دشمن ہوا
تردد ہوا سخت حیران ہوئے — نہایت ہی اوسدم پریشان ہوئے
گلی کوچہ مین پھر رہے تھے وہ آہ — کہ ملتی نہ تھی کوئی جائے پناہ
نہ مونس نہ ہمدم نہ غمخوار تھا — جو کوفی تھا خداع و مکار تھا
تردد مین تھے مسلم نامور — ہوا در پہ ہانی کے ناگہہ گذر
یہ ہانی بن عروہ ہین نیک نام — کہ ہین خاص شیعہ نہین کچھ کلام
کنیز اتفاقاً تھی در پر کھڑی — جو مسلم پہ اوسکی نظر جا پڑی
کہی اپنے آقا سے اونکی خبر — چلے آئے جلدی وہ بیرون در
غرض پہلے مسلم کو تسلیم کی — نہایت ہی تعظیم و تکریم کی
جگہہ دی اونھین گھر مین اپنے شتاب — ہوا داخل برج وہ آفتاب
مصیبت کو اونکی کوئی کیا کہے — فقط تھوڑے دن آپ مخفی رہے
وہ کوفہ کا حاکم کہ تھا بد نہاد — جو مشہور سب مین ہے ابن زیاد
دیا حکم مسلم کو جو لائے گا — وہ انعام و خلعت بہت پائیگا
تجسس ہر اک شخص کرنے لگا — کہ تحصیل پہ زر کے مرنے لگا
غرض پا گیا کوئی بانی شر — خبر دی کہ مسلم ہین ہانی کے گھر
ہوا سنکے آگاہ ابن زیاد — کیا جلد تر اوسنے ہانی کو یاد

اوسیوقت خدمت مین آئے شتاب
برغبت اطاعت مین آئے وہان
لکھاہے اتنا و نہین اونکا شمار
جو مسلم کو یہ حال آیا نظر
لکھا نامہ حضرت کو با آب و تاب
اطاعت مین ہین اہل کوفہ تمام
سنی یہ خبر حاکم شام نے
کہ مسلم سے کوفی ہوئے خیرخواہ
لکھا حاکم بصرہ کو یہ پیام
پہونچتے ہی اس خط کے کوفہ مین جا
نکرنا کسی کا تو خوف و خطر
یہی ہے ترے واسطے امر نیک
غرض آیا خط حاکم شام کا
ہوا داخل شہر کوفہ وہین
چڑھا مثل بوزینہ منبر پہ جب
ڈرے حکم ملعون سے سب خاص و عام
سعادت سے تارک [illegible]

سنا حکم سبط رسالتمآب
کہ مسلم کے بیعت مین آئے وہان
کہ بیعت مین آئے تھے ہزدہ ہزار
کہ بیعت مین آئے یہ سب اہل شہر
کہان آئے اسطرف کو جناب
نہ تاخیر فرمائے اسب امام
یزید لعین زشت انجام نے
ہوا کسقدر غصہ وہ روسیاہ
سنا مینے احوال مسلم تمام
میرا حکم فوراً یہ لانا بجا
جہان ہوئین مسلم اونھین قتل کر
نہ تو چھوڑیو نسل حیدر سے ایک
تو ابن زیاد شقی بے حیا
یہانتک کہ مسجد مین ہونچا لعین
سنایا وہ مضمون خط سب کا سب
اوسیدم کیا نقض بیعت تمام
کہ مسلم کو چھوڑا [illegible]

سوا آپ کے کوئی رہبر نہین — کوئی پیشوا اب یہان پر نہین
نہ تاخیر اک لمحہ فرمائین آپ — بہت جلد تشریف یہان لائین آپ
اگر دیر کیجیے گا ای دین پناہ — تو ہوئیگی امت نبی کی تباہ

حال حضرت مسلم ابن عقیل

غرض آئین جب اسطرح عرضیان — خلاصہ کیا جنکا مینے بیان
تو اسطور حضرت نے لکھا جواب — کہ کھل جاے اون سب پہ حجت کا باب
مجھے پہونچے ہین نامہ ہاؤ پیام — طلب مین مرے جو بصد اہتمام
میرا بھائی مسلم ہے ابن عقیل — تقی صالح و پارسا و جلیل
اوسے بھیجتا ہون اطاعت کرو — ہر اک امر مین تم اعانت کرو
معین اور مددگار اوسکے رہو — شفیق اور غمخوار اوسکے رہو
تمہاری اطاعت کا احوال سب — مجھے جبکہ مسلم لکھے گا تو جب
یہانسے تمہاری طرف جاؤنگا — خدا چاہے گا مین بھی پھر آؤنگا
یہ مسلم کو حضرت نے نامہ دیا — گلے سے لگا کر کے رخصت کیا
جو تھے وہ مطیع امام جلیل — روانہ ہوئے مسلم ابن عقیل
ہوئے داخل شہر کوفہ وہ جب — تو مختار کے گھر مین اوترے وہ شب
ملی اہل کوفہ کو جسدم خبر — کہ داخل ہوئے مسلم نامور

شہ کربلا پر تھا رنج و محن | ارادہ کیا ترک کر دین وطن
ہوئی منتشر یہ خبر جب تمام | تو رخصت کو آمادہ ہوئے خاص و عام
کسی کے نہ دل کو جو آرام تھا | قیامت سی برپا تھی کہرام تھا
محلہ جو ہاشم کا مشہور تھا | غضب کا وہان نالہ و شور تھا
وہ عورات کی جان گزا بین آہ | کہ ہے ہے ہوا گھر نبی کا تباہ
کرون عرض وہ حال کس منہ سے | بیان کرتے ہونگے اس طور سے
یتیمون کا غمخوار جاتا ہے اب | مدینہ کا سردار جاتا ہے اب
گھٹا غم کی دل پر ہے چھائی ہوئی | امام امم سے جدائی ہوئی

پہونچنا جناب سید الشہدا کا کعبۃ اللہ مین

چلے قبلۂ دین سوی کعبہ جب | مع اہل بیت رسول عرب
اٹھاتے ہوئے راہ کی سختیان | حرم مین جو پہونچے امام زمان
کہ یہ خانہ امن و آرام ہے | کسیکو کسی سے نہ کچھ کام ہے
مسلمان لڑنے کو آتے نہین | کہ پشہ کو بھی وہان ستاتے نہین
سنی اہل کوفہ نے جب یہ خبر | کہ آیا حرم مین علی کا پسر
لکھین عرضیان مکر کی بار بار | سوا لاکھ لکھا ہے جنکا شمار
ہر اک مین یہ مضمون تھا ابن رسول | کہ دعوت کو کیجئے ہمارے قبول

بیان تھا کہ ای میرے پیارے حسین | تصدق ہو نانا تمہارے حسین
یہی امر ہے مجکو پیش نظر | کہ ہوتے ہین تجھپر ستم کسقدر
جو غلطان ہے تو خاک و خون مین تمام | زمین کربلا کی ہے اور تشنہ کام
غضب کی ہے تشنہ دہانی تجھے | پلاتا نہین کوئی پانی تجھے
اسی حال مین ذبح تجھکو کیا | کہ قطرہ نہ پانی کا تجھکو دیا
سنے جب کہ شبیر نے یہ بیان | تو کی عرض اوسدم کہ اے نانا جان
نہین سوئے دنیا مجھے احتیاج | چھپا لیجے مرقد مین اب مجکو آج
کہا مصطفے نے کہ اے میری جان | ابھی غیر ممکن ہے آنا یہان
بہت سی اذیت تمہین ہوئیگی | ضروری شہادت تمہین ہوئیگی
جو بیدار حضرت ہوئے ناگہان | تو بس آپ تھے خوف سے دل طپان
یقین تھا کہ ہوگی بلائے عظیم | مرا امتحان لیگا رب کریم
اسی خوف مین تھے امام امم | نہ ڈگ جائین اوس امتحان مین قدم
گئے جانب بیت اقدس جناب | بیان عورتون سے کیا حال خواب
سنا جس نے اوسکو بڑا غم ہوا | کہون کیا کہ کس درجہ ماتم ہوا

روانگی سید الشہدا مدینہ سے

ہوئی تھی تیسری ماہ شعبان کی جب | کہ سن ساٹھ ہجری تھا واقف ہے سب

ہوا نور سے اپنے عالم تمام — رسالت کا ہمپر ہوا اختتام
نہین ہمسکو زیبا کہ بیعت کرین — یزید شقی کے اطاعت کرین
کہ ہے شارب خمر بد تر لعین — کہ اشقی ہے ہے اور قاتل مومنین
ہوئی شاہ کی یہہ صدا سب بلند — چلے آئے ورانہ سب ارجمند
وہ کہنچے ہوئے تیغ عباس تھے — کہ اکبر اسی طور سے پاس تھے
وہ اعوان و انصار تیغین بکف — کیا قصد مروان کو کیجے تلف
جو حضرت نے روکا تو وہ رک گئے — سر عجز طاعت سے بس جہک گئے
چلے آئے دولت سرا پر امام — مع اپنے اعوان عالی مقام
گئے بس اوسی شب شہ کربلا — سوئے روضہ حضرت مصطفی
زیارت پڑہی اور کہا یا رسول — کہ مین ہون حسین ابن حضرت بتول
یہ مین آپکا ہون وہ نور نگاہ — کہ جو کہتے تھے حضرت مری دلسے چاہ
مجھے تاکہ امت امانت رکھے — بہ تعظیم و تکریم و راحت رکھے
سنون نانا جان حال امت کا اب — کہ ضایع کیا میری حرمت کو سب
حفاظت نہین اونکو الفت نہین — کہون کیا کہ بالکل محبت نہین
لپٹ کر بہت روئے اوسدم امام — کہ کچھ آنکھ بھی لگ گئی اوس مقام

نظر آئے ناگہہ رسالت مآب
کہ چپٹا لیا بس گلے سے شتاب

نہین ہو گا راضی کبھی زینہار
کہ ہو مجمع عام بس سربسر
نہین ہے ایسون کو زیبا یہہ کار
غرض اب تو ہے شب بوقت سحر
کہ ہم مین سے ہے کون شایان کار
اوٹھے آپ تلوار کو ٹیک کر
ایدہر تو اب چپکے سے مروان پلید
جو قبضہ سے نکلے شہ نامدار
مناسب ہے یہہ کر لے انکو اسیر
تو مقصود حاصل ہوا اس کلام
سنا جبکہ حضرت نے اوسکا بیان
کہ فرمایا او زانیہ کے پسر
تو ہم خون سے اوسکے رنگین زمین
کرے قتل تو مجکو او بد مآل
خبردار ہوا وا میر پلید
کہ واللہ کاذب ہے تو لا کلام
سمجھہ اہل بیت نبوت ہین ہم

مگر ہان کرون اسطرح اختیار
کیا مین نے اس سے بھی قطع نظر
کہ بیعت پس در کرین اختیار
کرونگا مین کچھہ عذر اور تو بھی کر
خلافت کہ بیعت کرے اختیار
قدم چند حضرت بڑھے تھے اودہر
کہ اسوقت کرتا ہے کیا تو ولید
نظر آئیگا پھر نہ انکا غبار
ہوئے آپسے گر تیغ اسیر
نہین کاٹ لیجو تو فرق امام
تو غصہ مین آئے امام زمان
ارادہ کرے قتل کا جو بشر
ابھی بھر دین سن اے شقی لعین
نہین تیری طاقت بھلا کیا مجال
نہین قید کر سکتا ہمکو ولید
نہین جانتا تو کہ ہم ہین امام
جہانمین ظہور رسالت ہین ہم

نبی کے نواسہ کو بھیجا پیام
مجھے کچھ ضروری ہے حضرت سے کام

سنا شاہ نے جب پیام ولید
غرض اوسکی سمجھے امام سعید

کیا ایلچی سے یہ ارشاد جب
کہ تو چل مین آتا ہون حسب الطلب

غرض اوسطرف وہ روانہ ہوا
ادہر اور ہی کارخانہ ہوا

تفکر ہوا شاہ ابرار کو
بلایا موالی و انصار کو

کیا تھا مسلح [illegible] شہ نے طلب
غرض جلد حاضر ہوئے سب کے سب

لیے اونمین سے تیس اعوان و یار
جو حاکم کے در پر گئے باوقار

ہوا حکم سردار ہر دو جہان
مین جاتا ہون تنہا ہو تم یہان

صدا جبکہ تم میری سن پائیو
بلا شبہ اندر چلے آئیو

یہ فرما کے داخل ہوئے شاہ دین
اوٹھا بہر تعظیم حاکم وہین

وہان پر تھا موجود مروان لعین
غرض بیٹھے مسند پہ سلطان دین

بیان حال کرنے لگا یون ولید
ہوا جانشین باپ کا اب یزید

کیا ابن سفیان نے جو انتقال
ملا اسکو اب ملک و مال و منال

بیان یہ کیا اور فرمان پڑہا
کہ مضمون کتمان باعلان پڑہا

ہوا حسب حکم یزید پلید
جو بیعت کا حضرت سے طالب ولید

سنا اور فرمایا یون شاہ نے
وہ سر الٰہی کے آگاہ نے

جو بالفرض خلوت مین بیعت کرون
کہ تیری اور اوسکی اطاعت کرون

وہ دو ثلث دیدیوین اسکو امام — جو فرزند میرا ہے یہ لاکلام
مگر شرط اسمین ہے ای شاہدین — تمہارے یہ شیعو نسے ہو بالیقین
اعادے مین حضرت کے ہو یہ اگر — نکچھ دیجیے گو جہ ہے نور نظر
تو حضرت کو سب کا ہے پھر اختیار — ملے اوسکو جو ہو تیرا دوستدار
یہ اسواسطے یا امام مبین — کہ مالک ہون حسب حیز کے مومنین
نہین حق مخالف کا اوسمین ذرا — شہا اور بھی ہے یہ مطلب میرا
کہ تجہیز مین میرے ہو اہتمام — نماز جنازہ پڑہین خود امام
وصیت یہ جسوقت وہ کر گئی — تو پھر حکم اللہ سے مر گئی

ملاقات امام سعید با ولید پلید

لکھا ہے کہ سفیان کا بیٹا لعین — جو پہونچا سوی اسفل السافلین
وہ پندرہوین تھی اور ماہ رجب — کہ سن ساٹھ ہجری رکھو یاد اب
ہوا جانشین اوسکا بیٹا یزید — مدینہ کا حاکم ہوا تھا ولید
یزید شقی کا جو تھا دور دور — لکھا اوس شقی نے یہ فرمان جو یہ
کہ بیعت ہماری کرین گر حسین — تو پھر اونکو نہ دیجیو آرام و چین
نہ مانے اسے گر وہ عالیجناب — تو سر کاٹ [illegible] بھیجدو تو شتاب
پڑہا نامہ عتبہ کے بیٹے نے جب — اوسیوقت ہر چند تھا وقت شب

اجل نے اوسے کچھ بھی مہلت نہ دی
وصیت کرے اتنی فرصت نہ دی

ادہر تو ہی مرنے کا اوسکے ملال
اودہر ہے یہہ صدمہ کہاں ہے وہ لال

مگر اتنا اوس دم کیا تھا بیان
کہ جس وقت تھا اوسکا نزع زمان

جنازہ ابھی تو نہ اوٹھوائیو
کہ خدمت مین حضرت کی تو جائیو

وصیت میری یہہ نہ برباد ہو
وہی کیجیو جو کہ ارشاد ہو

یہہ سنتے ہی اوٹھے امام انام
چلے اونکے ہمراہ سب خاص و عام

جو پہونچے تو دیکھا کہ مردہ ہے زن
کہ چادر سے ڈہانکا ہے سارا بدن

ابھی در پہ تھے سرور دو جہان
کہ زندہ ہوئی مومنہ وہ وہان

شہادت کہی اور دیکھا جمال
نظر آئے در پر شہ خوشخصال

نبی کے نواسیکی تعظیم کی
اوٹھی با ادب اور تسلیم کی

کیا عرض مولا یہان آئیے
جو ارشاد کرنا ہو فرمائیے

بجا لاؤن مین دل سے اوسکو ابھی
نہین سرکشی ہوگی مجھہ سے کبھی

غرض جب سنا شاہ نے یہہ بیان
ہوئے آپ تشریف فرما وہان

سرہالین تکیہ پہ بیٹھے جناب
ہوا حکم سبط رسالت مآب

وصیت جو کرنا ہے کرلے بیان
کہ ہوگا ترے بعد ویسا ہی ہان

کہا پھر یہہ اوس نے کہ خیر الورا
فلان جا پہ ہے مال میرا دہرا

تہائی کا ہے آپکو اختیار
اوسے بانٹیے گا شہ نامدار

کیا عرض شبیر نے ناناجان
مدینہ کے اطفال ہین شادمان

شتر پر خوشی سے ہر اک ہی سوار
مگر ہمکو ممکن نہین زینہار

سنا جبکہ شبیر سے یہہ کلام
توگھٹنون کے بھل جھکگئے خیر الانام

شتر کی طرح جب نبی مصطفا
تو پشت مبارک پہ بس لے لیا

حسین و حسن تھے نبی پر سوار
کہ نورٌ علے نور تھا آشکار

وہ پیارا نواسہ ہوا جب سوار
توکی عرض ایشاہ گردون وقار

شتر سب کے چلتے ہین اور بولتے
لب پاک حضرت نہین کھولتے

چلے سنکے گھٹنون کے بھل مصطفا
کہ دو بار العفو جدم کہا

اوسیوقت نازل ہوئے جبرئیل
کہا اے رسول خدائے جلیل

جو فرماؤگے لفظ یہہ ایکبار
تو ہوجائنگے گل جہنم کے نار

معجزۂ جناب امام حسین علیہ السلام

شتر زندہ ہو جائین وان سو ہنلین
روایت یہ یحییٰ سے ہے بالیقین

بیان اسطرح سے وہ کرتا ہے آپ
کہ بیٹھے تھے اک روز ہم سبکے سب

جو خدمت مین شبیر کی ناگہان
جوان ایک روتا ہوا آیا وہان

کہ حضرت نے رونیکا پوچھا سبب
توکی عرض خدمتمین اسطور جب

مری مان نے ناگہہ کیا انتقال
کہ مولا بہت پاس تھا اوسکے مال

لکھا ہے کہ اکدن رسولِ خدا | نمازِ خدا کر رہے تھے ادا
عقب صف بصف جملہ اصحاب تھے | یہ انجم اگر تھے وہ مہتاب تھے
جو شبیہ تھے اون دنو خورد سال | وہ بیٹھا تھا پہلو مین زہرہ کا لال
گئے سجدہ مین جب شہ مشرقین | تو پشت مبارک پہ بیٹھے حسین
قدم تھے لٹکتے یمین و یسار | ہلاتے بھی تھے پاؤنکو بار بار
وہ فرمانا حل حل کا وحی خدا | جو سجدہ سے اوٹھتے رسالت پناہ
بٹھا لیتے تھے اپنے پہلو مین تب | کیا دوسرا سجدہ حضرت نے جب
اوسیطور پھر پشت پر تھے حسین | ہوئے تاکہ فارغ شہ مشرقین

روایت دوسری

سنو دوستو دوسری بھی خبر | کہ اکدن تھے سجدہ مین خیر البشر
جو پشت مبارک پہ بیٹھے حسین | کہے تو ہوا قلب احمد کو چین
جو فرماتے تھے ذکر کو بار بار | کہ راوی نے ستر بتایا شمار
یہانتک کہ خود آپ اوترے حسین | یہ رکھتے تھے الفت شہ مشرقین

شتر بنا جناب رسول خدا کا

روایت سُن ای نیک بخت سعید | لکھا ہے کہ آیا جو ہین روز عید

مع لعبا رخصت ہوئے سب ملک
گئے آٹھوین روز سوئے فلک

ہوا مصطفے کو جو ہین حکم رب
گیا ساتوین دن عقیقہ بھی جب

جو ہین ایک سبندہ بھی ڈالا گیا
تو وہ نور تا عرش اعلیٰ گیا

رکھے سر پہ دو گیسوئے دلکشا
اوسی دن سے سنت عقیقہ ہوا

جو طلعت پہ اوس مہر تابان کے تھے
تو وہ تیسری ماہ شعبان کی تھی

ہوئے جبکہ پیدا شہ کربلا
تو ہجرت کا چوتھا برس ہے لکھا

خدا کی جو ہم سب پہ رحمت ہوئی
مدینہ کے گھر مین ولادت ہوئی

جو تھا حاکم وقت اسی نیک مرد
ہوا مجھپہ ثابت وہ تھا یزدجرد

دودھ پلانا جناب رسول خدا کا امام حسین کو

لکھا ہے کہ پیدا ہوئے جب حسین
علالت سے زہرہ نے پایا نہ چین

نہ دے سکتی تھین دودھ خیر النسا
بہت مصطفے نے تفحص کیا

نہ ممکن ہوئی مرضعہ کوئی جب
گرسنہ رہین وہ گوارا تھا کب

چوسا یا گئے ہین زبان مصطفے
بڑھا گوشت اور پوست شہزادے کا

گل بوستان شہادت ہین یہ
کہ سردار شبان جنت ہین یہ

محبت حضرت مصطفے با جناب سید الشہدا

ملین ہین اسی قصر بھی اسقدر / کہ حورین عنایت ہوئین جسقدر
مکان ہین ہین غرفہ بھی ستر ہزار / مکلل مرصع جواہر نگار
جو اعلی مکانات جنت مین ہے / کہ بہتر ہر اک گھر سے رفعت مین ہے
کہ ہے خاص لعبا کا مسکن وہان / اسے کہتے ہین رفعت و عز و شان
غرض آئی وہ سیدہ پاس جب / بجا لائے تسلیم با صد ادب
نہ تھا فرش لعبا کی قابل وہان / ہوئین شرمگین افتخار زنان
جو تھا فرش سن لیجیے اوسکا بھی حال / لکھا ہے کہ تھی گھر مین بس ایک کھال
شتر کو اگر دن مین دانہ دیا / تو جب شب ہوئی اپنا بستر کیا
اسی فکر مین تھین وہ مریم جناب / مع فرش اک حور آئی شتاب
بچھایا وہان لا کے جنت کا فرش / کہ وہ گھر بھی رتبہ مین تھا مثل عرش
ہوئی صبح جمعہ کو میلاد تھی / لکھا ہے کہ لعبا بہت شاد تھی
کیا پیار اور گود مین لے لیا / مبارک سلامت کا مژدہ دیا
ملایک بھی رتبہ مین جو ذیوقار / مع فوج با حکم پروردگار
وہ جبریل و میکائیل والا حشم / لئے تہنیت آئے یہ با خدم
زمین پر یہ اوتری تھی با زور و شور / لکھا ہے حدیثون مین تھی سو کرور
سنو دوستو چھوٹے اسمین نہین / کہ یہ سب بھی تھی اور لعبا بھی تھین
رہی گھر مین زہرہ کے جلوہ فروز / بحکم خدا سات شب سات روز

حسن جب رہے ہون چھیالیس سال ۔ کرے کیا کوئی زندگی کا خیال
ہوا ہے محمد کا جب گھر تباہ ۔ لکھا ہے کہ تھا پنجشنبہ وہ آہ
صفر کے مہینہ مین دو دن تھے کم ۔ سنو سن بھی جو کچھ بتاتے ہین ہم
کہ ہجرت سے احمد کے گذری پچاس ۔ اسے یاد رکھنا تو ای حق شناس
جو حاکم تھا اوسوقت ای مومنین ۔ وہ سفیان کا بیٹا تھا مرتد لعین

حال ولادت جناب امام حسین علیہ السلام

پلا ساقیا مجھکو جام طہور ۔ کہ ظلمت مین دنیا کے آتا ہے نور
روایت ہے گر ابن عباس سے ۔ لکھون مختصر ابن عباس سے
ہوا جب کہ منظور رب علا ۔ کہ ہووے نواسہ نبی کو عطا
امام سوم سید مشرقین ۔ گل باغ فردوس یعنے حسین
غرض تھا جو منظور پروردگار ۔ ہوا حمل معصومہ کو آشکار
ہوے جبکہ شش ماہ کامل بسر ۔ بفرمان خلاق جن و بشر
قریب ولادت ہوا حکم رب ۔ کہ لعبا پئے سیدہ جای اب
کرے خدمت فاطمہ اسطرح ۔ کہ کرتی ہین سب قابلہ جسطرح
کرون حال لعبا کا بھی کچھ بیان ۔ یہ وہ حور جنت ہے با عز و شان
کہ حوران جنت سے ستر ہزار ۔ اسیکے پرستار و خدمت گذار

سب مجھے دفن پہلو مین کرنا وہان / جو مانع ہوا سیجا کوئی بھائی جان
کہ آمادہ ہوئین سب پئے کارزار / وہان دفن کرنا نہ پھر زینہار
پدر اور جد کی تمھین ہے قسم / اسے مان لو جو کہ کہتے ہین ہم
جنازہ وہان سے اوٹھا لیجیو / قرین مان کے بس دفن کر دیجیو
یہ کہکر کے وہ خاصۂ کردگار / گلے ملکے روئے بہت زار زار
بیان کیا ہو جس درجہ زاری ہوئی / زبان پر شہادت بھی جاری ہوئی
سوئے باغ جنت کیا جب سفر / کہون کیا کہ ماتم ہوا کسقدر
کفن غسل سے جب فراغت ہوئی / بپا گھر مین گویا قیامت ہوئی
چلے لیکے احمد کے مرقد پہ جب / بصد نالہ و رنج وہ سب کے سب
عداوت یہان عائشہ کی سنو / اوبھارا امیہ کی اولاد کو
غرض تھے جو وہ سب کے سب نابکار / وہان آئے بس خچرون پر سوار
ہوئے مانع دفن حضرت حسن / قریب مزار رسول زمن
لگے تیر جب پھینکنے روسیاہ / تو ستر وہ نکلے جنازہ سے آہ
کہ اولاد ہاشم کو آیا جو طیش / ہوئے مستعد تا کرین قتل جیش
مگر حکم شبیر سے رک گئے / اطاعت سے حضرت کے وہ جھک گئے
کہ تھے دل سے شبیر کے سب مطیع / اوٹھا لے گئے نعش سوئے بقیع
کیا دفن زہرہ کے نزدیک آہ / کرین مومنین کیون نہ حالت تباہ

تجھے قصہ مین اوسکے لاؤنگا مین ۔ کہ زیور بہت سا پہناؤنگا مین
کہا ہست ہن کہ جو تو زہر اب ۔ تو یہ عیش و آرام ہوئیگا سب
وہ ملعونہ ازواج حضرت سے تھی ۔ سنا جب تو لالچ ہوا اور خوشی
ہوئی راضی وہ قتل پر زشت کار ۔ حسن گرم دن مین تھے جو روزہ دار
سنو یہ ستمگر کیا اوسنے قہر ۔ دیا کاسۂ شیر مین لا کے زہر
پیا آپنے آہ جب دم وہ شیر ۔ تغیر ہوا حال ابن امیر
ہوئی خون کی قے جگر شق ہوا ۔ ستم ہای سید یہ ناحق ہوا
بیان کیا کرون دل مین ہوتا ہے درد ۔ ہوا دفعتہ رنگ چہرہ کا زرد
کرو مومنو دل سے اب شور و شین ۔ کہ ناگاہ تشریف لائے حسین
رکھا مونہہ پہ مونہہ اور بوسے لئے ۔ رخ پاک سے اور جبین سے لیے
کہا حال بھائی بیان کیجئے ۔ جو اسوقت ہو وہ عیان کیجئے
حسن نے سنا بھائی کا جب بیان ۔ تو فرمایا اوسوقت ای بھائی جان
ہماری تمہاری جدائی ہے اب ۔ کہ ہے بھائیونکی بھی فرقت غضب
دیا اسکے آپ نے جب تمام ۔ تو کس درد سی روئی سب خاص و عام
امامت کے اسرار بتلائے سب ۔ کہا بھائی سے بعد اوسکے یہ جب
مجھے غسل دیکے پہنانا کفن ۔ تو روتے تھے کسدرجہ سب مرد و زن
جنازہ ہمارا جو اوٹھوائیو ۔ محمد کے روضہ پہ لیجائیو

کہ ہمراہ تم اسکے جاؤ ذرا ۔ کہان جائیگا دیکھه آؤ ذرا

کہ مسجد سے اوترے بحکم پدر ۔ جو دیکھا تو آیا نہ پھر وہ نظر

کہا آکے حیدر سے یہ ماجرا ۔ علی ولی نے حسن سے کہا

کہ تم جانتے ہو اوسے یا نہین ۔ کیا عرض واقف مین جانتا نہین

بتایا کہ تھے خضر یہ ذی وقار ۔ یہان تک روایت تھی بالاختصار

کہو مومنو جسمین یہ ہو کمال ۔ کرین خضر بھی جسسے آکر سوال

اوسیکے مقابل ہو فاسق لعین ۔ کرین ظلم بھی اوسپہ اعدای دین

حال وفات جناب امام حسن

جو پچیس حج پا پیادہ کرے ۔ جو سب مال اللہ کی راہ دے

اوسے زہر دلوائی اک نے شتکار ۔ شہادت کو لکھون مین بالاختصار

جو سفیان کا بیٹا تھا ابن الحرام ۔ عداوت حسن سے تھی اوسکو مدام

روا جھوٹ کہنا تو ہرگز نہین ۔ روایت ہے صادق سنو مومنین

جو تھی بنت اشعث کہ جعدہ ہے نام ۔ شقی نے یہ اکروز بھیجا پیام

بہت دونگا مین تجکو اسباب و مال ۔ سمجھ لے کہ ہو جائیگی تو نہال

تجھے لاکھه درہم جو ملجائینگے ۔ تو سب غنچۂ دل بھی کھل جائینگے

غرض ہوئیگی عیش و راحت مزید ۔ وہ ہے جو کہ فرزند میرا یزید

جو ہے یاد بھی بھول جاتا ہے وہ
جو سوچے نہین یاد آتا ہے وہ

چچا یا کہ ماموں سے اولاد جو
مشابہ ہوا اوسکا بھی باعث سنو

سمجھ لین بخوبی اسے مرد و زن
بہ تسکین قلب و عروق بدن

کرے مرد زوجہ سے صحبت اگر
نہوا اوسکو کھٹکا نہ خوف و خطر

وسط رحم مین پائے نطفہ قرار
تو لڑکا مشابہ ہوا ای نیک کار

پدر یا کہ مادر سے بس بالیقین
جو تسکین قلب آدمی کو نہین

کہ ہے خوف یاد ہشت و اضطراب
غرض ہے فراغت ہو حاصل شتاب

تو نطفہ کو بھی ہوئیگا انتشار
لیا اون رگون پر جو اوسنے قرار

کہ جنکا تعلق ہے اعمام سے
نہین کی ہے صحبت یہ آرام سے

رکھو بات ہان دوستو یاد یہ
چچا سے مشابہ ہے اولاد یہ

مشابہ جو ماموں سے ہو ای بشر
یہی اونکا باعث بھی ہے سربسر

ملے اسطرح کے جو شافی جواب
تو خوش ہو علی سے کہا ای جناب

گواہی مین دیتا ہون اب اور سدا
خدا ایک ہے اور نبی مصطفی

ہمیشہ میرا تھا یہی اعتقاد
امامت کا قائل ہون اخفا و نہان

حسن تا بہ مہدی علیہ السلام
بتایا ائمہ کو اپنا امام

تمہاری ولایت کا اقرار ہے
نہ پہلے نہ اب مجکو انکار ہے

گئے ہو کے رخصت وہ حیدر سے جب
علی نے حسن سے یہ فرمایا تب

نپاؤنگا جو سنکو نگا جواب — نہ سمجھونگا کچھ تمکو یا بوتراب
ہوا حکم حیدر علیہ السلام — کہ جو چاہتے ہو وہ پوچھو کلام
غرض عرض اس خضر کی شاہ سے — اوسے علم لدنی سے آگاہ سے
جو سوتا ہے انسان بھلا ہو بیان — تو باقی ہے روح بشر تب کہان
بتا دیجئے ای امیر عرب — کہ بھولا اور رہے یاد کیا کیا سبب
بھلا کیجئے واقف تو احوال سے — مشابہ ہین بچے عمو خال سے
سنی جبکہ اونے علی نے سوال — حسن سے کہا ہان بتاؤ یہ حال
ہوئے دُرفشان یون لب مجتبے — کہ جب آدمی نیند سے سو گیا
تعلق ہوا سے ہوا روح کو — ہوا جو لطیف اور پاکیزہ ہو
غرض ہوئے بیدار جبتک بشر — تو ہے روح انسان اسیطور پر
خدا کا جو سے حکم ہوتا ہے جب — تو جسم بشر مین وہ آتی ہے تب
نہوتا جو اسطرح حکم خدا — تو بس روح کو جذب کرتی ہوا
سنا روح کا حال تمنے جو سب — کہون بھول اور یاد کا بھی سبب
کہ ہے ایک ڈبیہ مین قلب بشر — ڈھکی اوس پہ ایک چیز ہے سر بسر
رکھا ہے مثال طبق وہ وہان — درود آدمی بھیجتا ہے جہان
طبق کھل گیا دل بھی روشن ہوا — جو بھولا تھا اوسدم وہ یاد آ لیا
درود آدمی بھیجتا ہے جو کم — سیاہی سی ہوتی ہے دل پر بہم

اذیت اوسے دیوے جو بخطا — کہو کیون نہ ہو اوسپہ لعن خدا
امام امم تھے وہ معصوم تھے — جفا کش تھے مغموم و مسموم تھے
بسر کی ہمیشہ بدرد و محن — جہان مین ہے مشہور خلق حسن

خلق حسنی

لکھا ہے کہ مولا تھے اکدن سوار — وہ اسپ وفادار آہو شکار
کہ اک راستی سے ہوا جب گذر — تو مسکین مخدوم آئے نظر
غذا کھا رہے تھے وہ بیٹھے وہان — کیا عرض شاہا کرو نوش جان
کہا صوم سے ہون مین ای مومنین — جو آگے بڑھے دہیان آیا وہین
کہ ہوتے نہ انکو کہین ناگوار — پلٹ آئے اونکی طرف ایکبار
بلایا اونہین شام کو اپنے گھر — غذا ساتھ کھائی کہون مختصر

علم جناب امام حسن علیہ السلام

علی اور سلمان اور مجتبےٰ — لکھا ہے کہ مسجد مین تھے ایکجا
وہان آیا اک صاحب خوش جمال — علی سے کیا اسطرح پر سوال
مسائل مجھے پوچھنا ہے جناب — درست اونکا پایا جو دینے جواب
یقین ہو گا بعد رسول خدا — ہوا آپ پر ظلم و جور و جفا

مدینہ مین حیدر کا جو ہے مکان / ولادت حسن کی ہوئی ہے وہان
سہ شنبہ کو پیدا ہوا وہ امام / کہ پندرہوین تھی اور ماہ صیام
لکھون تیسرا سال ہجرت کا تھا / ہوئی جبکہ پیدایش مجتبےٰ
جو شاہ زمانہ تھا ای نیک مرد / لکھا ہے کتابون مین تھا یزدجرد
علوم الٰہی کے گنجینہ تھے / شبیہ نبی سر سے تا سینہ تھے

محبت حضرت مصطفےٰ با حسن مجتبےٰ

محمد کا کس درجہ اونپر تھا پیار / کہ لے آئے آغوش مین ایکبار
بیٹھا اونکو پہلو مین شاہ حجاز / جماعت کی پڑھنے لگے خود نماز
انس سے مین لکھتا ہون اس جا خبر / ہوا طول سجدے کو بس اسقدر
کہ سر جب اپنا اوٹھایا جو ہین / نظر کی سوئی خاتم المرسلین
حسن دوش پر اونکے ہین جو سوار / تو ہے سر اوٹھانا اونہین ناگوار
ہوئی جب فراغت ہوئے یون سوال / کہ تھا وحی کا ہمکو اسدم خیال
کہا وحی تو آئی اسدم نہین / سبب طول کا ہے یہ ای مسلمین
حسن پشت پر میرے جو تھا سوار / اوتارون گوارا نہ تھا زینہار
اوتر جائے جب تک نہ وہ آپ سے / بڑھی یہ تو شفقت ہے ماں باپ سے
محمد کا جنپر کہ ایسا ہو پیار / ملال اونکا ہو اسقدر ناگوار

اوٹھا لاے حضرت کو گھر مین جو سب
تو شیعیونکو تھا کیسا رنج و تعب

سنو دوستون تھی وہ اونیسوین
کہ زخمی ہوئے جب شہ مومنین

رہے کرب مین آپ دو روز آہ
ہوئے شیعہ اکیسوین کو تباہ

ہوا ہے یہ اندہیر دنیا مین جب
وہ یکشنبہ اور ثلث گذری تھی شب

بنا آپ کا کوفہ مین جو مکان
ہوئے رحلت شاہ عالم وہان

اوٹھا سایہ حضرت مرتضےٰ
ہوئے رحلت شاہ خیبر کشا

غلامونکو کیونکر نہوتی قلق
گذر جائین دنیا سے جب شیر حق

کیا ابن ملجم نے ظلم عظیم
علی کے ہوئے ہائے بچے یتیم

زمانے کا سردار مارا گیا
یتیمون کا غمخوار مارا گیا

محبونکا کیونکر نہو غیر حال
کہ ترسٹھ ۶۳ برس مین ہوا انتقال

وہ چالیس ہجری تھی سنہ ہے لکھا
نجف مین ہوئے دفن شیر خدا

بتاؤن مین کیا حاکم وقت کو
کہ سفیان کا بیٹا تھا وہ زشت خو

حال ولادت جناب امام حسن علیہ السلام

میرا بلبل خامہ ہو نغمہ زن
کہ قرطاس ہے مدح باغ حسنؑ

حسن شیعیون کے دوسرے ہین امام
وہ ہین سبط احمد علیہ السلام

علی ہین پدر اونکے مان فاطمہ
شرافت کا جنپر ہوا خاتمہ

مگر خوف خالق تھا کس درجہ واہ
بھلا کیون کرین ہم نہ حالت تباہ
یہ سب امر ہمکو سزاوار ہین
سراپا خطا ہین گنہگار ہین

احوال شہادت علی

شہادت کا احوال لکھون یہان
مگر مختصر طور پر ہو بیان
لکھا ہے کہ آیا جو ماہ صیام
ہوئی اوسکی اٹھارہوین جب تمام
علی ولی پڑھ چکے جب نماز
بخوف وخشوع و براز و نیاز
ہوا جبس گھڑی وقت افطار کا
تو کلثوم نے لا کے رکھی غذا
سنو کیا غذا تھی وہ اے مومنین
کہ تھوڑا سا شیر اور نان جوین
جو اوٹھوا دیا دودہ روحی فدا
تو بس نان جو آپنے کی غذا
ہوئی صرف طاعت بصدق و یقین
مگر مضطرب تھے شہ مومنین
کبھی صحن مین گھر کے آتے تھے آپ
مصلے پہ جلدی سے جاتے تھے آپ
کہون کیا جو باقی شب رہی
روانہ ہوئے تھوڑی شب جب رہی
جو مسجد مین پہونچے شہ لافتےٰ
ہوئے آپ مصروف ذکر خدا
نماز سحر مین تھے شیر الٰہ
پڑی ابن ملجم کی تلوار آہ
ہوا سر دو پارہ رواں خون ہوا
کہ احوال حیدر دگرگون ہوا
قیامت بپا ہو گئی آہ آہ
کہ مسجد مین زخمی ہے شیر الٰہ

نظر کی میرے سمت دیکھا یہ حال
تو فرمایا روتا ہے کیون با ملال

کیا عرض مینے کہ ای رہ نما
مجھے آپ کی حال پر ہے بکا

سنا اور کہا کل جو ہوگا حساب
ہر اک شخص دیکھیگا اپنا عذاب

سنیگا ہر اک شور آتش وہان
وہ آتش کہ جسکا کرون کیا بیان

وہ نارِ جہنم سے یارب پناہ
جلائیگی چہرونکو بے اشتباہ

جہان اوسکا ہیمہ وہ آتش شدید
صدا اوسکی ہوویگی ہل من مزید

ترازو عمل کی بھی ہے نصب وہان
اوڑی اوسطرف نامۂ بد جہان

مجھے جسگھڑی کھینچینگے پیش حق
تو احباب کو ہوگا کیسا قلق

کھڑا ہونگا جب سامنے دردمند
زبان ہوگی ہیبت سے اوسوقت بند

بہت روئیگا تو میرے حال پر
کریگا قلق میرے اعمال پر

جو ہوئیگا کل پیش داور قیام
نہ آئیگا کوئی میرے وہانپہ کام

بہت مجکو ہوئیگی رقت وہان
جو رکھتا ہے میری محبت یہان

سنا تونے احوال مشکل کشا
کہ کس درجہ رکھتے تھے خوف خدا

مراتب علی کے تو معلوم ہین
وصی محمد ہین معصوم ہین

شفیع امم ہین بروز قیام
فرشتون سے بہتر ہین جنکے غلام

قسیم جحیم و نعیم جنان
امام امم شافع مذنبان

سنو جانشین پیمبر ہین یہ
بلا ریب ساقی کوثر ہین یہ

که بعد اسکے نالہ کیا شاہ نے — دیا جوش چشم ید اللہ نے
یہانتک تھی اوسوقت جوشش بکا — کہ مطلق نہ حضرت کی آئی صدا
گمان مجکو اوسدم ہوا وہ جناب — مگر سوگئے ہین بصد اضطراب
اوٹھائی ہے تکلیف رنج و تعب — رہے آپ بیدار جو ساری شب
تو اب سوگئے ہین شہ ہل اتی — جگادون کہ ہے وقت اب صبح کا
کہ اوٹھین جناب امام حجاز — سجا لائین اب صبح کی بھی نماز
سرہانے جو پہونچا تو دیکھا یہ حال — کہ ہے جسم اقدس نہایت نڈھال
بدن چوب کیطرح ہے خشک سب — ہوا دیکھکر مجکو رنج و تعب
نہ کچھ حس ہوئی مینے جنبش بھی دی — کہ صدمہ ہوا مینے اک آہ کی
نظر آیا جسوقت سب جسم سرد — کہا مینے اِنّا الیہ بدرد
گیا گھر پہ زہرہ کے باصد بکا — کہا مینے حیدر نے کی ہے قضا
ہوا سیدہ کو نہایت ملال — جو پوچھا تو مینے بتایا یہ حال
ہوا مجھ سے ارشاد خیر النسا — کہ خوف خدا سے یہ غش آگیا
ہوا کرتا ہے اونکا اکثر یہ حال — اسی نہج گذرے بہت اونپہ سال
گیا مین بھی اور چند انصار بھی — کہ سب وہ محب اور غمخوار بھی
جو ہین چھڑکا رخسار اقدس پہ آب — تو بس آگئے ہوش مین بوتراب
جو احوال حیدر کا دیکھا یہ تھا — مجھے اوس گھڑی تھی نہایت بکا

ادا کین وہان چند رکعت نماز ہوئے بعد مشغول عجز و نیاز
امام جہان بیقراری مین ہے مناجات درگاہ باری مین ہے
کہ ای میرے مولا و آقا میرے انیس شب و رحم فرما میرے
جو بخشش پہ کرتا ہون تیری نگاہ نظر آتین کو وہ گنہ پر گناہ
جو دیکھون سوئے عدل او ذو انتقام تو ڈرتا ہون ای رب برتر مقام
بلا ڈرسے اپنی ترس ناک ہون مین جوش بکا سے ہوس ناک ہون
مجھے یاد آتا ہے روز حساب مرے دلمین ہے خوف وقت عقاب
جو آگاہ ہون اپنے احوال پر نظر ہو جو ایک ایک اعمال پر
فغان اوس گنہ سے نہین مجھکو یاد وہان دیکھون نامہ مین رب العباد
فغان جبکہ تو حکم دے کردگار کہ ہان ہوئے اسکے لیئے گیر و دار
کرون کیون نہ اب آہ رب جلیل کرو سامنے سب کے اسکو ذلیل
بھلا اوسپہ ہو کیون نہ افسوس و آہ کہ جو ہوئے مضطر غریب و تباہ
جو قید الم مین گرفتار ہو نہ مونس نہ یاور نہ غمخوار ہو
نہ ہو پھر امداد کوئی رفیق کہ اپنا بھی ہوئی نہ اوسکا شفیق
نظر سے اوسے تو گرائے تو آہ کرے اوسپر قہر و غضب کی نگاہ
جہنم مین جسوقت دے تو قرار وہ آتش کے دریا وہ کہسار نار
جگر قلب گردہ کو بریان کرے خطر چشم کو کیون نہ گریان کرے

زبان پر بھی لایا نہ چپ کا رہا
مبارک ہو حیدر سے آگر کہا

ہوئی آج سے آپ سب کے امام
کہ پنج لگ ہے اوسی کا کلام

مبارک کا غل تا سما نازل ہوا
یہان تک کہ اکملت نازل ہوا

حال عبادت شاہ ولایت

نہین فضل حیدر کی کچھ انتہا
عبادت کا بھی حال سن لو ذرا

روایت یہ کرتا ہے راوی بیان
گیا ایک شب مین دشت مین ناگہان

میرے کان مین آئی وہان اک صدا
کہ دیتا ہے یارب کی کوئی ندا

کہون کیا نیا طرز آواز تھا
بیان کیا کرون تازہ انداز تھا

میرے موے تن باست سب ہو گئے
حواس اپنے آئے ہوئے کھو گئے

بیان کیا کرون جو تھی غمگین صدا
سراسر تھے مملو نام خدا

الٰہی جو دیکھین ہین تو نے خطا
ہر ایک جان کو میری وہ ہے بلا

میرا نامہ سب ہے خطا سے بھرا
مگر تجھ سے خواہان ہون عفو خطا

رضا تیری مجکو ہے بس آرزو
تمنا ہے مجھ پر کرے لطف تو

ہوا جانب آواز کے مین رواں
جو دیکھا شب تار مین مین وہان

گل گلشن باغ احسان علی
ہین خار مغیلان مین پنہان علی

مناجات با صد تب و تاب ہے
تڑپ مثل ماہی بے آب ہے

نہ تفسیر حاصل کروں میں بیان
کہ فرماتا ہے خالق دو جہان

تمہارا نہیں کوئی فرمانروا
سوای خدا اور رسول خدا

دیا وہ جو کرتے ہیں با صد نیاز
خداوند عالم کی اپنی نماز

اوسی حال میں با خضوع و خشوع
ادا کرتے ہیں جس گھڑی وہ رکوع

تو دیتے ہیں سائل کو اوس دم زکوۃ
لکھا میں نے آیت کا یہ ما حصلات

عجب رتبہ شاہ ابرار ہے
ثنا خوان خداوند مختار ہے

علم ہوگا محشر میں حیدر کے ہاتھ
بھلا کیا بیان ہوویں انکی صفات

کیفیت عید غدیر

پھرے آخری حج سے جب مصطفےٰ
تو آیا محمد کو حکم خدا

کہ حیدر کو اپنا کرو تم وزیر
لکھا ہے کہ تھا روز خم غدیر

نبی کو جو پہونچا یہ حکم خدا
شتر کے کجاوے کا ممبر بنا

وہاں مجتمع تھے ہزاروں بشر
بلایا پیمبر نے نزدیک تر

لیا ہاتھ میں دست شیر خدا
پیمبر نے اسقدر اونچا کیا

سفیدی بغل کی نمایاں تھی سب
ہوا اسطرح حکم شاہ عرب

کہ جسکا ہوں مولا میں ای خاص و عام
اوسیکا ہے مولا علی لاکلام

خوشی تھی محبوں کو اوس دم بڑی
عمر کو نہ اوس وقت کچھ بن پڑی

علی کا ثنا گو بہت تھا خدا — درود اوپہ تھا عرش پر بھیجتا
فرشتونکو حیدر کا تھا اشتیاق — گوارا نہوتا تھا اونکا فراق
فرشتہ خدا نے یہ پیدا کیا — شبیہ جناب شہ ہل آتی
یہ تسبیح و تقدیس کرتا ہے جو — ملیگا ثواب اسکا سب شیعونکو
علی کے لیئے رجعت آفتاب — یقیناً ہوئی دیکھہ لیجئے کتاب
سلیمان ہوئے طالب ملک و جا — علی کو رہی فقر و فاقہ کی چاہ
سدا کھائی مولا نے نان جوین — کہ ہر چند روکا خدا نے نہین
ہوا ریسمانو سے موسیٰ کو ڈر — اگرچہ تھے پیغمبر نامور
لڑکپن مین گھوارہ مین تھے جناب — سنو جرات حضرت بوتراب
کیا قتل اژدر کو روحی فداہ — کہے ایک عالم نہ کیون واہ واہ

سائل کو نماز مین انگشتر عطا فرمانا

علی ایکدن پڑھہ رہے تھے نماز — بصدق دل و باخضوع و نیاز
سوال آکے سائل نے جسدم کیا — انگوٹھی کو حضرت نے اوسدم دیا
محمد نے دیکھا دعا کی وہین — کہ ای خالق آسمان و زمین
علی سے ہو مضبوط میری کمر — وصی میرا اسکو مقرر تو کر
دعا بھی ابھی ختم کی تھی نہین — وہین لائے آیت یہ روح الامین

غرض تھا یہ شان نبی کا ظہور
کہ سب چھوٹے بت توہوئے چور چور

کیا تھا یہ کفار نے اہتمام
بڑے بت بلندی پہ تھے اوس مقام

محمدؐ نے حیدر سے فرمایا ہان
قدم کاندہون پر میرے رکھو یہان

رکھے دوش احمد پہ جسدم قدم
توچھت پر سے حیدر نے پھینکے صنم

یہ رتبہ ہے حیدر کا روحی فداہ
قدم ہون محمد کے کاندھے پہ واہ

وہ ہے کون جسکو کہ انکار ہے
موافق مخالف کو اقرار ہے

چڑھے آپ اوس دوش ذیجاہ پر
ملایک بچھاتے تھے جس جا پہ پر

ہوئے حال پرسان شفیع الورا
کہو کیا ہے کیفیت ای مرتضےٰ

کیا عرض ای سرورِ دوجہان
کھلے پردے ہین غیب کے سب یہان

ہراک شے ہے پیش نظر یا نبی
مین جس چیز کو چاہون چھولون ابھی

فضیلت علی علیہ السّلام

رسول خدا سید دوجہان
ہوئے ایکدن اسطرح درفشان

کہ معراج کو آسمان پر گیا
نظر کی جو پائین عرش علا

تو مین دیکھتا کیا ہون باصدق قال
کھڑین ہین علی صاحب ذوالفقار

کہا مینے جبریل سے اوسگھڑی
کہ سبقت یہان مجھ پہ حیدر نے کی

کہا اے محمدؐ رسولِ انام
سنو حال حیدر علیہ السّلام

لکھا ہے کہ ممبر پہ اک روز تھے
علی ولی جلوہ افروز تھے

بہت تھا وہاں مجمع مومنان
لب پاک حیدر ہوئے درفشان

کہا پوچھلو پوچھنا ہو جواب
اوٹھا سنکے محفل سے ایک شخص تب

کیا شاہ سے اسطرح پر بیان
کہ جبرئیل کا تو بتاؤ نشان

کہان ہے وہ اسوقت یا مرتضےٰ
علی نے سنا اور تامل کیا

زہے رتبہ و شان سلطان دین
بتایا کہ تو ہی ہے روح الامین

اوڑی سقف مسجد جدا ہو گئے
ادہر محو خلق خدا ہو گئے

نہین بندہ کہتا ہے ہرگز خلاف
ہوا وصل فورًا وہ چھت کا شگاف

فضائل علی علیہ السلام

گئے کعبہ مین ایک دن مصطفےٰ
لیئے ہاتھ مین دست شیر خدا

وہان تین سو ساٹھ بت تھے رکھے
وہ مضبوط جسکو کوئی کیا کہے

کیا محکم اون صاحب نار نے
کہ سیسہ پلایا تھا کفار نے

محمد کا اعجاز تہا آشکار
اشارہ کیا نیزہ سے ایکبار

ہر اک منہ کی بہل بت گرا وہ وہین
ہوا ٹکڑے ٹکڑے بروی زمین

محمد تھے اسوقت مین بت شکن
زبان مبارک پہ تھا یہ سخن

کہ حق آیا اور دور باطل ہوا
بہ تحقیق باطل جو زائل ہوا

کہون کیا کہ اعدا کا وہ جور تھا ۔ ابوبکر مردود کا دور تھا

حال ولادت جناب علی ابن ابیطالب

علی مومنین کے ہین پہلے امام ۔ وصی بلا فصل خیر الانام
ولادت ہوئی کعبہ مین اونکی جب ۔ وہ تھی تیرہوین جمعہ ماہ رجب
ہوا جبکہ پیدا نبی کا کفیل ۔ لکھا ہے کہ تئیس تھی عام فیل
بتاؤن جو تھا حاکم روزگار ۔ کتابون سے ثابت ہے وہ شہریار
جناب ابوطالب نیک نام ۔ چچا ہین محمد کے جو لاکلام
علی کے ہین والد وہ عالی جناب ۔ شفیق و معین رسالت مآب
کرے اونکے اسلام مین جو کلام ۔ ہمیشہ سمجھنا اوسے کالعوام
جو ہین ام حیدر علیہ السلام ۔ وہ بنت اسد فاطمہ جنکا نام
نہین رتبۂ مرتضیٰ کا شمار ۔ مگر یہان یہ لکھون مین بالاختصار
بشر کیا کرے اوسکی مدح و ثنا ۔ کہ تعریف مین جسکے ہو ہل اتے
وہ بھائی ہین احمد کے داماد ہین ۔ محب اونکے دوزخ سے آزاد ہین
کیا جو خدا نے نبی سے بیان ۔ علی نے نہان سب کیا ہے عیان
علی کو تھا علم لدنی تمام ۔ بلاریب اوسکا سلونی کلام

اعجاز علی علیہ السلام

سنیں آپ چوتھی وصیت ہے یہ
مزید حیا اور غیرت ہے یہ

اوٹھانا جنازہ میرا رات کو
بھولانا نہ ہرگز میری بات کو

کہ جن لوگوں کی ہے مجھ پر جفا
جنازہ پہ آئیں نہ وہ مطلقا

سنو پانچویں ہے وصیت یہ اب
جو تم عقد کرنا امیر عرب

امامہ سے تزویج کیجئے گا ہاں
کہ وہ میرے بچوں پہ ہے مہربان

لکھوں مختصر تاکہ ہووے نہ طول
جہاں سے گئیں جبکہ بنت رسول

پڑی کوک رونے کی ماتم ہوا
ہر اک شیعہ کو صدمہ و غم ہوا

علی نے دیا غسل زہرہ کو آہ
کفن بھی پنھایا بحال تباہ

قلق میں تھے ہر چند شاہ حجاز
ادا کی جنازے پہ آپ ہی نماز

ملی قبر طیار رکھا وہاں
ہوئے ہاتھ بھی مصطفیٰ کے عیان

سر قبر کرتے تھے حیدر بکا
زمیں سے مخاطب تھے شیر خدا

امانت سمجھے اپنی ہوں سونپتا
کہ ہے یہ جگر پارہ مصطفیٰ

مدینہ میں مشہور ہے جو بقیع
وہاں پر ہوئیں دفن بنت شفیع

غلاموں پہ ہو کیوں نہ رنج و ملال
رہیں آپ دنیا میں اٹھارہ ۱۸ سال

عمر نے گرایا تھا دروازہ جب
ہوا رحلت فاطمہ کا سبب

جمادی ثانیہ کی تیسری
مصیبت دو شنبہ کو برپا ہوئی

جہاں سے جو کی فاطمہ نے وفات
وہ سن گیارہ ہجری تھی اے خوش صفا

حال وفات سیدہ

کہوں مختصر حال رحلت کو اب — سنا یہ تو رونے امیر عرب
کہا سیدہ نے کہ یا مرتضیٰ — نہیں مجھ میں اب کچھ رمق بھر ہوا
سنو گے نہ پھر میری آواز کو — وصیت جو کرتی ہوں اوسکو سنو
وصیت یہ پہلی ہے ای مرتضیٰ — تمہاری جو مجھسے ہوئی ہو خطا
مجھے آپ کر دیجئے اب معاف — علی نے کہا کوئی امر خلاف
معاذ اللہ ابتک نہ تمسے ہوا — کہ اے فاطمہ تمسے اور ہو خطا
خوشی میری طالب رہی ہو مدام — اطاعت سے میرے رہا تمکو کام
کہا دوسری ہے وصیت یہ اب — سنو اسکو بھی ای امیر عرب
حسین و حسن سے جو ہو ایسا کار — کہ طبع مبارک پہ ہو ناگوار
تو اعراض کیجیےگا اور درگذر — عطوفت رہے اونکے احوال پر
سنو تیسری یہ وصیت ہے اب — ہماری تمہاری جو فرقت ہے اب
مجھے بھول جانا نہ زنہار تم — لحد پر بھی ہو آنا ہر بار تم
سبب یہ ہے اے نائب مصطفیٰ — کہ ابتک نہ تمسے ہوئی تھی جدا
کبھی میں اکیلی نہ ابتک رہی — نہ وحشت کی تکلیف میں نے سہی
مگر اب میں جاتی ہوں ایسے مکان — نہیں کوئی ہمراز و مونس جہان

مدینہ مین مرقد جو وہان ہے بقیع ‏ ‏ ‏ وہان جاتی تھین روز بنت شفیع
کہ تھا نام اوس گھر کا بیت الحزن ‏ ‏ ‏ وہان لیکے جاتی حسین و حسن
سحر جبکہ ہوتی تو جاتین وہان ‏ ‏ ‏ برابر تھا تا شام شغل فغان
علی آپ جاتے تھے وہان وقت شام ‏ ‏ ‏ لئے آتے تھے زہرہ کو گھر مین مدام
یہین زندہ بعد وفات رسول ‏ ‏ ‏ یہ پچھتر دن بس جناب بتول
لکھا ہے کہ جب آیا روز وفات ‏ ‏ ‏ ہوئی زندگانی کی آخر جو رات
بالہام سمجھین یہ خیر النسا ‏ ‏ ‏ کہ یہ آخر روز ہے عمر کا
ہوئی صبح جس دم تو سامان کیا ‏ ‏ ‏ پئے غسل حسنین و بہر غذا
علی نے جو دیکھا تو پوچھا یہ حال ‏ ‏ ‏ کہ ہے کیون تمہین آج عجلت کمال
نہ دیکھا تھا ایسا کبھی نیک خو ‏ ‏ ‏ کہ دو کار دنیا مین مشغول ہو
بدل اب جو کرتے ہو تم تین کام ‏ ‏ ‏ کہو کیا ہے ای بنت خیر الانام
سنا یہ تو دل پر ہوا رنج و ہم ‏ ‏ ‏ جگر پر لگا نیشتر درد و غم
روان اشک زہرہ ہوئے اسقدر ‏ ‏ ‏ کہ بہ آئے رخسارۂ پاک پر
کہا اب ہے نزدیک وقت فراق ‏ ‏ ‏ جدائی کا صدمہ نہایت ہے شاق
جو گذری ہے شب اوسمین دیکھا ہے خواب ‏ ‏ ‏ کہ آئے ہین حضرت رسالت مآب
کیا عرض مینے کہ یا مصطفےٰ ‏ ‏ ‏ کہون کیا ستم جو کہ مجھپر ہوا
زیارت کے حضرت کی تھی آرزو ‏ ‏ ‏ کہا پاس کل شب کو ہوگی تو

جو ہین پانی چھڑکا تو ہوش آگیا
مگر پھر ہوا جوش آہ و بکا

کہا یا نبی مجھہ مین طاقت نہین
توانائی جسم و قوت نہین

میرے حال پر اب ہین خندان عدو
نہین ہے بے تمہارے میری آبرو

نرکھے گا زندہ تمہارا الم
ہوئے بے مددگار دنیا مین ہم

مین تنہائی سے اپنے حیران ہون
نہین کوئی ہمدم پریشان ہون

کیئے الغرض ہین اسیطور پر
نہو طول لکھتا ہون یہان مختصر

کہ جب آئین گھر ہین بصد درد وغم
کسی طور ہوتی تھی رقت نہ کم

تڑپتی تھین روتی تھین آٹھون پہر
کہ سننے سے پھٹتے تھے سب کے جگر

بتنگ آئے اہل مدینہ تمام
کیا در پہ حیدر کے بس اژدہام

کہا یا علی نائب مصطفےٰ
شب و روز روتی جو ہین سیدہ

کسیکو نہین چین ہم مین سے اب
نہ سو سکتے ہین دنکو نے وقت شب

نہین گریہ سے انکا دل کو قرار
کہ کچھ کر نہین سکتے ہم کاروبار

ہماری طرف سے گذارش ہو اب
فقط اسقدر ہان سفارش ہو اب

کہ یا دنکو یا شب کو ہو وے بکا
ملے کچھ تو راحت ہمین مرتضےٰ

کہا جاکے زہرہ سے حیدر نے جب
تو روکر یہ فرمایا زہرہ نے تب

کہ یا بوالحسن کم ہے رہنا میرا
پیام اونکو اسوقت کہنا میرا

کہ رونا نہو یگا زنہار کم
نہ جبتک کہ دیکھینگے احمد کو ہم

مصائب جناب سیدہ

وفات محمد سے تھین دل ملول ۔ شب و روز رہتی تھین گریان بتول
صف غم پہ بیٹھی رہین سات دن ۔ تڑپتی تھین کس درجہ وہ باپ بن
اوٹھین آٹھوین روز نزدیک شام ۔ نکل آئین گھر سے وہ عالی مقام
سنی عورتون نے جو اونکی صدا ۔ گھرون سے نکل آئین وہ برملا
چراغونکو گل کر دیا ایکبار ۔ کہ نامحرمونکی نظر ہو نہ چار
بآواز روتی تھین او سدم بتول ۔ بیان بین کرتی تھین وہ دل ملول
کہ اے مصطفے برگزیدہ پدر ۔ نہین لیتے بیٹی کی آکر خبر
ستم دیدہ ہون یا نبی الورا ۔ نہین کوئی پرسان میری حال کا
غرض جانب روضۂ مصطفے ۔ روانہ ہوئین حضرت سیدہ
کہون کیا کہ رقت کا کیا جوش تھا ۔ سر و پا کا اپنے نہ کچھ ہوش تھا
زمین پر تھے بنت پیمبر کے پاون ۔ اولجھتا تھا گوشہ مین چادر کے پاون
غرض قبر احمد پہ پہونچین بتول ۔ بصد نالہ و درد با دل ملول
نظر آیا جب مرقد بیمثال ۔ اذان مسجد مین دیتے تھے اگر بلال
قدم رک گئے مونہ کو آیا جگر ۔ کہے بین زہرا نے اس طور پر
کہ غش آگیا ایسے نالہ ہوئے ۔ گہ غش [illegible] تھین سنبھالے ہوے

مراتب ہین زہرہ کی یون آشکار
کہ جسطرح ہو شمس نصف النہار

خدا ہووے جسکا بھلا مدح خوان
بشر سے ثنا اوسکی ہووے کہان

جو اوسکی کنیزون کو رتبہ ملا
کسیکو نہین ایسا حاشا ملا

فضیلت ام ایمن کنیز حضرت فاطمہؑ

بھلا مدح زہرہ کی طاقت کہان
سنو رتبۂ ام ایمن یہان

حکایت سنین یہ بیان سب خاص و عام
مدینہ سے جاتی تھین وہ نیک نام

ارادہ تھا حج کا کہ اثنای راہ
ہوئی پیاس سے انکی حالت تباہ

سوے آسمان سر اوٹھا کر کہا
کہ ای خالق خلق ارض و سما

کہ مین تشنگی سے ہون اب جان بلب
مجھے ہو نہ پانی میسر عجب

کہ ہو مین کنیز جناب بتول
دعا ہو گئی اونکی فورًا قبول

ابھی کہہ رہین تھین کہ ایک دلو آب
فلک سے اوترا آیا با صد شتاب

پیا جب وہ آب بہشت برین
تو دنیا کا پانی وہ پیتی نہ تھین

نہ کھانیکی رغبت نہ پانی کی چاہ
کیا سالہا اسطرح سے نباہ

لیا اہل مکہ نے بھی امتحان
مگر پیاس ہوتی تھی اونکو کہان

کنیزون سکے جنکے ہون یہ مرتبے
کوئی اونکی تعریف کیونکر کرے

غرض سیدہ پر ہوئے جو ستم
نہین تاب تحریر کیا ہون رقم

شفیعہ ہین روز جزا الا کلام ہین مادر خدیجہ علیہا السّلام
لکھے کیا بشر رتبۂ فاطمہ کہ عصمت کا اونپر ہوا خاتمہ

فضائل جناب سیّدہؑ

گئین جبکہ احمد کے تسلیم کو تو اٹھتے پیمبر تھے تعظیم کو
روایت کا مضمون مین لکھو یہان جو فرماتے ہین خاتم مرسلان
کہ ہے فاطمہ میری لخت جگر اذیّت اوسے دی کسی نے اگر
میرے دلکو تکلیف بس اوسنے دی سنا دوستو تمنے قول نبی
وہ ناری ہے جو فاطمہ کو ستائے کہ در پہلوی سیدہ پر گرائے
جہان سے خفا جس سے زہرہ گئین وہ کافر ہے شک اسمین ہرگز نہین
فدک ہو جو باغِ رسالت پناہ اوسے چھین لین فاطمہ سے جو آہ
زمانہ مخالف کا ہو راج ہو وہ مخدومہ نادار و محتاج ہو
عدو عیش مین زندگانی کرین حکومت کرین شادمانی کرین
کرے فاطمہ آسیا سائی آہ گذر جاے فاقہ سے شام و پگاہ
مصیبت مین تکلیف مین ہو بسر ستائے اِس اندوہ مین بھی عمر
کیئے ہین جو دنیا مین جور و جفا خدا دیگا محشر مین اِسکی سزا
یہ وہ فاطمہ ہے بقول رسول زنان جہان سے ہے بہتر بتول

غرض جب ہوا سیدہ کا ظہور ‌‌ تو اس طرح ساطع ہوا اونکا نور
کہ جو گھر تھا مکہ مین روشن ہوا ‌‌ ہر ایک دشت و وادی ایمن ہوا
کہ دس حورین جنت سے آئین وہان ‌‌ وہی طشت و ابریق لائین وہان
کہون کیا کہ جو رتبہ زہرا کا تھا ‌‌ کہ اون سب مین تھا آب کوثر بھرا
دیا غسل اون عورتون نے اونھین ‌‌ بھلا رتبہ فاطمہ کیا کہین
پہنایا اونھین جامہ ایک خلد کا ‌‌ سفید اور معطر وہ تھا مشک سا
اوڑھایا اونھین ایک مقنع بھی جب ‌‌ کہا ایک عورت نے زہرہ سے تب
کہ ای سیدہ بات اسدم کرو ‌‌ ہمارے دلونکو تو خرم کرو
زبان سے یہ ارشاد اوسدم ہوا ‌‌ پرستش کے قابل نہین جز خدا
پدر میرے ہین سید المرسلین ‌‌ علی ہین وصی اونکے کچھ شک نہین
حسین و حسن میرے نور نگاہ ‌‌ یہ دونو ہین سبط رسالت پناہ
جو فرما چکین فاطمہ یہ کلام ‌‌ تو اون عورتونکو کیا خود سلام
خوشی ہو دعا اونکو اون سب نے دی ‌‌ مبارک خدیجہ سے سب نے کہی
فلک پر مبارک کا ایک غل ہوا ‌‌ کہ آپسمین حورون نے مژدہ دیا
جمادی دوم کی تھی وہ بیسوین ۲۰ ‌‌ کہ صدیقہ مکہ مین پیدا ہوئین
دو سن پانچ تھے اور جمعہ روز ‌‌ ولادت بھی زہرہ کی عالم فروز
سنو عالم وقت ای نیک مرد ‌‌ کتابون مین دیکھا ہے تھا یزدجرد

بھلا ہو نے گیا زندگی کی ہوس | محمد رہین جبکہ تریسٹھ برس
غرض روز مرگ رسالت پناہ | دوشنبہ و یا پنجشنبہ تھا آہ
یہودیہ کے زہر سے کی وفات | کہ سن گیارہ ہجری تھی ای خوش صفات
جو تھا حاکم وقت کہتے ہین ہم | کہ ہے نام ہر قبل کتب مین رقم
صفر کے مہینہ مین دو دن تھے کم | ہوا ارتحال نبی امم
مدینہ کے حجرے مین مدفون ہوئے | جو تھے اہل ایمان و محزون ہوئے

احوال جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام

سنو حال زہرا علیہا السلام | وہ ہے سیدہ بنت خیر الانام
شکم مین جو مادر کے تھین سیدہ | تو باتین کیا کی ہین وہ نسے سدا
ولادت کا جب وقت آیا قریب | تو او مدم ہوا ایک امر عجیب
نظر آئین وان عورتین ایک بار | لکھا ہے کہ اعدا مین تھین چار
خدیجہ نے دیکھا تو گھبرا گئین | غرض یہ کہ اینے جو وہ آگئین
کہا خوف کا کچھ نہین ہے سبب | تمہاری تو بہنے ہین ہم سب کے سب
کہ سارہ ہو نمین اور یہ آسیا | یہ مریم یہ کلثوم ہین پارسا
بہن ہین یہ موسی کی ای باوفا | ہوا ہمکو جب حکم پروردگار
یہان آئی ہین تا شراکت کرین | کرے قابلہ جو وہ خدمت کرین

بہشت بریں ہے مزین کیا
تمہاری جو امت ہے ای مصطفی
کہ جسمیں تیری ہو رضا او رخوشی
دیا قابض روح کو حکم جب
لکھا ہے کہ [illegible] مصطفی
کہ یہین دفعتہ روح ختم الرسل
ہوا شور رونیکا اوسدم بپا
بیان تھا کہ ای خاتم الانبیا
کہ یہین خاک پر غش مین سب نے
علی نے دیا غسل خیر الانام
مصیبت مین تھے اہل بیت نبی
محمد کے گھر مین تھا ماتم بپا
کہ جہتا تھا اک قوم کا یہ لعین
یہ اکیون نہ نازل خدا کا غضب
نہین [illegible] ی تلوار روندا کہین
اسامہ نے ہر چند [illegible] کا مگر
خلیفہ [illegible] ابو بکر کو

یہ مژدہ خدا نے تمہین ہے دیا
ہم اس درجہ بخشینگے جرم و خطا
ہوئے سنکی مسرور اوسدم نبی
کہ کرا وسکو مامور جسپر ہے اب
ید اللہ کے دست مبارک پہ تھا
جنان کو گئی مثل خوشبوی گل
علی ولی کو تھا جوشش بکا
ترے بعد اب مین اکیلا رہا
قیامت سے اوس گھر مین برپا ہوئی
کفن بھی پہنایا بر نج تمام
شراکت ثلثہ نے آکر نکی
ثلثہ کا احوال سن لو ذرا
گئے دوڑ کے اور پہونچے وہان
کسیکو تو دینگا ایان بے سبب
کہ اللہ کا خوف کچھ تھا نہین
نہ سنتا تھا اوسدم کسیکی عمر
عمر او رعثمانہ لعنت [illegible]

سنا جب تو بولے رسالت پناہ — کہ اے فاطمہ میری نور نگاہ
یہ وہ ہے کہ قاطع ہے لذات کا — یہی ہے مفرق جماعات کا
یہ وہ ہے کہ کرتا ہے بچے یتیم — بحکم خدای علیم و قدیم
یہ بیوہ بناتا ہے عورات کو — کہ ای لخت دل بات میری سنو
تری در کی حرمت یہ کرتا ہے اب — نہین گھر مین آتا ہے جو بے طلب
اسے کوئی روکے یہ طاقت نہین — اسے احتیاج اجازت نہین
بھلا پھیرنے کی ہے طاقت کسے — ملک موت کا ہے بلا لو اسے
غرض آئے پیش رسولِ انام — ادا کر چکے جبکہ رسم سلام
خدا کیطرف سے دیا یہ پیام — کہ فرمایا ہے بعد رسم سلام
ملاقات کی میرے گر ہو ہوس — تو ہان مرگ پر اپنے راضی ہو بس
اگر زندگی اپنی مرغوب ہے — تمہاری خوشی ہمکو مطلوب ہے
کہا مصطفےٰ نے ملک سے یہ جب — مجھے اتنی مہلت کی ہے اب طلب
کہ جبریل پاس آلین ہے یہ ہوس — نہین اور کچھ آرزو میری بس
ملک نے کہا یا رسول انام — مجھے آپکی ہے اطاعت سے کام
کہ اتنے مین جبرئیل آئے وہان — بحکم خداوند کون و مکان
کہا ہو بشارت تمہین مصطفےٰ — تمہارا ہے مشتاق رب علے
ملایک بھی اور حامل عرش و حور — یہ سب منتظر ہین کہ آوین حضور

دوات و قلم مانگے احمد نے آہ
کہ لکھدیوین تا ہو نہ امت تباہ

عمر نے نہ لانے دیا ہے غضب
ہوا دل پر حضرت کے رنج و تعب

کہے جو محمد کو بیہودہ گو
بھلا کیون نہ اوسپر صد العن ہو

ہوا رنج احمد کو اِس درجہ تب
کہا تم اُٹھو پاس سے میرے اب

تغیر ہوا حال خیر الورے
تو شدت سے کی فاطمہ نے بکا

پیمبر تھے غش مین کہ دروازے پر
کسی نے کہا اسطرح آنکر

سلام علیک ای رسول خدا
کہ مین اک مسافر ہون در پر کھڑا

اجازت اگر دو تو آؤن وہان
سنا سیدہ نے جو اوسکا بیان

کہا غش مین ہین سید کائنات
مرض کی بھی شدت ہے ای نیک ذات

یہ وقت ملاقات ہرگز نہین
مناسب ہے پھر جا تو اسدم کہین

سنا اوسنے جب سیدہ کا کلام
تو کچھ چپ رہا در پہ وہ نیک نام

اجازت کا طالب ہوا پھر مگر
کہا سیدہ نے اوسی طور پر

سنا اور چپ ہو رہا ایکبار
مگر اذن کا پھر ہوا خواستگار

وہی بات پھر فاطمہ سے سُنی
صدائے مہیب اُسکی اسطور دی

کہ ای سیدہ آؤنگا مین ضرور
نہین پھر مین سکتا بغیر حضور

پکارا جو اوسنے اِس انداز سے
ہوا خوف زہرا کو آواز سے

رسول خدا نے جو کی چشم وا
کہا سیدہ نے یہ سب ماجرا

گناہ ایک جس سے کہ سرزد ہوا — لکھی جائیگی ایک اوسکی خطا

۲۲

حال وفات جناب رسولخدا

کہوں مختصر ہو بیان مین نہ طول — مرض مین ہوئی مبتلا جب رسول

دیا حکم احمد نے اک فوج کو — کہ تا وہ روانہ سوئے روم ہو

اسامہ کو سردار لشکر کیا — نشان فوج کا بھی اوسی کو دیا

ابو بکر کو اور پھر عمر — ہوا دونو کو حکم خیر البشر

کہ جائین اسامہ کے ہمراہ یہ — بہت جلد لین روم کی راہ یہ

غرض یہ تھے واقف ہو آں خاص و عام — نکل جائین حیدر کے دشمن تمام

کہ تا بعد مرگ رسالت مآب — نہ ہو رخنہ رتبۂ بوتراب

دیا حکم یان جلد سب جائین سب — نجائے جو اوسپر خدا کا غضب

خدا کی بھی ہے لعن اوسپر مدام — کرے جو کہ اس شہر مین اب مقام

خلیفہ بھلا کب یہ سنتے تھے بات — خلافت کے لینے کے دلمین تھی گھات

سمجھتے تھے ہے یہ دم واپسین — نہ بچینگے نہ احمد ہمین ہے یقین

رہین شہر مین تو خلافت ملے — ریاست ملے اور حکومت ملے

خلاف محمد کیا جب قبول — گوارا ہوا رنج روح رسول

محمد کا جب تھا دم واپسین — ستاتے تھے اوس وقت بھی اہل کین

خدا کیطرف یہان سے پھر جاؤ تم — کہو اور نمازون کو گھٹواؤ تم

گیا مین سوئے سدرۃ المنتہیٰ — وہان جاکے سجدہ مین مینے کہا

گھٹائین خدا نے نمازین جو دس — کہا آکے موسیٰ سے مینے یہ بس

سُنا جب کہا اور تخفیف ہو — کہ جسمین نہ امت کو تکلیف ہو

گیا پھر سوئی سدرۃ المنتہیٰ — اوسی طور سجدہ مین مینے کہا

گھٹین دس پھر آیا جو موسیٰ کے پاس — سنا جب تو بولے کہ ای حق شناس

کہو جاکے پھر تا کہ تخفیف ہو — کرو وہ نہ امت کو تکلیف ہو

اسی طور القصہ جاتا تھا مین — نمازین گھٹا کرلے آتا تھا مین

مجھے پھیر دیتے تھے موسیٰ مگر — یہان تک کے نوبت ہوئی پانچ پر

کہا پھر بھی موسیٰ نے ای مصطفیٰ — کہ انکو بھی گھٹواؤ مینے کہا

کہ موسیٰ مجھے شرم آتی ہے اب — کہ تخفیف کی تا کجا ہو طلب

مین صابر ہون بس اب نہین پانچ پر — خدا نے کہا مجھسے خیر البشر

کہ جب پانچ پر صبر تو نے کیا — تجھے اجر پنجاہ ہوگا عطا

جو امت ہے تیری رسالت مآب — ملیگا اسی طور اونکو ثواب

جو کار حسن ایک امت کرے — تو لکھتا ہون دس گونہ اوسکے لیے

جو نیت کرے اور نہ لائے بجا — ثواب ایک کا اوسکو ہوئے عطا

کرے قصد عصیان جو کوئی بشر — نہو مرتکب کچھ نہین اوسکو ڈر

بزرگی بھی کی مینے اوسکو عطا — وہ بلاشک ہے میرا ہے بھیجا ہوا
جو حیّ علی کی ندا آئی وہان — خدا نے کہا سچ ہے یہ بات ہان
فریضہ کی جانب بلاتی ہے وہ — رہِ راست بلاشک دکھاتی ہے وہ
ادا جو کہ دل سے کریگا نماز — پڑھیگا اوسے جو برائے نیاز
غرض ہو فقط اوسکو میری رضا — تو ہوئیگی کفارہ ہائی خطا
ندا آئی پھر جب کہ حیّ سے چلے — تو مین آگے وہان ایستادہ ہوا
فرشتے ہوئے مقتدی مین امام — جو پہلے تھا بیت المقدس مقام
وہان مرسلین نے کیا اقتدا — یہان ہین ملایک کا تھا پیشوا
غرض جبکہ مجکو فراغت ہوئی — خدا کی تجلی الفت ہوئی
جھکا جبکہ سجدہ مین آئی ندا — کہ اسطور کہتا ہے رب علی
پیمبر جو پہلے تھے ای حق شناس — نمازین ہوئین فرض اونپر پچاس
وہ تجھپر بھی ہین تیری امت پہ بھی — اوسی طور واجب ہوئین یا نبی
پھرا جب وہان سے بحکم جلیل — پیمبر ملے اور حضرت خلیل
کسی نے نہ مجھسے کیا کچھ سوال — کلیم اللہ نے پر کیا یون مقال
نمازونکو مینے بیان تب کیا — جواب اوسکا موسیٰ نے مجکو دیا
عبادت سے اللہ ہے بے نیاز — کہان پڑھ سکے گی یہ امت نماز
کہ امت تمہاری جو ہے ناتوان — بھلا اتنی زحمت کی طاقت کہان

کہا مینے اے میرے پروردگار
نکر اوسطرحسے گران ہمپہ بار

کہ پہلے کے لوگونپہ تونے کیا
جواب اسطرح حق نے اوسدم دیا

نہین بار کرتا ہون مین ای نبی
غرض پھر مناجات اِس طور کی

تحمل نکر ہمپہ پروردگار
نہو جسکی طاقت ہمین زینہار

ہماری خطاؤنسے بھی درگذر
خدایا توہی ہمپہ بس رحم کر

توہی یاری دیتا ہے اے بے نیاز
کہ توہی ہمارا ہے بس کارساز

مناجات جب کرچکے مصطفےٰ
خداوند عالم کی آئی ندا

ہوا جسکا طالب تو خیر الامم
تجھے اور امت کو دینگے ہم

ندون طول ہو مختصر اب بیان
کہ فرماتے ہین سرور دو جہان

سنی مینے آواز اک ناگہان
فرشتہ کوئی دے رہا ہے اذان

اذان جو کہ دیتا تھا اوسدم ملک
نہین اوس سے واقف تھے اہل فلک

جو دو بار اللہ واکبر کہا
خدا کی طرف سے یہ آئی ندا

کہ بندہ نے میرے کہی سچ یہ بات
ہر اک شے سے اعظم ہے ہان میری ذات

کہا اشہد ان کو دو بار جب
ندا دی خداوند عالم نے تب

کہ ہے راست بندہ کی میری صدا
نہین مجھہ سوا کوئی ہرگز خدا

کیا اشہد ان جبدم بیان
صدا دی خدا نے کہ سچ ہے یہان

محمد میرا عبد ہے اور رسول
کہ بھیجا اوسے سوی اہل عقول

کہا گر نہ ہوتا حجب کا ظہور / جلا دیتا عرش الٰہی کا نور
اوسے جو کہ نیچے ہے یا مصطفےٰ / گئے آپ جب سدرۃ المنتہیٰ
کرون اوسکی رفعت کا کیا مین بیان / ہر اک برگ اسدرجہ پر تھا کلان
کہ سایہ فگن ایک امت پہ تھا / بڑی ہو جو امت سے یہ بھی لکھا
قلم جھک کہ ہے یہ ادب کا مقام / لکھون جو ہے ارشاد خیر الانام
رہی دو کمانون سے جب کم وہ جا / تو آئی مجھے اسطرح سے ندا
کہ ایمان لایا ہے تو ای رسول / جو اوس شئے کا جسکا ہوا ہے نزول
مناجات کرتے ہین خیر الوریٰ / کہ سب مومنین لائے ایمان ترا
ملایک کتابین رسولونکے ساتھ / یہ لائے ہین ایمان اہی پاک ذات
جدائی نہین ڈالتے درمیان / کسیکے رسولون سے تیرے یہان
سنا ہمنے فرمودہ کبریا / اطاعت بھی کی ہمنے تیری خدا
طلب تجھسے بخشش کی ہی میرے رب / پھرینگے تیری سمت یہ سب کے سب
غرض آئی پھر اسطرح سے ندا / کہ تکلیف دیتا نہین ہے خدا
کسی نفس کو ہان مگر اسقدر / کہ طاقت ہو اوس نفس مین جسقدر
اوسی کے لیئے ہے کرے کسب گر / عمل نیک سے اور اسیطور پر
اوسی کے لئے ہے کرے جو بدی / مناجات پھر کینے اسطور کی
خدایا جو ہم بھول جائین اگر / خطا بھی جو ہو جائے تو درگذر

چھٹا آپ مجھے جب وقت کہ وہ مکان | نظر آئین دو نہرین مجکو وہان
وہ کہتے ہین کوثر جسے خاص و عام | جو تھی دوسری اوسکا رحمت تھا نام
غرض آب کوثر کو مینے پیا | کہ رحمت مین جا غسل اوسدم کیا
یہ دو نہرین ہمراہ میرے رہین | جو پہونچا ہون مین تا بخلد برین
وہ پاکیزہ نہرین تھین آب روان | کنارون پہ دونو طرف تھین ہان
میرے اہلبیت اور انسوانکے گھر | غرض مجکو آئے وہان پر نظر
کہ رجب سو سے خلد میرا ہوا | تو بس اوس جگہہ دیکھتا ہون مین کیا
کہ ہے مشک سے خاک خلد برین | بہی اوس جگہہ پر ہے گویا زمین
وہان دیکھی اک دختر سیم تن | کہ تھی نہر جنت مین وہ غوطہ زن
جو پوچھا کہ تو کون ہے تب کہا | کہ ہون دختر زید ای مصطفے
زمین پر فلک سے مین آیا ہون جب | کہی بات یہ زید سے مینے تب
شتر سے بڑے دیکھے مرغ جنان | وہ رمان بڑے ڈولکی مثل وہان
درخت ایک آیا وہان پر نظر | کہ چھوڑو اگر مرغ کو بیچ پر
برس سات سو گرد اوسکے پھرے | نہ گرد اوسکے اوسپر بھی وہ پھر سکے
نہین کوئی گھر خلد کے درمیان | کہ اک شاخ پہونچی نہ اوسکے وہان
جو پوچھا کہا ہے یہ طوبے شجر | عجائب نظر آئے وہان کسقدر
کرو مجھسے جبریل تم یہ بیان | وہ دریا مین کیون جو کہ دیکھی ہان

کہ جو کچھ کہ دیکھا ہے ابتک یہان ۔ بڑی اوس سے ہے حق تعالیٰ کی شان
عجب معنویہ کا سن لو شمار ۔ خدا او مخلوق نوے ہزار
جو مخلوق اور مجھ مین ہینگے حجاب ۔ کہ ہین وہ بھی اتنے ز روی حساب
غرض مختصر اب مین لکھتا ہون یہان ۔ کہ فرماتے ہین سید مرسلان
عجائب سے اک مرغ آیا نظر ۔ کہ عرش خدا پاس اوسکا تھا سر
طبق ساتوان ہے زمین کا جہان ۔ کہ تھے اوسکے دو پاؤن رکھے وہانا
درازی پرونکی کوئی کیا کہے ۔ گذر جاتے تھے شرق او رغرب
سحر کو پرونکو وہ ہے کھولتا ۔ بذکر خدا جبکہ ہے بولتا
زمین کے بھی ہین مرغ دیتے صدا ۔ جو وہ چپ ہوا یہان ہر اک چپ ہوا
غرض مرغ جو ہے وہان عرش پر ۔ تو ہینگے سفید اوسکے اوپر کے پر
جو نیچے کے پر ہین وہ سب سبز ہین ۔ بھلا اوسکی تعریف کیا ہم کہین
خلاصہ کہون طول ہے ناروا ۔ کہ فرماتے ہین اسطرح مصطفیٰ
وہان سے گیا بیت معمور پر ۔ غرض جب ہوا میر اوس جا گذر
بجالایا دو رکعتین جب وہان ۔ نظر آئے اصحاب با عز و شان
سفید اونمین پہنے ہین کچھ تو لباس ۔ کثافت سے جامہ کے کچھ ہین اداس
جو کپڑے کہ اچھے تھے پہنے ہوئے ۔ وہی داخل بیت معمور تھے
کثافت کی تھی سبکے تن پر لباس ۔ نہین آنے پائی وہ اوس گھر کے پاس

فلک ساتوان جبکہ آیا نظر
کہا یا محمد حجامت کرو
نظر آیا اک مرد وہان نا گہان
سفید اوسکی تھی موی ریش او رسر
کہ ہے ساتوین آسمان پر مقام
جوار اسکے ملا واہ واہ
سنا جب تو گویا ہوئے جبرئیل
جو ہوئین گے امت مین پیمبر کا
پیمبر نے اوسدم یہ آیت پڑہی
خلیل خدا کو کیا جب سلام
وہان بھی ملایک سے ملے باوقار
بشارت مجھے میری امت کو بھی
درخشان وہان آئے دریا نظر
وہان بحر ظلمت بھی اور برف بھی
کہا حامل وحی نے اے نبی
رہو اوس سے تم شاد و خورم سدا
کہ دیکھے وہانکے عجائب تمام

کیا جنس فرشتہ پہ مینے گذر
یہی حکم امت کو بھی اپنی دو
کہ بیٹھا ہے کرسی پہ باعز و شان
جو پوچھا یہ ہے کون ایسا بشر
در بیت معمور پر ہے قیام
بتاؤ کہ ہے کون یہ ذی پناہ
پدر آپکے یہ ہین حضرت خلیل
اونھین بھی ملیگا یہ عز و وقار
کہ جسمین کہ آیا ہے ہذا النبی
ہوئے کس محبت سے وہ ہمکلام
بیان کیا ہو جیسے تھے طاعت گذار
بشاشت سے فرحت سے اون سبنے دی
کہ نور اونکا لیتا تھا نور بصر
غرض مجکو دیکھے سے دہشت ہوئی
بزرگی جو تمکو عنایت ہوئی
غرض مجکو قوت ہوئی دبطا
کیا مجھسے جبریل نے یون کلام

ان اولی الناس بابرهیم للذین اتبعوه وهذا النبی والذین امنوا والله ولی المومنین

بہت سی تھی امت بھی اوسکی قریب
غرض جبکہ دیکھا یہ امر عجیب

تو جبرئیل سے حال پوچھا تمام
کہا ہین یہ ہارون علیہ السلام

کہ امت کو انسے تھی الفت کمال
سبب یہ ہے جو یہان ہے کثرت کمال

غرض مینے اونپر کیا جب سلام
ہوئے یون ہی مجھسے بھی وہ ہمکلام

فرشتہ وہان پر بھی تھے اسطرح
کہ پہلے نظر آئے تھے جسطرح

٢٠

احوال آسمان ششم

چھٹے آسمان پر ہوا جب گذر
وہان آیا اک مرد بالا نظر

کہ تھا گندمی رنگ قامت بلند
کہون مختصر تھا نہایت بلند

اگر وہ پہنتا تھا دو پیرہن
تو باہر نکل آتے تھے موی تن

سنا مینے کہتا ہے وہ صاف صاف
گمان ہے یہ امت کا میری خلاف

کہ بہتر ہو نہین نسل آدم سے سب
یہ مرد خدا مجھسے افضل ہے اب

کہا اوس گھڑی کون ذیشان ہے یہ
بتایا کہ موسیٰ بن عمران ہے یہ

غرض مینے اونکو کیا جب سلام
اوسی طور رب مجھسے ہوئے ہم کلام

نظر آئے مجکو فرشتے وہان
عبادت مین مشغول تھے ہر زمان

٢١

احوال آسمان ہفتم

ملایک نظر آئے اِس طور پر　　که دو نو فلک پر تھے جس طور پر
عبادت مین مشغول تھے با خضوع　　وہ کس شوق سے کر رہے تھے خشوع
اوسیطور مجھسے ہوئے ہمکلام　　کیا مینے جسدم کہ اونکو سلام

۱۸ حال آسمان چہارم

ہوا جبکہ چوتھے فلک پر گذر　　تو ہان ایک انسان آیا نظر
جو پوچھا کہ یہ کون ہین ذیوقار　　بتایا کہ ادریس والا تبار
ہوا میرے اونکے جو رسم سلام　　بشارت اوہون نے بھی دی لے کلام
خشوع ملایک تھا وہان اِسطرح　　کہ تھا پہلے افلاک پر جسطرح
مگر اک فرشتہ کو دیکھا یہان　　کہ بیٹھا ہے کرسی پہ با عز و شان
فرشتہ ہین محکوم ستر ہزار　　اور اونمین بھی ہر ایک کا ہے یہ وقار
کہ حاکم ہے اتنو ہی کا ہر ملک　　ہوا دہیان ہے یہ تو بہتر ملک
اوٹھا جب تو جبریل نے دی صدا　　نہ بیٹھے گا اب تا بروز جزا

۱۹ احوال آسمان پنجم

ہوا پانچوین آسمان پر گذر　　تو اک مرد پیر آیا اوس جا نظر
بڑی آنکھین اور خود بھی وہ تھا بڑا　　کہ اوس سے بڑا کوئی دیکھا نہ تھا

بشارت مجھے اور امت کو دی ‏ غرض مینے آگے کی پھر راہ لی

١٦

حال آسمان دوم

گیا دوسرے آسمان کی طرف ‏ وہان دیکھے دو شخص صاحب شرف
مشابہ بہت ایک سے دوسرا ‏ جو پوچھا تو جبریل نے یون کہا
یہ دو بھائی آپسمین ہین خالہ زاد ‏ کہ یحییٰ و عیسیٰ ہین والا نژاد
کیا دونو کو مینے پہلے سلام ‏ تو اِس طور مجھسے ہوئے ہم کلام
برادر تجھے مرحبا آفرین ‏ ترا مثل عالم مین کوئی نہین
فرشتے وہان پر جو آئے نظر ‏ کہون کیا عبادت مین تھے جسقدر
کہ منہ اونکے اوس سمت کو تھی سدا ‏ جدہر حکم اللہ کا تھا ہوا
وہ آوازین تھین مختلف واہ واہ ‏ سدا کر رہے تھے وہ ذکرِ الٰہ

١٧

حال آسمان سوم

گیا تیسرے جب فلک پر گذر ‏ نظر آیا مجکو وہان ایک بشر
کہ سب آدمی حسن سے اوسکے ماند ‏ چمکتا تھا جیسے ستارونمین چاند
جو پوچھا کہ ہے کون یہ مہ لقا ‏ بتایا کہ یوسف ہے یعقوب کا
ہوا مجھ مین اور اونمین رسم سلام ‏ کیا لطف و الفت سے مجھسے کلام

نکلتے ہی وہ آگ نیچے سے سب
جو احوال پوچھا کہا مجھسے تب

یتیمون کا یہ مال کھاتے تھے آہ
جو احوال انکا ہوا ہے تباہ

جو میرا ہوا اونسے آگے گذر
تو اک قوم اوس جا پہ آئی نظر

ہر اک چاہتا تھا کہ اوٹھے مگر
نہ اوٹھہ سکتا تھا پیٹ تھا اسقدر

جو پوچھا کہا اونکا احوال تب
کہ یہ سود کھاتے تھے دنیا میں سب

جو آگے بڑھا دیکھیں کچھ عورتیں
کہ لٹکا یا پستانوں کے بل انہیں

جو پوچھا تو جبریل نے یون کہا
کہ ان عورتون نے کیا تھا زنا

عذاب الٰہی کا تھا کچھ نہ ڈر
تو ناشوہرونکے یہ کرتی تھیں گھر

جو بچے ہوئے اونسے ملحق کیا
کہ اموال میراث اونکو دیا

بڑھا جب نظر آئی شان خدا
ملایک ہیں مصروف آہ و بکا

جو پوچھا تو بولے یہ روح الامین
کہ آپس میں یہ بات کرتے نہیں

نہ اوپر نہ نیچے کبھی کی نظر
تذلل میں رہتے ہیں آٹھون پہر

سنا جبکہ جبریل سے یہ کلام
کیا اون فرشتونکو مینے سلام

زبان سے کیا کچھ نہ مطلق خطاب
اشارہ سے مجکو دیا بس جواب

کیا اونسے جبریل نے جب بیان
محمد ہین یہ خاتم مرسلان

انہیں حق نے بھیجا جہان کیطرف
نبوت کا بخشا ہے انکو شرف

نہیں ہوتے تم آپ سے ہمکلام
سنا جب تو مجھکو کیا تب سلام

حلال خدا کے یہ تارک ہین سب — رہی غیر جائز کی انکو طلب
فرشتہ وہان ایک دیکھا بڑا — زہے قدرت و شان رب علے
جو تھا آگ کا نصف اوسکا بدن — تو وہ نصف تھا برف سے اوسکا تن
گھلاتی نہ تھی برف کو وہان یہ نار — برودت نہ تھی نار پر زینہار
غرض وہ ملک دیرہا ہے سدا — کہ تنزیہ کرتا ہون تیری خدا
ملک اور دیکھا جو آگے بڑہا — کہ اہل سخا کو ہے دیتا دعا
فرشتہ نظر آیا اک دوسرا — بخیلونکی کرتا ہے جو بد دعا
بڑہا جب تو اک قوم آئی نظر — کہ ہین ہونٹ اونکی بڑی کسقدر
شتر کے لبونکی سے دی ہے مثال — کہ اونپر وہان ہے عذاب و نکال
کنارے لبونکے ملک اوس مقام — کترتے ہین قینچی سے اونکے مدام
دہانو مین ٹکڑونکو ہین ڈالتے — فرشتہ ہین کب حکم رب ٹالتے
جو پوچھا تو یون بولے روح الامین — بشر یہ ہین چشمک زن مومنین
یہی عیب جو مومنین کے ہین سب — کہ ہوتا ہے انپر خدا کا غضب
جو آگے بڑہا دیکھے ایسے بشر — کچلتے ہین پتھر سے اون سب کے سر
بیان حامل وحی نے یون کیا — کہ یہ سو گئے بے نماز عشا
ہوا جبکہ اوس جا سے آگے گذر — وہان آئے کچھ لوگ مجکو نظر
کہ بھرتے ہین آتش دہانو مین وہان — فرشتے بحکم خدای جہان

جو پوچھا بتایا ملک موت کا ہمیشہ اسے شغل ہے موت کا

کہا یہ چلو تا کرون کچھ کلام جو پہونچا کیا مینے اوسکو سلام

دیا اوسنے بھی مجکو یون ہی جواب تو روح الامین نے کیا جب خطاب

کہ ہین یہ جناب رسول خدا سنا اوسنے جسدم کہا مرحبا

بشارت کہی خیر امت کی جب کہا اوس فرشتہ سے مینے یہ تب

کہ تو دیکھتا سب کو ہے بیہراس جو جاتا ہے ہر صاحب روح پاس

کہا ہے یہ دنیا مسخر تمام بحکم خدا ای رسول انام

میرے ہاتھہ مین مثل درہم ہین سب کہ جسطور چاہے اوسے پھیر تب

کوئی گھر نہین ایسا یا مصطفا کہ مین ہون نہ ہر روز وہان دیکھتا

جو میت پر روتا ہے کہتا ہون مین کہ غافل نہین تمسے رہتا ہون مین

نہ روؤ تو کہ آؤنگا پھر اسطرف کرونگا مین تم سب کو آخر تلف

کہا مینے انسان کرے کیا ہوس اجل رنج دینے کو کافی ہے بس

امین خدا بولے خیر البشر جو کچھ مرگ کے بعد ہے سخت تر

وہانسے بھی جسوقت آگے بڑھا تو دیکھا عجب اوس جگہہ ماجرا

جو ہین لوگ کچھ وای اونکی نصیب رکھا گوشت پاکیزہ اونکی قریب

کہ گندیدہ بھی سڑے ہے رکھا اونکی پاس اسیکو وہ کہاتے ہین سب بیہراس

جو پوچھا تو جبریل نے یون کہا یہ امت مین ہین آپکی مصطفا

که جبریل سے مینے پوچھا یہ حال | یہ ہے کون جس سے ہے دہشت کمال
کہا جانتے آپکو اس سے ڈر | کہ ہم سب بھی رکھتے ہین خوف و خطر
جہنم کا مالک ہے مختار ہے | بحکم خداوند قہار ہے
امین خدا سے کہا مینے تب | کہ دکھلائے مجکو جہنم یہ اب
کہا جب تو مالک نی کھولا شتاب | جہنم کے دروازون سے ایک باب
کہ ناگاہ ایک شعلہ نکلا وہان | ہوا مرتفع جانب آسمان
بشریت ہوا مجھپہ خوف و خطر | کہا مینے کہدو اسے بند کر
چلا مین ادہر سے غرض بعد ازان | کہ ایک مرد کو جا کے دیکھا وہان
بزرگی بھی اوس شخص پر آشکار | زہے رفعت و شان پروردگار
جلالت کا چہرے پہ سب ڈھنگ تھا | بیان کیا کرون گندمی رنگ تھا
امین خدا سے کہا مینے جب | یہ ہین کون بتلاو نام و نسب
کہا ہین یہ آدم پدر آپکے | معظم مکرم پدر آپکے
سنا جب کیا مینے اونکو سلام | اونہون نے کیا مجھسے پھر یہ کلام
کہ فرزند صد مرحبا آفرین | بلا ریب شایستۂ مرسلین
ہوا جب وہانسے بھی میرا گذر | ملک ایک محفل مین آیا نظر
دو زانو مین اوسکے تھی دنیا تمام | لیئے لوح اک ہاتھ مین لا کلام
کہ مانند غمگین اوسی لوح پر | نظر ہے نہین اور جانب نظر

کنار جہنم سے یا مصطفےٰ — کوئی سنگ ڈالا بحکم خدا
جو گذرے ہین ستر برس اوسپہ حبیب — زمین جہنم پہ پہونچا ہے اب
یہ سنکے پیمبر کو تازہ ندگی — جہان مین نہین آئی ہرگز ہنسی

۱۵
حال آسمان اول

غرض کہتے ہین خاتم المرسلین — کہ ہمراہ تھے جبرئیل امین
مجھے لیگئے الغرض تا فلک — کہ اوس جا پہ ذی رتبہ تھا اک ملک
وہی صاحب خطفہ ہے باوقار — فرشتہ تھے محکوم ستر ہزار
ہراک کے تھے محکوم اتنے ملک — زہے قدرت و شان رب فلک
کیا اوسنے جبریل سے یون بیان — کہ ہے کون ہمراہ تیرے یہان
جواب اوسکو بطور اوسدم دیا — محمدؐ ہین یہ خاتم الانبیا
ہوئے ہین یہ مبعوث پوچھا جو ہین — کہا ہان تو دروازہ کھولا وہین
کیا مینے اوسوقت اوسکو سلام — جواب اوسنے مجکو دیا لا کلام
اوسے مینے اوسنے مجھے دی دعا — کہا مرحبا اے نبی الورےٰ
فرشتون نے خوش ہو ملاقات کی — ہراک نے مجھے وہان بشارات دی
فرشتہ وہان ایک آیا نظر — کہ قامت کسی کا نہ تھا اسقدر
کہ بدشکل تھا اور غصہ بھرا — دعا مجکو دی پر نہ مطلق ہنسا

ہدایت ہوئی آپکو یا نبی ۔ ہدایت ملی تیری امت کو بھی
کیا حامل وحی سنے پھر خطاب ۔ کہ کیا چیز دیکھی رسالت مآب
سنا کیا مسافت جو یہ قطع کی ۔ تو اوسوقت یہ بات مینے کہی
کہ آئی تھی دہنے طرف سے ندا ۔ کہا آپنے اوس سے پھر کیا کہا
سنا جس گھڑی جبکہ اونکا خطاب ۔ دیا مینے اسطور اونکو جواب
کہ مینے نہ کی اوسطرف التفات ۔ سنی جب یہ جبرئیل نے مجھسے بات
کہا مجھسے ای خاتم الانبیا ۔ منادی وہ داعی یہودونکا تھا
اودہر ہوتی رغبت جو خیر الوجود ۔ تو ہو جاتی امت تمہاری یہود
کہا بعد اِسکے سنا کیا نبی ۔ کہا اور آواز مینے سنی
جو پوچھا مخاطب ہوئے تھے جناب ۔ کہا کچھ نہ مینے دیا تھا جواب
بیان حامل وحی سنے یون کیا ۔ منادی وہ داعی نصاری کا تھا
اودہر ہوتی رغبت جو خیر الانام ۔ تو ہو جاتی امت نصاری تمام
کہا کون شے آئی تھی پھر نظر ۔ بیان حال زن کر دیا سر بسر
کیا عرض صورت وہ دنیا کی تھی ۔ اگر بات تم اوس سے کرتے نبی
تو امت جو ہے آپکی ای رسول ۔ وہ عقبی پہ دنیا کو کرتے قبول
کیا اسطرح مصطفے نے بیان ۔ سنی تھی جو آواز مینے وہان
مجھے خوف اور رنج اوسنے دیا ۔ تو جبریل نے عرض یون تب کیا

اوترآؤ جبریل سے نے جب کہا
نماز اسے آپ کو لایا بجا

جو پوچھا کہ ہے کونسا یہ مقام
کہا مین نہین جانتا اِسکا نام

خبر دی یہ جبرئیل نے یا نبی
کہ عیسیٰ نبی کا ہے مولد یہی

ہوا پھر سوار اور پہونچا وہان
کہ بیت المقدس بنا ہے جہان

براق اپنا دروازے سے باندھکر
گیا مین مسجد کے اندر گذر

بحکم خداوند ہر دو جہان
جماعت تھی پیغمبرونکی وہان

خلیل و کلیم و مسیح انام
یہ سب وہان پہ تھے ازپئے احترام

اقامت ہوئی جبکہ پھر صلوات
میرے دلمین اوسوقت آئی یہ بات

کہ جبرئیل ہوئین گے یہان مقتدا
اونھون نے مجھے آگے سب کے کیا

نہین فخر سے کچھ یہ کہتا کلام
ہوا سب کا اوسوقت بس مین امام

نماز جماعت ہوئی جب تمام
تو لائے میرے پاس وہان تین جام

کہ تھا ایک مین دودھ اور دوسرا
وہ شفاف پانی تھا جسمین بھرا

مگر تیسرے کاسہ مین تھی شراب
کہ ہاتف نے مجھسے کیا یون خطاب

اگر پانی پیتے ہو یا مصطفےٰ
تو ڈوبے گی امت تمہاری سدا

اگر لیتے ہین آپ جام شراب
تو ہوئیگی امت تمہاری خراب

اگر دودھ لینے مین خیر الانام
ہدایت پہ آئیگی امت تمام

لیا کاسۂ شیر اور کچھ پیا
تو جبرئیل نے مژدہ اوسدم دیا

کہ جبدم وہ مرکب مجھے لے اوڑا
گئی کیا یا محمد خطاب
یونہین بائین جانب سے آئی ندا
کہ ظاہر ہوئی ایک عورت وہان
ہوئی روبرو کھولے دونو ہاتھ
توجہ نکی اور وہان سے چلا
ہوا مضطرب مین جس آواز سے
کہا مجھسے جبریل نے اوترو اب
کہا حامل وحی نے یا نبی
کہا مین نہین جانتا یہ مقام
پڑھی آپنے جس جگہ اب نماز
کہ بعد اسکے پھر مین ہوا جب سوار
کہی مجھسے جبریل نے پھر یہ بات
پڑھی جبکہ مینے وہان پر نماز
جگہ کون ہے یہ رسول انام
کہا طور سینا ہے یا مصطفٰے
ہوا بعد اسکے جو مین پھر سوار

میرے دہنے جانب سے آئی ندا
دیا مینے اوسکو نہ مطلق جواب
نہ مینے جواب اوسکو بھی کچھ دیا
سنگار اوسپہ دنیا کا سارا عیان
کہا اے محمد کرو التفات
کہ آئی میرے کان مین اک صدا
نہین کوئی واقف ہے اس راز سے
ادا کی نماز خدا مینے تب
یہ کس جا نماز آپنے ہے پڑھی
تو جبرئیل نے یون کیا تب کلام
یہی جاے ہجرت ہے ای سرفراز
مسافت ہوئی قطع وہ بیشمار
کہ نیچے اوترکے پڑھو تم صلوات
کہا مجھسے جبرئیل نے با نیاز
کہا مین نہین جانتا یہ مقام
کہ موسیٰ سے یہان ہم سخن حق ہوا
ہوئی قطع وہ بھی رہ بیشمار

نشانی جو اپنی کہ رکھتا نہو — تم اِس شب مین اعجاز اپنا کہو
سُنا جب محمدؐ نے اونکا کلام — کہا چاہتے کیا ہو تم خاص و عام
کہا ہو دو پارہ جو یہ چاند اب — پیمبر تمہین جانے ہم سب کے سب
کہ اتنے مین جبریل آئے وہان — خدا کا یہ پیغام لائے وہان
ہر اک چیز پر تمکو ہے اختیار — اوٹھایا سر پاک بس ایکبار
قمر کیطرف جب اشارہ کیا — تو انگشت سے بس دو پارہ کیا
دو پارہ قمر ہو گیا واہ واہ — جھکے سجدے مین بس رسالت پناہ
کہا اہل عقبہ نے شاہ عرب — قمر اصلی صورت پہ ہو جائے اب
اشارہ رسول خدا کا ہوا — اوسی طور پھر چاند یکجا ہوا
کہا ایک حصہ جدا ہو قمر — ہوا جب ہوا حکم خیر البشر

۱۴ حال معراج

لکھون یہان حدیث جناب رضا — کہ معراج کا جو کہ منکر ہوا
ہوئی اوس سے تکذیب خیر البشر — رکھین مومنین اس خبر کی خبر
لکھون مختصر حال معراج اب — کہ جبریل لائے براق ایک شب
کسیکو شرف ایسا حاصل نہین — ہوے جلوہ گر پشت پر شاہ دین
سنو دل سے کیسی حکایت ہے یہ — رسولخدا سے روایت ہے یہ

شمائل لکھوں احمد کی ہے امید — محمد کا تھا رنگ سرخ و سفید

سیہ آنکھیں تھیں اور سیدھے تھے بال — کہ ہموار اور نرم تھے دونوں گال

بھرے گوشت سے تھے کف دست و پا — کہ ہرگز نہ تھا جسمین مطلق گڑھا

میانہ تھا قد اور تھا خوشنما — کہ تھے سر سے پا تک وہ شانِ خدا

بیان کیا کرون حال خیر البشر — جبین کے تھے قطرہ مثالِ گہر

پسینے کی خوشبو کا کیا ہو بیان — کہ شرمندہ تھا مشک اذفر جہان

لکھون کیا مین اعجاز خیر الورے — کہ اُمّی تھے ﷺ ہے یہ بھی اک معجزہ

بہت معجزہ ہین لکھون مختصر — کہ روشن جبین تھی مثالِ قمر

شب تار مین آپ چلتے جو راہ — تو چہرہ چمکتا تھا مانند ماہ

لکھا ہے کہ تھی عائشہؓ بد صفات — جو گم اوسکی سوزن ہوئی ایک رات

ہوئے گھر مین داخل جو ہین مصطفےٰ — ملی سوزن اوسکی یہ جلوہ ہوا

۱۴ معجزہ شق القمر

لکھون مختصر حال شق القمر — کہ اللہ دیتا ہے جسکی خبر

روایت ہے صادق سنین مومنین — کہ شب تھی دہ ذیحجہ کی چودھوین

جو تھے اہل عقبہ کے چودہ نفر — ہوئے جمع نزدیک خیر البشر

کیا عرض پہلے جو تھے مرسلین — تو [illegible] ایسا ہرگز نہین

وہب کون جو ابن عبد المناف | کہ جنکا نسب کہہ چکا ہون مین صاف

۱۱

حال ولادت جناب رسولخدا

پلا ساقیا اب شرابِ طہور | کہ ہے آفتاب جہان کا ظہور
کرون آبِ کوثر سے پہلے وضو | کہ شفاف و پاکیزہ ہو گفتگو
چہکتے ہین بلبل لہکتے ہین گل | خوشی ہے جہان مین ہر اک جزو کل
فلک پر ہے صل علی کی پکار | مزین ہے عرش خداوندگار
زمین پر اوترتی ہے فوج ملک | مزین ہے عالم سما تا سمک
دل مومنین سے الم دور ہے | زمین و زمان پر تو نور ہے
ہر اک ذرہ خورشید تابان ہے آج | شگفتہ ہین گل کیطرح سب مزاج
وہ سترہوین تاریخ جمعہ کا روز | ظہور محمد ہے عالم فروز
ولادت کا ہے ماہ پہلا ربیع | گنا ہونکے محشر مین ہونگے شفیع
ہوا مکہ مین دو جہان کا کفیل | وہ شعب ابو طالب و عام فیل
جو پیدا ہوئے خاتم المرسلان | تو شاہ زمانہ تھا نوشیروان
عجب رتبہ اونکو خدا نے دیا | ہوئے جبکہ پیدا تو سجدہ کیا

۱۲

شمائل نبوی

ادہ عدنان کے ہے باپ کا اُد نام
وہ ابن یسع صاحب عز و شان
سلامان پدر اونکے اب جان تو
وہ فرزند ہین حمل کے لا کلام
ذبیح اللہ ہین جنکا رتبہ جلیل
یہ فرزند تارخ کہ مشہور ہین
کتابون مین اس طور سے ہے شیوع
وہ فرزند ارغو ہین ای ذیوقار
وہ بیشک ہین عابر کے نور نگاہ
پدر انکے ارفخشد تھے نامور
وہ فرزند ہین نوح کے لا کلام
متوشلخ تھے انکے عالی پدر
وہ یارذ ہین انکے پدر لا کلام
نہین بحر مین آتا اسم جلیل
وہ ہین ابن قینان عالی وقار
پدر انکے ہین شیث عالی مقام
محمد کے مان کا بھی سن لو نسب

اور سے ہین نور نگہہ لا کلام
ہمیسع کے فرزند وہ بیگمان
پدر اونکے ہین نبت بی گفتگو
کہ انکے پدر کا ہے قیدار نام
وہ ہین نور چشم جناب خلیل
جناب پدر انکے ناحور ہین
کہ ہے باپ کا نام انکے شروع
وہ قانع کے دلبند عالی وقار
پدر انکے شالخ ہین بے اشتباہ
کہ تھے حضرت سام جنکے پدر
ملک انکے والد کا لکھا ہے نام
پدر انکے اخنوخ والا گہر
بمشکل لکھون انکے والد کا نام
کہون عاطفہ لا کے مہلاوئیل
انوش اونکے والد ہین ای ہوشیار
کہ ہین ابن آدم علیہ السلام
کہ ہین آمنہ بنت حضرت وہب

عبادت خدا کی وہ کرتے تھے سب
جناب محمد رسول انام
رقم اسم ہو باپ کا اونکے اب
وہ ہین ابن ہاشم کہوں تجھسے صاف
وہ ابن قصی اور یہ ابن کلاب
وہ نور نظر کعب کے لا کلام
وہ ہین ابن غالب ملایک خدام
وہ ہین ابن مالک سن ای نوجوان
کنانہ کے فرزند وہ لا کلام
وہی مدرکہ کے ہین نور نظر
مضر انکے والد ہین عالی وقار
معد یا کہ ہین معد انکے پدر
یہ لکھتا ہے عبدالحق دہلوی
کہ انساب سے جو کہ واقف ہین سب
یہ ہے ابن عباس کا اب بیان
نسب کا بیان اپنے کرتے تھے جب
مجلسی نے کیا جو بیان

عقیدہ یہی ہے نہو طول اب
پدر اونکے عبداللہ نیک نام
کہ عبداور المطلب جانین رب
پدر اونکے ذی رتبہ عبدالمناف
وہ ہین ابن مرا عالی جناب
وہ بیٹے ہین جنکا لوی ہے نام
پدر اونکے ہین فہر صاحب حشم
وہ فرزند ہین نضر کے بیگمان
خزیمہ ہوا اونکے والد کا نام
بلاشک ہین الیاس انکے پدر
کہ ہین نور چشم جناب نزار
یہ بیشک ہین عدنان کے نور نظر
نسب اس جگہہ تک تو ہے منجلی
یہین تک وہ لکھتے ہین جال نسب
جناب محمد رسول زمان
تجاوز نہ عدنان سے کرتے تھے تب
وہ کرتا ہون مین اس جگہہ پر عیان

وہ جنھین ہین نام بھی سن لے سب   اونھین یاد کر لے جو لکھتا ہون اب
کہ آدم ہین اور شیث و یوسف کو جان   شعیب اور ہین نوح ای نوجوان
کہ ہین صالح و ہود اور لوط بھی   خلیل اور موسیٰ و عیسےٰ نبی
سلیمان و داؤد اسحاق ہین   کہ یعقوب مشہور آفاق ہین
ہمیسع یسع اور جرجیس ہین   کہ ہارون والیاس و ادریس ہین
کہ تھے یحیےٰ و اونکے پدر نامور   ان اسما کو تو یاد رکھہ ای پسر
ذبیح اللہ ہین ابن حضرت خلیل   کہ یونس نبی خدا ای جلیل
جناب محمد رسول انام   علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

کتب آسمانی

کتاب خدا چار ہین کر یقین   کہ زنہار اسمین ذرا شک نہین
رقم نام بھی ہوئین سب کے ضرور   کہون تجھسے داؤد کی ہے زبور
عطا حق نے تورات موسیٰ کو کی   بلا ریب انجیل عیسیٰ کو دی
محمد کو قرآن خدا نے دیا   بلا شبہ ہے وہ کتاب خدا

نسب نامہ جناب رسول خدا

موحد تھے اجداد خیر الانام   نہین اسمین زنہار جای کلام

صفات سلبیہ

لکھوں یہاں پہ سلبیہ بھی مختصر	کہ تا یاد رکھے اوسے ہر بشر
١ نہیں حاشا للہ خدا کا شریک	وہ بے شبہ ہے وحدہ لاشریک
٢ کسی چیز سے وہ مرکب نہیں	نہ ترکیب عقلی نہ ذہنی کہیں
٣ نہیں جسم زنہار اللہ کا	عقیدہ اگرچہ ہو گمراہ کا
٤ نہیں کوئی اوسکے لیئے ہے مکان	کہ رہتا ہو وہ خالق انس و جان
محیط علم اوسکا ہے بیشک مگر	کہ ہر جا ہے وہ داورِ دادگر
٥ روا اوسپہ حاشا نہیں ہے حلول	غلط ہے جو کہتے ہیں صوفی جہول
٦ نہ دیکھا نہ دیکھیں گے اوسکو مدام	جو قائل ہیں رویت کے ہیں کالعوام
٧ تبدل نہوئیگا اوسکو مدام	وہ ہے ایک ہی نہج پر لاکلام
٨ محل حوادث نہیں زنہار	یہانتک سے تھے سلبیہ ای ہوشیار

وہ پیغمبر جنکا نام قرآن میں ہے

٨

کیا ہمکو پیدا عبادت کو بس	پیمبر بھی آئے ہدایت کو بس
گناہوں سے معصوم ہیں سب کے سب	روا اونپہ سہو و خطا ہوئی کب
تجھے اعتقاد اونکا لازم ہوا	کہ قرآن میں نام جنکا لیا

امامت کا بھی چاہیے اعتقاد ہمیشہ رہے بات یہ تجکو یاد
قیامت کا آنا بھی کر تو یقین یہی پانچ چیزیں ہیں یاں اصل دین

فروع دین

مناسب نہیں مجکو چپکا رہوں جو ہیں فرع دین نام اونکا کہوں
نماز اور روزہ ہے خمس اور زکات جہاد اور حج بھی ہے ای خوش صفات

صفات ثبوتیہ

صفات ثبوتیہ کا ہو بیان کہ وہ آٹھ ہیں سن لیں پیر و جوان
خدا ہے قدیم اور رہیگا سدا نہیں اسمیں شک اور چون و چرا
بلا ریب قادر ہے مختار ہے وہ کافر ہے جسکو کہ انکار ہے
وہ عالم ہے ہر چیز سے بالیقین اگرچہ وہ پیدا ابھی سے نہیں
سدا زندہ ہے اور رہیگا سدا فنا اوسکو ہرگز نہیں ہے روا
وہ مدرک ہے اور ہے سمیع و بصیر بلا شبہ وہ ہے خبیر و قدیر
ارادہ سے وہ کام کرتا ہے سب تصور کی حاجت اوسے ہوئی کب
تکلم بھی کرتا ہے بیشک خدا نہیں اسمیں بھی جای چون و چرا
وہ سچا ہے جھوٹا نہیں زینہار لکھے یاں ثبوتیہ بالاختصار

کرون نظم جو یاد ہین اعتقاد — کہ شاید یہ کام آوین روزِ معاد
مجھے صاف لکھنا ہے منظور یہان — تکلف کا ہوگا نہ ہرگز بیان
غرض یہہ نہین شاعری کچھ کرون — ملے اجر اسکا مجھے جب مرون
نہین میرا مطلب کہ ہو واہ واہ — فقط چاہتا ہون مین عفوِ گناہ
کہون گر کہ اصلاح دیوین جناب — تو یہ بھی ہے بندہ کا بیجا خطاب
اگر ایک دو جا غلط ہو کلام — بناوین اوسے دیکھکر خاص و عام
غلط شعر بندہ کے ہین سربسر — فقط اصل مطلب پہ رکھین نظر
نہین مثنوی بھر اہل کمال — فقط ہے مجھے اسقدر بس خیال
پڑہین عورتین اور سنین بچے اگر — کرے مجھ پہ رحمت کی خالق نظر
کرون دست بستہ گذارش یہ اب — کہ ہے آپ سے بس دعا کی طلب
نہ لکھونگا بیہودہ مین کوئی بات — کہ ملجاے شاید سبیل نجات

اصول دین

لکھون پہلے مین دین کے اب اصول — وہ ہین پانچ کر دل سے انکو قبول
خدا ایک ہے مان یہ دل سے بات — اوسیکی ہے ہستی سے سب کائنات
وہ عادل ہے ظالم نہین ہے زنہار — عدالت سے کرتا ہے سب کاروبار
نبوت کو بھی جانتا ہے ضرور — ترے دلمین تا معرفت کا ہو نور

اونھیں ہم پہ بھیجا ہدایت کرین
کہ خلق خدا کی حفاظت کرین
عجب لطف و احسان ہم پر کیا
کہ سب راستہ نیک بتلا دیا
ہوئے دین پہلے کے منسوخ سب
رہیگا محمد کا بس دین اب
رہ راست احمد بتا کر گئے
وہ اچھی طرح سے جتا کر گئے
کہ بہکین نہ پھر ہم یمین و یسار
چلے جائین سیدھے کرین نیک کار
خلیفہ ہین بے فصل اونکے علی
ہے ثابت بنصّ خفی و جلی
اگر شہر علم خدا ہین نبی
تو ہین در بلا ریب اونکے علی
علی سے امام زمان تک تمام
بلا شک یہ اپنے ہین بارہ امام
یہ ہادی عالم ہین اور پیشوا
شفاعت کرینگے بروز جزا

سبب نظم

سنو شیعیان جناب امیر
کہ بندہ گنہگار ادنا حقیر
گذارش کرے نظم کا جو سبب
اوسے دل سے سن لیجیے آپ اب
ہوا جب چھیالیس ۴۶ کا میرا سن
بہت پاس آیا جو مرنے کا دن
میرے دل پہ چھایا تھا ابر ملال
کہ ناگہ یہ ایک روز آیا خیال
جوانی گئی پیری آئی ہے آہ
سراپا خطا ہون سراپا گناہ
ہوا ہے ہمسے ایسا نکوئی عمل
کہ ہوتا جو شایان عز و جل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خدا

خدا کی کرون حمد کیونکر ادا
کہ عاجز پیمبر رہے یہان سدا

کرون اوسکی تعریف مین کیا مجال
کہ واللہ ہے حمد اوسکی محال

وہ خالق ہے یکتا ہے معبود ہے
ہمیشہ سے زندہ ہے موجود ہے

کیا کُن سے پیدا یہ سارا جہان
سمجھنے کی انسان کو طاقت کہان

کیا گرچہ پیدا ہمین خاک سے
شرف پر دیا عقل و ادراک سے

کہ جانے اوسے اپنا پروردگار
سمجھ جائین تا ہم بد و نیک کار

کہین کیا کہ کیسی عنایت ہوئی
رسولونکو بھیجا ہدایت ہوئی

نعت جناب محمد مصطفی

رسول خدا خاتم المرسلین
جہان مین کوئی اوسسے بہتر نہین

هذا كتابنا ينطق عليكم بالحق

الحمد لله والمنه که درین زمان سعادت توامان کتاب هدایت آیات مثنوی سلسبیل النجات

از تصنیفات شاعر کامل رفیع الشان باذل زمان عالم مدقق فاضل محقق امام الجمعه و الجماعه مولانا الامجد جناب السید محمد صاحب متخلص به وزیر ابقاه الله القدیر ابن عالی جناب معلی القاب مجتهد الانام هادی خاص و عام تاج العلما شمس العلما حجة الاسلام افضل الناس المفتی جناب السید محمد عباس صاحب دام ظله العالی مکر الایام واللیالی حسب فرمایش واجب الاذعان امیر کبیر عالی حشم والاهم ذو الکرم والمنن جناب نواب السید مهدی حسن خان صاحب المعروف به بادشاه نواب دام حشمته الی یوم الحساب ابن النواب المستطاب فیض بخش عالم و عالمیان عالی شان حاتم دوران رئیس المعظم امیر المکرم جناب حاج نواب سید لطف علیخان صاحب بهادر سی - آئی - ای دام اقباله و زید فضله الی کر السهور و مر الدهور

بتاریخ ۲۱ ماه ذیقعده سنه ۱۳۰۴ هجری بار اول ۵۰۰ جلد

در مطبع صبح صادق واقع شهر عظیم آباد طبع شد

تقریظ نورس گلستان آثار نو بہار بوستان سیادت سید عباس صاحب ادام اللہ تواضعہ سعید
ابن جناب آغا میر مرتضیٰ صاحب مرحوم ہمشیرزادہ جناب سیدہ العابدہ بانو بیگم صاحبہ دام اقبالہا شاگرد مصنف مثنوی

سب اہل قلم اسیر عادل — ممدوح جہان سخی و باذل
ذی مرتبہ بادشاہ نواب — بحر ہمت کے دُر خوش آب
چھپ کر ہوئی مثنوی وہ تیار — نیسان کی طرح جو ہے گہر بار
بیقدر جواہرات اس سے — مل جائے نجات اس سے
آیات حدیث سر بسر ہے — واقف ہے وہی جو باخبر ہے
واللہ کہ لاجواب ہے یہ — جنت کی سند کتاب ہے یہ
کیونکر نہو کسکی یہہ کہی ہے — اقلیم سخن جسے ملی ہے
اسے ذہن رسا ملا ہے کس جا — منظور ہے اختصار ہمیں جا
کوثر سے اگر زبان دھو جائے — اوس سے ہم تعریف اونکی ہو پائے
کیا خُلق ہے کیا مزاج ہے واہ — سبحان اللہ سبحان اللہ
مہر فلک تُقا محمد — ذی رتبہ و پیشوا محمد
بیشک نہیں بے نظیر اونکا — مشہور لقب وزیروں کا
شیدائے غریب عالم — اللہ رکھے صحیح و سالم
پیدا ہر سے نہ اب ہوس کر — ہان طول نہ دے سعید بس کر

و بعضے فی الحال قلمی بغیر است که حجة الاسلام مرجع الانام صفوة
المجتہدین جناب الشیخ زین العابدین لازالت شموس افادته
طالعة و بدور افاضته لامعة بعض از وقتش ملاحظه داشته اجازه اجتهاد
داشته ﴿ب﴾ مواعظ محمدیه در دو جلد ضخیم ﴿ج﴾ ظفر الاسلام
در علم کلام سه جلد ﴿د﴾ راه عقبیٰ فارسی بطور من و سلوی
﴿ه﴾ راحت رسا سحر که عقد خود مصنف مدظله ﴿و﴾
مثنوی یادگار هندوستان اردو در فضائل جناب امیر علیه السلام
﴿ز﴾ مثنوی سنبلستان بطور بوستان فارسی ﴿ح﴾ حدیقة
المکاتیب رقعات عربیه ﴿ط﴾ دوحة تاریخ ولد ﴿ی﴾
مثنوی معجز و بیمن فارسی ﴿یا﴾ گلزار عجم یعنی رقعات بطور [illegible]
فارسی ﴿یب﴾ مثنوی گلشن هدایت اردو بعلم کلام ﴿یج﴾
حدیقة الاخوین نامه اردو ﴿ید﴾ نیل مثنوی شمس الضحی اردو
بعلم کلام ﴿یه﴾ گلزار ماتم نوحه هائے اردو معه تاریخهای شهادت
ائمه علیهم السلام و دیگر غزلیات فارسی و اردو و مرثیه ها اردو نظم و نثر
خیلے بست که ضبط آنها دشوار و مشکل فقط۔

قال الکونین غلام حسین المدعو بصاحب علی عفا الله القوی المتوطن
غازیپور صانه الله عن الشرور بالنبی المختار و آله الاطهار

تقریظ

الحمد لله الذی جعل مداد العلماء کدماء الشهداء والصلوة
علی سید الانبیاء واله النجباء الی یوم الجزاء

اما بعد چون درین ایام مبارک آغاز فرخنده فرجام کتاب مستطاب
یعنی مثنوی شریف از تصانیف حکمران اقالیم فصاحت نشین
ایوان بلاغت سیاح در بحر سخن در لیست یکتا استاد و شفیق
بی همتا ابتر اطبای زمان لقمان آوان خیر الزهاد العباد ملاذ ارباب
الفضل والایثار کاشف دقایق صحیح وحسن ضابط احادیث وسنن
سید المتکلمین عمدة المتفقهین زبدة المحدثین قدوة المفسرین العالم
الشریف النحریر الحبر البارع الذی لا شبیه له ولا نظیر جناب المولوی
السید محمد صاحب الشهیر بنجاحه ... لازال لدین الحنیف ظهیرا وللشرع الشریف
مجیرا ... که غواص فکرش چه گوهر شاهوار از عمان معانی در
سلک نظم درآورده زیب گوش سخن گردیده حق این است که اگر ...
نظران بدیده انصاف در احوال ... نیک بنگرند پس ...
... ابیات ... بسکه منظور اختصارم ...
از تصنیف ... ش می نگارم ... هدایت الدین بزبان تازه

تقریظ

... شعری شریف ... بیل ... چکیدہ خامہ بلاغت ختامہ عالیجناب ... مستغنی القا
... علامہ فہامہ ... پناہ دقائق اگشاہ وحید عصر فرید دہر ... الفصحا
... البلغا اشعر الشعرا عالم اوحد جناب مولوی ... صاحب تخلص
... وزیر دامت معالیہ و بورکت ایامہ ولیالیہ فما خیر اد ... سرکار ... تدار
... علم الاعلام حجۃ الاسلام فخر اللیالی والایام استادی و ... جناب
... العلما ... الادبا اعلم الناس جناب مفتی سید ... والمجتہد ...
... عادات نظر ہیچمدان سے گزری اگرچہ بنظر شوق کلی کمالات علمیہ
... علمیہ مرجناب مصنف کے دیکھنا اوسکا باعث تھا اور کثرت
... اشتغال بھی مانع تھے مگر امتثالاً للامر اور نظر بمزید احتیاط بعض مقامات
... سے دیکھا اور ماشاءاللہ اوسے بہت خوب اور باسلوب مرغوب پایا
... حق سبحانہ وتعالے سب برادران ایمانی اور اخلاء روحانی کو توفیق ... کی
... اور اونہیں اوس سے فیضیاب کرے ہو الموفق المعین وعلیہ توکلی ... حفظ



علی محمد بن ... المقامۃ

عفی عنہ



چہارشنبہ ۱۴ ربیع الآخر ... ھ

SABILUN- NAJAT

سبیل النجات